عن فاطمة الزهراء قالت نظر النبی ﷺ الی علی فقال هذا فی الجنة وان من شیعته قوما یرفضون الاسلام لهم نبز یسمون الرافضیة یا علی اذا ادرکتهم فاقتلهم فانهم مشرکون (رواه الطبرانی والبغوی)

وقاتلوهم حتی لا تکون فتنة

لشکر جھنگوی پاکستان

فقاتلوا ائمة الکفر

شیعہ واجب القتل کیوں؟

المعروف بہ راھزن کا علاج

پسند فرمودہ
سالار اعلیٰ
حافظ ریاض بسرا شہید

تحقیق
مفتیانِ لشکر جھنگوی

کے از مطبوعات
انتقام حق
شعبہ نشر و اشاعت

Scanned by CamScanner

اسلام کے خلاف ہونے والی سب سے خطرناک سازش اور ساڑھے تیرہ سو سال سے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دین اسلام کی بنیادوں پر حملہ آور شیعت (رافضیت، سبائیت) کے خلاف جنگ وقتال کی شرعی حیثیت ــــ مقام ومرتبہ ــــ اور فضیلت قرآن وسنت کی روشنی میں اکابرین اسلام ہا سلاطین امت علمائے کرام، فقہاء عظام، آئمہ مجتہدین اور اصحاب فتوٰی مفتیان کرام کے اقوال وفیصلہ جات پر مشتمل دستاویز

لشکر جھنگوی پاکستان

فقاتلوا ائمة الکفر

شیعہ واجب القتل کیوں؟

المعروف راہزن کا علاج

بتحقیق! مفتیانِ لشکر جھنگوی

پسند فرمودہ
سالار اعلیٰ
حافظ ریاض بسرا شہید

یکے از مطبوعات
انتقام حق
شعبہ نشر واشاعت

Scanned by CamScanner

بحق ادارہ جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ---------- شیعہ واجب القتل کیوں؟
المعروف بہ راہ زن کا علاج

اشاعت اول ---------- دسمبر 2008

صفحات ---------- 164

فائنل قیمت مع تعاون ادارہ ---------- 150 روپے

ناشر ---------- ادارہ انتقام حق پاکستان

انتساب

ادارہ انتقام حق اپنی اس علمی، تحقیقی اور دستاویزی کاوش کو مجدد العصر شیر اسلام امیر عزیمت حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور سالارِ اعلیٰ لشکر جھنگویؒ مجاہد ناموسِ صحابہؓ حافظ محمد ریاض بسرا شہیدؒ کے علاوہ دیگر تمام شھدائے ناموسِ صحابہؓ و اسیرانِ ناموسِ صحابہؓ کے نام کرتا ہے جنہوں نے اس گئے گذرے دور میں ہمہ قسم کے مصائب و آلام جھیل کر دینِ اسلام کے دفاع کا حق ادا کر دیا اور امت مسلمہ کو شیعت کے بدترین فتنے سے محفوظ کر دیا۔ اور ایک ایسی جماعت تیار کر دی جو فتنۂ شیعت کی سرکوبی کے لیے ہمہ وقت کوشاں ہے اور تا قیامت کوشاں رہے گی۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد

کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم

انک حمید مجید

اللّٰھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد

کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم

انک حمید مجید

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
مقدمہ	8
پیش لفظ	22
اکابرین اسلام کے اقوال و فیصلہ جات پر ایک نظر	26
امام مالکؒ کا فرمان	26
امام مالکؒ کے فرمان کی وضاحت	26
گستاخی کی پہلی نوعیت	26
گستاخی کی دوسری نوعیت	27
گستاخی کی تیسری نوعیت	27
امام احمد بن حنبلؒ کا فرمان	28
امام احمد بن حنبلؒ کے فرمان سے حاصل ہونے والا فائدہ	28
امام احمد بن حنبلؒ کا فیصلہ	29
اھل السنۃ والجماعۃ یعنی پوری امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ و نظریہ	29
امت مسلمہ کے متفقہ عقیدہ کی وضاحت	30
فقہ حنفیہ کا راجح قول	31
امام بخاریؒ کا فرمان	32
امام بخاریؒ کے نزدیک یہودی، عیسائی اور شیعہ میں کوئی فرق نہیں	33
امام ابوزرعہ رازیؒ کا فرمان	33
علامہ زین ابن نجیمؒ کا فرمان	34
شاہ ولی اللہؒ کا وضاحتی فرمان	37
شاہ ولی اللہؒ کی وضاحت پر ایک نظر	38
خصوصیات نبوت	38
امام یحییٰ بن معینؒ کا فیصلہ	39
ایک ضروری وضاحت اور ایک مغالطے کا ازالہ	39
شیعوں سے جنگ و قتال کے حکم پر مبنی حضرت علیؓ سے مروی احادیث نبویہ	42
پہلی حدیث	42
دوسری حدیث	42
تیسری حدیث	42
چوتھی حدیث	43
پانچویں حدیث	43
چھٹی حدیث	43
ساتویں حدیث	44
آٹھویں حدیث	44

Scanned by CamScanner

حضرت ابن عباسؓ سے مروی احادیث نبویہؐ	45
پہلی حدیث	45
دوسری حدیث	45
دیگر صحابہ کرامؓ سے مروی چند احادیث نبویہؐ	46
پہلی حدیث	46
دوسری حدیث	46
تیسری حدیث	46
وضاحت	47
دعوت فکر	48
امت مسلمہ کے جوانو!	50
حضرت علیؓ کا اہم خطبہ	52
خطبے کا ترجمہ	53
حضرت علیؓ کے مختلف خطبے	54
حضرت علیؓ کے اپنے زمانہ خلافت کے چند فیصلے	59
حضرت علیؓ کا فیصلہ	61
حضرات ابوبکر و عمرؓ کا گستاخ واجب القتل ہے	61
حضرت علیؓ کا عمل	61

شیعہ کی معتبر کتاب کا اقرار اور گواہی	63
مختلف سزاؤں کے اعلانات	65
متعہ کے نام سے زنا کے گناہ کا عام ہونا	67
شیعہ اور انکار قرآن	73
اصحابِ رسولؐ کو سب و شتم کرنا	74
امت مسلمہ کے غیرت مند نوجوانوں سے اپیل	80
امام باقرؒ کا اعلانِ حق	82
امام باقرؒ کے فرمان کی وضاحت	83
سید عبدالقادر جیلانیؒ کا فیصلہ	84
امام ابن تیمیہؒ کا قولِ فیصل شیعوں سے جنگ سنت صدیقیؓ ہے	86
اہل یمامہ اور شیعوں میں مماثلت	87
امام ابن تیمیہؒ کا فرمان	88
امام شامیؒ کا تفصیلی فتویٰ	89
امام شامیؒ کی وضاحت پر ایک نظر	90
ایک اہم نکتہ	90
بعض علماء کے نزدیک توبہ کی قبولیت کے لیے ایک شرط	91
ایک غلط فہمی کا ازالہ	92

امام ابوبکر السرخسیؒ کا فتویٰ	93
امام محمد یوسف فریائی کا فتویٰ	94
مجدد الف ثانیؒ کا فتویٰ	95
مجدد الف ثانیؒ کا وضاحتی فرمان	96
امام قرطبیؒ کا فرمان	98
علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا استدلال	102
توجہ طلب مقام	104
فتاویٰ عالمگیری کا فیصلہ	105
شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کا فتویٰ	105
امام ابن تیمیہؒ کا استدال	107
مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کا فتویٰ	109
مفتی رشید احمد لدھیانویؒ مزید فرماتے ہیں	110
"بینات" میں مفتی رشید احمدؒ کی تحریر	111
شیخ حذیفی کا اعلانِ حق	112
شیعہ قائدین اور شیعہ عوام حکم کے اعتبار سے برابر ہیں	114
شیعہ سے قتال کی پہلی وجہ	117
دوسری وجہ	118
تیسری وجہ	119
چوتھی وجہ	119

دردِ دل	121
واضح حقیقت	124
اعزاز	125
فیصلہ کن جنگ کا مرحلہ اور ثابت قدمی کی ضرورت	126
امت مسلمہ کے تمام طبقات سے دردمندانہ اپیل	127
گردوپیش کے بدلتے ہوئے حالات اور شیعت کا خطرہ	128
مجلسی کی کفریات	128
امت مسلمہ کے غیور فرزندو!	133
اہلسنت علماء اور عوام پر مظالم اور قتل عام	135
حرمین شریفین شیعت کے حصار میں	145
ایک فضیلت، ایک وضاحت	148
ایک ضروری وضاحت	150
امت مسلمہ کے نوجوانو!	151
آخری گزارش	151
عہد ساز شخصیت	152
حضرت شہیدؒ کا معرکۃ الآرا خطاب	153
لشکر جھنگوی کے مطالبات	164
8 …… 8 …… 8	

Scanned by CamScanner

(مقدمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد

یہ ایک مسلمہ تاریخی حقیقت ہے کہ آنحضرت ﷺ خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں مذہبی طور پر یہودی اور سیاسی اعتبار سے مجوسی و ایرانی سب سے زیادہ زخم خوردہ تھے۔ اول الذکر مذہبی سیادت کے خاتمے جب کہ ثانی الذکر سلطنت کسریٰ کے پرخچے اڑانے کی وجہ سے آتش انتقام میں جل رہے تھے۔ لہٰذا دونوں گروہ یہ چاہتے تھے کہ وہ اللہ کے نور یعنی دین اسلام کو اپنی ریشہ دوانیوں، سازشوں اور افواہوں سے بجھا دیں:

یریدون لیطفئو نور اللہ بافواھھم، واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون○ (الصف۸)

''یہ چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے لیکن اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا خواہ ناپسند کریں اس کو کافر۔''

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے بغض و عناد سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین امنو االیھود والذین اشر کوا (المائدہ۸۲)

''یقیناً آپ ایمان والوں کا سب سے زیادہ دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے، کیوں کہ یہودیوں کے اندر بغض و عناد، حق سے اعراض اور اہل ایمان کی تنقیص کا جذبہ بہت پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا قتل اور تکذیب ان کا ہمیشہ شعار رہا ہے اور اس معاملے میں عیسائیوں اور مشرکوں کا بھی یہی حال ہے خواہ عرب کے مشرک ہوں یا ایران کے مجوسی۔ یہ بات بلا خوف و تردید کہی جا سکتی ہے کہ عہد نبوت میں جن اسلام دشمن تحریکوں (یہودیت، عیسائیت، مجوسیت اور منافقت) نے پیغمبر اسلامؐ اور صحابہ کرامؓ کے خلاف خفیہ یا اعلانیہ کردار ادا کیا تھا بعد کے تمام ادوار میں بھی وہی قوتیں سرگرم عمل رہی ہیں۔ کبھی انفرادی شکل میں اور کبھی "الکفر ملۃ واحدۃ" کے تحت عالمی اتحاد کی صورت میں۔ لیکن اس حقیقت کا انکار ممکن نہیں ہے کہ سازش و غداری اور مکاری و عیاری میں کوئی

قوم یہودی قوم کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

جس طرح ساؤل (جو عیسائی دنیا میں سینٹ پال کے نام سے مشہور ہے) ایک یہودی عالم نے عیسائیت قبول کرنے کے بعد دین عیسوی کو بری طرح مسخ کر کے اس میں عقیدۂ تثلیث اور عقیدۂ کفارہ شامل کر دیا تھا بالکل اسی طرح یمن کے یہودی عالم عبداللہ بن سبا نے حضرت عثمانؓ کے ابتدائی دور خلافت میں اسلام قبول کرنے کے بعد ایک متوازی اسلام بنام سبائیت، رفضیت اور شیعت ایجاد کر کے تحریف قرآن، امامت وصایت اور تولا اور تبرا جیسے عقائد اس میں شامل کر دیے۔ یہ ملحوظ رہے کہ مذہب شیعہ میں عقیدہ وصایت و امامت کو مرکزی اور بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ یہ عقیدۂ فلسفہ شیعیت کی اساس اور اصل الاصول ہے اور اسی پر ایمان اور کفر کا دارومدار ہے۔

رافضی مصنف نوبختی لکھتے ہیں کہ:

ابن سبا وہ پہلا شخص ہے جس نے ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ پر تبرا کیا۔ سب و شتم کا یہ عقیدہ شیعوں نے ابن سبا سے لیا اور اس پر وہ بختی کے ساتھ عمل پیرا ہیں۔ ہر شیعہ خلفاء ثلاثہؓ کے خلاف بطور خصوصی اور تمام صحابہؓ کے خلاف بطور عمومی نفرت اور حقارت کے جذبات رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں نسلی برتری، توسیع پسندی، تلبیس حق بالباطل، کتمان حق اور اباحیت یعنی متعہ کے تصورات و نظریات بھی یہودیت سے ماخوذ ہیں۔ یہودیوں نے اپنے اقتدار اور تسلط کے لیے تاریخ کے ہر دور میں جنس (SEX) کا سہارا لیا، جرمنی کا یہودی فرائڈ یہودیوں کی اس اباحی تحریک کا علمبردار تھا۔ اباحیت کے اس یہودی فلسفے نے یورپ کی حالیہ جنسی بے راہ روی اور اجتماعی زنا کاری کے لیے راہ ہموار کی جس نے انسان اور حیوان کے فرق کو مٹا دیا۔

رافضیوں نے بھی انسانی معاشرے کو کھوکھلا کرنے کے لیے زنا و بدکاری پر متعہ کا نام نہاد ''شرعی'' نقاب ڈال کر اس کو اعلیٰ ترین عبادت کا درجہ دیا۔ اس طرح رافضیوں نے یہودیوں ہی کی طرح شہوت رانی کا پورا سامان مہیا کر دیا تاکہ نوجوان جو ہر قوم و ملت کی

Scanned by CamScanner

امیدوں وتمناؤں کا مرکز ہوتے ہیں ان کے جال میں پھنس کر ان کے ناپاک ارادوں اور عزائم کی تکمیل کریں۔

شیعیت نہ صرف یہ کہ یہودیت کی کوکھ سے پیدا ہوئی بلکہ اس کی تخلیق کا مقصد ہی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا تھا اور یہ وہ بدترین اور غلیظ ترین کفر ہے جس پر اسلام کا لیبل لگا کر چودہ صدیوں سے ملت اسلامیہ کو مسلسل دھوکہ دیا جا رہا ہے جب کہ اس کا حقیقی اور اصلی اسلام کے ساتھ دور کا بھی واسطہ اور تعلق نہیں ہے بلکہ یہ یہودیت، عیسائیت اور مجوسیت سے مرکب ایک خود تراشیدہ دین ہے۔

شیعیت دراصل یہودیت اور مجوسیت کے دودھ سے پلا ہوا وہ طویل العمر، منقش، نظر فریب، زہرناک اور خونی اژدھا ہے جس نے اہل سنت کی بے شمار نسلوں کو موت کی نیند سلا دیا۔ شیعیت یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں اور سبائیوں کی اسلام کے خلاف انتقامی تحریک کا نام ہے جس نے نہ صرف مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں کے خلاف سازشوں، ریشہ دوانیوں اور بغاوتوں کے ذریعے اپنی شکستوں کا بدلہ لیا بلکہ اس نے اسلام کو یہودی مذہب میں تبدیل کر کے اور اس کے بالمقابل اور متوازی عقائد وضع کر کے خود اسلام سے بھی انتقام لیا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ رافضیوں کی سازشوں اور غداریوں کو طشت ازبام کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

"روافض کی ہمیشہ یہ عادت رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ کر یہود ونصاریٰ اور مشرکین کا ساتھ دیتے ہیں اور ان ہی کی دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ ان لوگوں سے بڑھ کر گمراہ کن کون ہوگا جو مہاجرین وانصار میں سے سابقین اولین سے عداوت رکھیں اور منافقین و کفار سے دوستی کریں۔

روافض ہمیشہ یہود ونصاریٰ اور تاتاری مشرکین وغیرہ دشمنان اسلام کا ساتھ دیتے ہیں اور اللہ کے ان مخلص بندوں سے بغض وعداوت رکھتے ہیں جو اعلیٰ درجہ کے دین دار اور

متقیوں کے سردار تھے اور دین کی تبلیغ ونصرت اور اس کو قائم کرنے والے تھے۔ تاتاری کفار کے اسلامی ملکوں میں راہ پانے میں سب سے زیادہ دخل ان روافض ہی کا تھا۔

ابن علقمی اور طوسی وغیرہ کی دشمن نوازی اور مسلمانوں کے خلاف ان کی سازش اب ہر خاص وعام کو معلوم ہو چکی ہے۔ شام میں جو روافض تھے انہوں نے بھی کھلم کھلا کافروں کا ساتھ دیا تھا اور اس وقت انہوں نے عیسائیوں کی پوری مدد کی تھی، یہاں تک کہ مسلمانوں کے بچوں اور ان کی مملوکات کو ان کے ہاتھوں غلاموں کی طرح فروخت کر دیا تھا بلکہ ان کے کچھ لوگوں نے تو صلیبی جھنڈا بھی بلند کیا تھا اور گذشتہ دور میں عیسائیوں کے بیت المقدس پر قبضہ میں ان کا بڑا حصہ ہے۔ (منہاج السنۃ ج:۲،ص:۸۳۔ج:۴،ص:۱۱۰)

روافض کے اس تاریخی کردار کے پیش نظر محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا:

﴿اکثر تخریب السلطنة الاسلامیه علی یدی الروافض خذ لهم الله ولعنهم الله﴾

(فیض الباری، ج:۱،ص:۳۰۷)

اکثر اسلامی حکومتوں کی بربادی روافض کے ہاتھوں ہوئی۔ اللہ ان کو رسوا کرے اور ان پر اس کی پھٹکار پڑے۔

اسلام اور مسلمانوں پر اہل تشیع کے مظالم کی ایک طویل تاریخ ہے۔ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت، حضرت عثمانؓ کے دارالحکومت کا طویل محاصرہ اور شہادت، جمل وصفین کے مواقع پر جنگ کے شعلے بھڑکانا، بنوامیہ کی خالص عربی خلافت کا خاتمہ، بغداد کی تباہی کے علاوہ حکومت قرامطہ، عبیدیہ وفاطمیہ، آل بویہ، باطنیہ، حسن بن صباح، امیر تیمور، صفویہ، نادر شاہی، ژندیہ، قارچاریہ، پہلوی، برصغیر میں عادل شاہی، قطب شاہی، نظام شاہی، شاہان مغلیہ، نوابان بنگال واودھ، راجگان رام پور، خیر پور ومحمود آباد، کشمیر میں سلاطین چک، جانشینان خمینی اور پاکستان میں شیعہ اور شیعہ نواز حکمرانوں وافسروں کے ہاتھوں اہل سنت والجماعت کو بے پناہ مصائب ومشکلات اور ناقابل تلافی جانی ومالی نقصانات

Scanned by CamScanner

برداشت کرنا پڑے۔ اہل سنت پر مظالم کا یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اور اب صدر پاکستان آصف علی زرداری رافضی (جو جمعیت علماء اسلام ف اور س کے بھرپور اعلانیہ تعاون اور دونوں سے برسر اقتدار آیا) اپنے روحانی آباؤ اجداد کے مشن کو فروغ دینے میں نہایت جانفشانی کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔

اہل تشیع کی چودہ صدیوں پر محیط پوری تاریخ پر شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ (م ۷۲۸ھ) کا صرف پانچ لفظی الہامی جملہ کس قدر صادق آتا ہے۔

فایا مهم فی الاسلام کلها سود یعنی اسلامی تاریخ میں شیعیت ایک سیاہ ترین بدنما داغ کی حیثیت رکھتی ہے۔

شیعیت کے تعارف پر مبنی اس بحث کو شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے حسب ذیل اقتباس پر سمیٹا جاتا ہے۔ ''حضرت خاتم النبیین سیدنا محمد ﷺ کے لائے ہوئے دین کا نام اسلام ہے جو شخص اسلام کے تمام متواترات و مسلمات کو مانتا ہو وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ جو شخص ضروریات اسلام میں کسی ایک کا منکر ہو وہ پورے دین کا منکر اور حضور ﷺ کا مکذب ہے اس لیے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
عام غلط فہمی ہے کہ شیعہ مذہب بھی اسلام کے اندر مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہے یہ غلط فہمی اس لیے ہوئی ہے کہ شیعہ مذہب پر تقیہ کی سیاہ چادر تنی رہی ہے ورنہ شیعہ مذہب نہ صرف یہ کہ بے شمار ضروریات دین اور متواترات اسلامی کا منکر ہے بلکہ اس کا کلمہ بھی جو دین کی اولین اساس ہے مسلمانوں سے الگ ہے اور قرآن کریم جو دین کا سرچشمہ ہے یہ اس کی تحریف کا بھی قائل ہے۔ جس گروہ کا کلمہ اور قرآن تک مسلمانوں سے الگ ہوں ان کو مسلمان کہنا خود اسلام کی نفی ہے۔

شیعہ مذہب اسلام کے بالمقابل کفر و ارتداد، الحاد و زندقہ اور نفاق و شقاق کی وہ پہلی تحریک ہے جو اسلام کو مٹانے کے لیے کھڑی کی گئی ہے اور چاہا گیا ہے کہ اس کے ذریعے بعد کی امت کا رابطہ آنحضرت ﷺ سے، قرآن سے اور ''السابقون من المھاجرین والانصار''

سے کاٹ دیا جائے تاکہ بعد کی امت کو اسلام کی کسی بات پر اور قرآن کریم کے کسی حرف پر اعتماد نہ رہے اور نظریہ امامت پیش کیا گیا تاکہ مسلمانوں کا قبلۂ ایمان تبدیل ہو جائے۔
(ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی ص ۲۷، فروری ۱۹۹۸ء شیعیت نمبر)

زیر نظر کتاب ''شیعہ واجب القتل کیوں؟'' المعروف بہ ''راہزن کا علاج'' میں مؤلف علام نے شیعیت کا اصلی چہرہ بے نقاب کرتے ہوئے زیر بحث مسئلہ کو قرآن و حدیث، ائمہ تفسیر، حدیث و فقہ اور اکابرین اسلام کے اقوال اور فیصلہ جات کی روشنی میں دلائل قاہرہ کے ساتھ ثابت کر کے علماء اور مسلم حکمرانوں کی توجہ اس جانب مبذول کرائی ہے۔ موصوف نے کتاب میں شامل تمام موضوعات پر بڑی تفصیل سے قلم اٹھایا، ڈوب کر لکھا، حقائق کو خوب الم نشرح کیا اور جا بجا سادہ لوح سنیوں کو جھنجھوڑ کر انہیں غیرت و حمیت کا بھی درس دیا ہے۔ مؤلف علام نے مفتیان اسلام کے فتاویٰ کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ شیعہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ عام کافر نہیں بلکہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے۔ یہ اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں ان کی اسلام دشمنی دوسرے کافروں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ اہل تشیع کے علاوہ دنیا کے تمام کافر اپنے عقائد، اپنے رسم و رواج اور اپنے نظام حیات کو اسلام کا نام نہیں دیتے جب کہ اس فرقہ نے اپنے باطل عقائد و نظریات اور رسومات و نظام حیات پر اسلام کا نام چسپاں کر کے گھناؤنی سازش سے دین اسلام کو مسخ کرنے کی وہ کوشش کی ہے جو کوئی اور کافر ریاست یا مشرک فرقہ نہ کر سکا۔

اہل تشیع اگر بالفرض والمحال بڑے کافر نہ بھی ہوتے بلکہ عام کافر ہوتے تو پھر بھی وہ اس حکم الٰہی سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتے تھے جس میں اہل ایمان کو مخاطب کر کے یہ حکم دیا گیا ہے۔

یا ایها الذین امنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار و لیجدو فیکم غلظة (التوبہ ۱۲۳)
اے ایمان والو! ان کفار سے لڑو جو تمہارے آس پاس ہیں اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں۔

اس آیت میں کافروں سے لڑنے کا ایک اہم اصول ''**الاول فالاول الاقرب**

فالاقرب" بتایا گیا ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"یہ آیت پوری سورۃ التوبہ کے اصل مضمون کا خلاصہ ہے۔ کفار ومشرکین پر اتمام حجت ہو جانے کے بعد ان سے اعلان برأت اور ان کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ اس سورۃ مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ منافقین اپنے پڑوس کے کفار ومشرکین سے عزیزانہ، دوستانہ روابط اور دوسرے کاروباری مفادات وابستہ رکھنے کے سبب سے اس بات کے لیے تیار نہ تھے کہ ان سے جنگ کریں یا اپنے تعلقات ان سے یکسر ختم کردیں۔ ان کی اس منافقت کی اچھی طرح قلعی کھولنے اور ایمان وتقویٰ اور صداقت کے حقیقی مقتضیات تفصیل سے واضح کردینے کے بعد اب یہ دین کا اصل مطالبہ ان کے سامنے پھر رکھ دیا گیا ہے۔ گرد وپیش کے کفار جس طرح تمہاری دعوت ایمان وہدایت کے سب سے زیادہ حقدار تھے اب اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اتمام حجت اور اعلان جنگ کے بعد تمہاری تلواروں کے بھی سب سے زیادہ سزاوار یہی ہیں۔ جو لوگ قرابت داری، دوستی اور اپنے دنیوی مفاد کی خاطر ان کے معاملات میں مداہنت برتیں گے وہ اپنی جانوں پر سب سے زیادہ ظلم ڈھانے والے ٹھہریں گے۔ اور انہی کے لیے آیت ۲۴ میں یہ وعید ہے کہ تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں اپنا فیصلہ صادر فرمادیں۔"

ولیجدو فیکم غلظة یعنی اب وہ تمہارے طرزعمل سے یہ محسوس کرلیں کہ تمہارے اندر ان کے لیے موالات، دوستی اور محبت کی کوئی جگہ باقی نہیں رہ گئی۔ بلکہ جس طرح وہ من حیث القوم تمہارے اور تمہارے دین کے دشمن ہیں، اسی طرح تم بھی من حیث الجماعت ان کے اور ان کے دین کے دشمن بنو۔ اب تک وہ تمہارے دل میں اپنے لیے بڑا نرم گوشہ پاتے تھے اس وجہ سے ان کو توقع تھی کہ وہ اپنے مقاصد کے لیے تم کو برابر استعمال کرتے رہیں گے۔ اب یہ حالت یکسر ختم ہو جانی چاہیے۔ (تدبر قرآن ج:۳،ص:۶۶۳)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب زیر بحث آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

"یہاں کفار سے مراد وہ منافق لوگ ہیں جن کا انکارِ حق پوری طرح نمایاں ہو چکا تھا

اور جن کے اسلامی سوسائٹی میں خلط ملط رہنے سے سخت نقصانات پہنچ رہے تھے۔

رکوع نمبر ۱۰ کی ابتدا میں بھی جہاں سے اس سلسلۂ تقریر کا آغاز ہوا تھا پہلی بات یہی کہی گئی تھی کہ اب ان آستین کے سانپوں کا استیصال کرنے کے لیے باقاعدہ جہاد شروع کردیا جائے۔ وہی بات اب تقریر کے اختتام پر تاکید کے لیے پھر دوہرائی گئی ہے تاکہ مسلمان اس کی اہمیت محسوس کریں اور ان منافقوں کے معاملے میں ان نسبی ونسلی اور معاشرتی تعلقات کا لحاظ نہ کریں جو ان کے اور ان کے درمیان وابستگی کے موجب بنے ہوئے ہیں اور بنے ہوئے تھے۔ وہاں ان کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا گیا تھا یہاں اس سے شدید تر لفظ "قتال" استعمال کیا گیا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ ان کا پوری طرح قلع قمع کردیا جائے۔ کوئی کسر ان کی سرکوبی میں اٹھا نہ رکھی جائے۔ وہاں کفار اور منافقین دو الگ لفظ بولے گئے تھے یہاں ایک ہی لفظ پر اکتفاء کیا گیا ہے تاکہ ان لوگوں کا انکارِ حق جو صریح طور پر ثابت ہو چکا تھا ان کے ظاہری اقرار ایمان کے پردے میں چھپ کر کسی رعایت کا مستحق نہ سمجھ لیا جائے۔ (تفہیم القرآن ج ۲،ص:۲۵۴)

یہ ملحوظ رہے کہ عہد رسالت مآب ﷺ کے منافقین نے کوئی متوازی اسلام وضع نہیں کیا تھا۔ پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں "یعنی سب سے پہلے ان کفار سے جہاد کرو جو تمہارے قریب بستے ہیں اس کے بعد جو ان کے قریب بستے ہیں، اسی طرح "الاقرب فالاقرب" کے اصول پر جہاد کا سلسلہ جاری رہے۔ کیونکہ اسلامی جہاد کا مدعا قتل وغارت تو ہوتا نہیں بلکہ یہ ناصحانہ تنبیہ اور سرزنش کے مترادف ہے۔ اس لیے اس شفقت کے حقدار قریبی لوگ ہیں۔ نیز اپنے پڑوس میں فتنہ فساد کی آگ کو بھڑکتا ہوا چھوڑ کر دور دراز کے علاقوں کی طرف متوجہ ہونا کوئی آئین دانش مندی نہیں۔ یہ آستین کے سانپ کسی بھی وقت ڈس کر ساری فتوحات کو شکست میں بدل سکتے ہیں۔"

(ضیاء القرآن ج:۲،ص:۲۶۹)

زیر نظر کتاب کا ایک بہت اہم حصہ وہ بحث ہے جس کا تعلق سب شیخین اور تکفیر صحابہ

سے ہے۔ مؤلف علام نے اس حوالے سے بھی اعدائے صحابہؓ کا بڑے مدلل طریقے سے خوب تعاقب کیا ہے، اہل تشیع، عقیدۂ تحریف قرآن اور عقیدۂ امامت کے علاوہ سبّ شیخینؓ (ابوبکرؓ عمرؓ) اور تکفیر صحابہؓ کی وجہ سے بھی کافر ہیں۔ امام شعبیؒ (م ۱۱۰ھ) ایک بڑے صاحب نظر اور جید عالم تھے وہ رافضیوں کے صحابہ کرامؓ سے متعلق گستاخانہ مؤقف پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''رافضیوں کے مقابلے میں یہودی اور عیسائی اپنے انبیاءؑ اور رُسل کے زیادہ مرتبہ شناس اور قدر دان ہیں۔ یہودیوں سے پوچھا گیا کہ تمہاری ملت میں سب سے بہتر کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھی۔ عیسائیوں سے پوچھا گیا کہ تمہاری ملت میں سب سے بہتر کون ہیں؟ انہوں نے کہا عیسیٰؑ کے حواری۔ رافضیوں سے پوچھا گیا کہ تمہاری ملت میں سب سے بدترین کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا اصحابؓ نبیؐ (نعوذ باللہ) یمن کے یہودی عبداللہ بن سبا نے گلشن اسلام میں جو زہریلی تخم ریزی کی تھی اس کی آبیاری کرنے والے کلینی، طوسی، طبرسی، قمی، مجلسی اور خمینی کی شکل میں ہر زمانے میں ابن سبا کے لگائے ہوئے اس زہریلے درخت کے تلے، بجائے اللہ کے نام نہاد اماموں کے صنم کی پوجا کرتے رہے، انہوں نے اپنے یہودی و مجوسی عقائد کے جواز کے لیے قرآن وحدیث کا انکار کیا، محسن انسانیتؐ کو ناکام ترین پیغمبر قرار دیا (نعوذ باللہ) اور ان کے جانثاروں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا۔ (نعوذ باللہ)

مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ (اپنی کتاب) ''تدوین حدیث'' میں ''صحابیت اور حدیث رسولؐ کے خلاف پہلا ناپاک قدم'' کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

''واقعہ یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی روش میں یہ تغیر کوفہ تشریف لانے کے بعد ہی کرنا پڑا اور یہ وہی زمانہ ہے جس سے کچھ ہی دن پیشتر حضرت عثمانؓ کی خلافت کے آخری چند سالوں میں ایک عجیب وغریب اندرونی تحریک پھیلانے کی کوشش عام مسلمانوں میں جاری ہو چکی تھی یوں کہنے کے لیے اس تحریک کے متعلق بیسیوں باتیں کہی

جاتیں ہیں لیکن جس چیز نے اس تحریک کو عجیب وغریب تحریک بنا دیا تھا وہ اس کی اصل روح تھی یعنی اس جوہری قوت کو قطعی طور پر ختم کرنے کا ارادہ کر لیا گیا تھا۔ جو اسلام کی پشتیبانی اور نصرت کے لیے پیغمبر اسلام کے ارد گرد ''صحابیت'' کی شکل میں قدرت کی طرف سے جمع کر دی گئی تھی کھلی ہوئی بات تھی کہ اس خداداد قوت کو لے کر پیغمبر اسلامؐ آگے بڑھے تھے، عرب کے دس لاکھ مربع میل پر پیغمبر اسلامؐ کی زندگی میں جس اقتدار کے حاصل کرنے میں اسلام کامیاب ہوا تھا یا آپؐ کے بعد چند ہی سالوں میں روئے زمین کی سب سے بڑی سیاسی طاقت کا قالب اسلام نے جو اچانک اختیار کر لیا تھا یہ سب کچھ جو ہوا تھا خدا کی عطا کی ہوئی اسی قوت کے بل بوتے پر ہوا تھا۔ اسلام کے بچے کھچے حریف عرب کے مختلف گوشوں میں جو چھپے دبے تھے عہد عثمانی کے آخری زمانے کے ماحول کے بعض پہلوؤں کو اپنے پوشیدہ اغراض کی تکمیل کے لیے مناسب اور موزوں پا کر مخفی راہوں سے یہی ارادہ کر کے اٹھے کہ ''صحابیت'' کی اس قوت پر کوئی ایسی کاری ضرب لگائی جائے جس کے بعد اسلام کا دینی سرمایہ ہو یا دنیاوی خود بخود صفر بن کر رہ جائے گا۔ تحریک چلانے والے بڑے ہوش وگوش کے لوگ تھے قیادت جنوب عرب (یمن) کے یہود کے ہاتھ میں تھی، جو آغاز اسلام سے پہلے ہی اگرچہ اس علاقے کی حکومت کھو چکے تھے لیکن پھر بھی ان کی ذہنی اور دماغی سطح عرب کے عام باشندوں سے بلند تھی جو حکمران قوم کی وراثت کا لازمی نتیجہ تھا۔''

(تدوین حدیث، ص: ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ مطبوعہ مجلس نشریات اسلام کراچی)

''صحابیؓ'' کا لفظ صحبت سے مشتق ہے اور یہ وہ نسبت ہے جو دیگر تمام نسبتوں پر فائق اور حاوی ہے صحابہ کرامؓ میں عالم بھی تھے اور مجاہد بھی تھے، زاہد اور عابد اور شب زندہ دار بھی، انہیں علم، عمل، تقویٰ، طہارت، اخلاص، عبادت وریاضت اور مجاہدے میں جو مقام حاصل تھا وہ کسی اور کو حاصل نہ تھا۔ مگر انہوں نے اپنی پہچان ''صحابیت'' کے علاوہ اور کسی حوالے سے کروانا گوارہ نہ کیا تھا۔ نہ ہی نبی کریمؐ اور اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا، کہ ان کی پہچان کسی اور نسبت سے ہو لہٰذا ''صحابیت'' ہی ان کے لیے وجہ امتیاز ٹھہری یہ گویا اس بات کی دلیل بن

Scanned by CamScanner

گئی کہ انہوں نے ہر نسبت کو حضور ﷺ کی نسبت پر قربان کر دیا اور کسی ایسی نسبت کو اپنی شناخت کی بنیاد نہ بنایا جوان کے بلند وارفع علم وعمل، تقویٰ وطہارت، زہد وورع اور عبادت و ریاضت کا حوالہ بنی تھی انہوں نے عظمت کردار کی ساری جہتیں اور فضیلتیں محبت وحلقہ بگوشی رسول مقبولؐ پر نثار کر دیں۔ اور صرف صحابی ہونا ہی ان کے لیے وجہ افتخار بن گیا۔

؎ تیری نسبت ہی پہچان ہے میری

انبیاء کرامؑ کے بعد روئے زمین پر سب سے زیادہ خوش قسمت اور افضل ترین طبقہ صحابہ کرامؓ کی جماعت ہے، جنہیں ان ناسوتی آنکھوں سے سید الکونینؐ کے جمال جہاں آراء کی زیارت کا شرف حاصل ہوا یہ وہ دولت کبریٰ ہے جو بعد کے کسی ولی وقطب وغوث وابدال کو نصیب نہیں ہو سکی۔ یہ حضرات صحابہ کرامؓ ہی کی جماعت ہے جسے ارادہ ازلیہ نے پوری کائنات میں آنحضرت ﷺ کی صحبت اور رفاقت اور اسلام کی نصرت وحمایت کے لیے منتخب کر کے اسے پوری دنیا کی امامت کے منصب پر فائز فرمایا اور جسے (رضی اللہ عنہم و رضو عنہٗ) کے تاج کرامت سے سرفراز فرمایا۔ یہی حضرات نبوت محمدیہؐ (علی صحابہا الف الف صلوٰۃ وسلام) کے عینی شاہد اور نزول قرآن کے چشم دید گواہ ہیں۔

یہی حضرات آنحضرت ﷺ اور بعد کی پوری امت کے درمیان ''واسطة العقد'' ہیں۔ اگر اس کڑی کو درمیان میں سے نکال دیا جائے تو بعد کی امت اپنے نبی سے یکسر کٹ جاتی ہے۔ یہی حضرات ہیں جن کے ایمان اور اسلام کو دوسروں کے لیے معیار قرار دیا گیا۔

(البقرہ آیت: ۱۳۰، ۱۳۷)

یہی حضرات ہیں جن کے متبعین بالاحسان سے رضائے الٰہی اور جنت کا وعدہ کیا گیا۔ (التوبہ: ۱۰۰) یہی حضرات ہیں جن کے اجماع کو حجت قاطع قرار دیا گیا ہے۔ اور جن کی راہ چھوڑ کر چلنے والوں کو فی النار والمستقر ٹھہرایا گیا۔ (النساء ۱۱۵)

یہی حضرات ہیں جنہیں ''خیر امت'' کا خطاب دیا گیا۔ (آل عمران، ۱۱۰)

یہی حضرات ہیں جن کے استخلاف فی الارض اور ان کے دین کو جو کہ پسندیدۂ

خداوندی ہے زمین میں جما دینے کا وعدہ فرمایا۔ (النور: ۵۵)

قرآن کریم نے شہادت دی ہے کہ ان حضرات کے درمیان کوئی عداوت ودشمنی نہیں بلکہ وہ آپس میں رحیم وشفیق تھے۔ (رحماء بینھم) لیکن قرآن کریم کے اعلان کے علی الرغم منافقوں کا ایک ٹولہ یہ پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ دو چار کے سوا تمام صحابہ کرامؓ (العیاذ باللہ) مرتد تھے۔ آل رسولؐ کے دشمن تھے، انہوں نے حضرت علیؓ کا حق خلافت غصب کر لیا تھا وغیرہ وغیرہ۔

ائمہ اسلام اور فقہاء کرام نے مدح صحابہؓ ودفاع صحابہؓ کے ساتھ ساتھ اس منافق ٹولے کا شرعی حکم بھی بیان فرمایا جس کی تفصیل زیر نظر کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس حقیقت کا اعتراف کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ مؤلف علام نے اس تحریر کے ذریعے بہت سی گرہیں کھولی ہیں۔ اور اساطین ملت نے اپنی کتابوں میں جو جواہر ریزے بکھیرے ہیں انہیں بہت خوبصورتی کے ساتھ ایک ہار میں پرو دیا۔

زیر نظر کتاب کی اشاعت کی سعادت ادارہ انتقام حق کو حاصل ہو رہی ہے۔ انتقام حق دو لفظوں انتقام اور حق سے مرکب ہے اور یہ دونوں لفظ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر بھی استعمال ہوئے ہیں۔ اس لیے ''نام اور کام'' دونوں کے اعتبار سے ادارہ مذکورہ دوہری سعادت کا حامل ہے۔ لفظ "حق" قرآن مجید میں بارہ مرتبہ جب کہ "الحق" ۲۲۷ مرتبہ آیا ہے۔ اور ایک مقام پر موت کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوا ہے۔

وجاءت سکرة الموت بالحق، ذالك ما كنت منه تحيد (ق: ۱۹)

اور آ پہنچی موت کی بے ہوشی سچ مچ۔ یہ ہے وہ جس سے تو دور بھاگا کرتا تھا، قرآن مجید میں دین اسلام کو بھی "الحق" قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ نام اور لفظ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنہ میں بھی شامل ہے جب کہ ''انتقام'' کا لفظ قرآن مجید میں چار مرتبہ آیا ہے۔ (آل عمران، ۴۔ المائدہ، ۹۵۔ ابراہیم، ۴۷۔ الزمر، ۳۷) اور چاروں مرتبہ اللہ تعالیٰ کی صفت "عزیز" کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔

اسی لفظ "انتقام" سے "المنتقم" (بدلا لینے والا) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنہ

Scanned by CamScanner

میں شامل ہے۔ اس کی دو تعریفیں کی گئی ہیں۔(۱)**المنتقم جل جلالہٗ** وہ ذات ہے جو اپنے نافرمان بندوں کو ان کے ناپسندیدہ افعال پر سزا دے۔(۲)**المنتقم جل جلالہٗ** وہ ذات ہے جو کسی سے انتقام لینا چاہے تو انتہائی سخت گرفت فرماتا ہے۔

اللہ رب العزت کی شانِ انتقام یہ ہے کہ وہ اپنے نافرمان بندوں کو ان کے ناپسندیدہ کاموں پر سزا دیتے ہیں، یہ وصف اللہ تعالیٰ کے حق میں صفت حمیدہ ہے۔ بندوں کے حق میں صفت انتقام اس صورت میں قابل ستائش ہے جب کہ ان کا انتقام اللہ رب العزت کی رضاجوئی کے لیے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے دشمنوں سے ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ ''تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ'' یعنی اللہ تعالیٰ والے اخلاق کو اپنے اخلاق بناؤ۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی صفت رحیم ہے تو ہم بھی اس کی مخلوق سے رحم کریں، اسی طرح یتیم اور محتاج افراد کی مدد کرنا اور بھوکوں کو کھانا کھلانا اس کی صفت ربوبیت کا انعکاس ہے اور دوسروں کے عیب چھپانا اور غلطیاں معاف کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ستاری و غفاری کا مظہر بنتا ہے۔ نیز بروں سے نفرت اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے جہاد اللہ تعالیٰ کی صفت جباری و قہاری کے پرتو کا اثر ہے۔ عدل و انصاف، حیا و حلم، جود و کرم اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں جن کا اپنے اندر پیدا کرنا اور ان کا مظہر بننا شانِ نیابت ہے۔

اسی طرح ''تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ'' کے تحت اللہ تعالیٰ کی صفت اور اس کے پاک نام "**المنتقم**" کا مظہر بننا بھی ضروری ہے۔

مولانا محمد حنیف عبدالمجید صاحب اسم الٰہی "**المنتقم**" کی بحث کے آخر میں ''فوائد ونصائح'' کے تحت رقم طراز ہیں کہ:

(۱)......اس اسم مبارک سے تعلق قائم کرنے والوں کو انصاف اور مظلوم کی مدد کرنی چاہیے۔ مجرم کو سزا دینا بھی ایک اصول ہے۔ جیسا کہ پاک صاف شریف انسان کی حفاظت کرنا ایک اصول ہے، جرائم پیشہ لوگوں کو کیفر کردار تک نہ پہنچانا بنیاد وتمدن کو متزلزل کر دیتا ہے۔

(۲)......ظلم سے بچنا اور ظلم سے بچانا اپنا شیوہ بنانا چاہیے۔

(۳) اپنے گناہوں پر ''**المنتقم جل جلالہٗ**'' کی پکڑ سے بچنے کے لیے ہر وقت عافیت کی دعائیں مانگنا چاہیے۔

(۴) اس نام کا تقاضا یہ ہے کہ انسان دل میں شوق رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ کر کفر میں لگے ہوئے ہیں اور اسلام کے پھیلانے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں، مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں اور دین کی دعوت قبول نہیں کرتے، نہ جزیہ دیتے ہیں ایسے لوگوں سے جہاد کا جذبہ اپنے دل میں پیدا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہادت کا شوق رکھے کہ جس طرح **المنتقم جل جلالہٗ** ظالم بندوں سے انتقام لیتے ہیں تو یہ بندہ بھی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ بن کر ان ظالموں سے انتقام لے۔ (شرح اسوہ حسنہ ج:۲۔ص:۲۸۱)

اللہ تعالیٰ ''ادارہ انتقام حق'' کو دین حق اور صحابہ کرامؓ کے دفاع کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ادارہ انتقام حق

شعبہ نشر و اشاعت لشکر جھنگویؒ پاکستان

☆..........☆☆..........☆

Scanned by CamScanner

○……بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ……○

☆……پیش لفظ……☆

بحیثیت مسلمان آپ اس وقت عالم اسلام اور خصوصاً مجاہدین کے خلاف ہونے والے غیر مسلموں اور نام نہاد مسلمانوں کے پروپیگنڈے، غلط اور بے بنیاد الزامات کیوجہ سے یقیناً متفکر ہونگے۔ کیونکہ عالمی ذرائع ابلاغ ہوں یا ہمارے ملکی سطح کے پرنٹ یا الیکٹرانک میڈیا ہو، یہ سب اپنے مفادات کے پیش نظر مسلمانوں اور بالخصوص مجاہدین کو وحشی، جنگجو، سفاک قاتل، بنیاد پرست، جنگلی اور جاہل ثابت کرنے کی سعی لا حاصل میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر رہے ہیں۔ الحمدللہ! علمائے حق اور غیرت مند مسلمان اپنی استطاعت اور قدرت کے مطابق تحریر و تقریر کے ذریعہ سے دشمنوں کی اس سازش کا مقابلہ کر کے بطریق احسن امت مسلمہ کی رہنمائی کر رہے ہیں اور اس مکروہ پروپیگنڈہ کے اثرات سے مسلمانوں اور مجاہدین کی حفاظت کر رہے ہیں لیکن انتہائی افسوسناک صورتحال اور دل سوز بات یہ ہے کہ انہی مجاہدینِ اسلام میں سے ایک طبقہ مجاہدین ناموسِ صحابہؓ کا ہے جس کے خلاف عالمی و ملکی سطح کے تمام چھوٹے، بڑے ذرائع ابلاغ، حکمران اور ان کی حلیف جماعتیں، تمام تر ایجنسیاں بلکہ پوری سرکاری مشینری منفی پروپیگنڈہ کر کے بلکہ تمام اوچھے ہتھکنڈے استعمال کر کے، مجاہدین اسلام کی عملی جماعت ''لشکر جھنگویؒ پاکستان'' کو بدنام کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ اور اس پر انتہائی افسوسناک بات یہ ہے کہ غیروں کی اس مکروہ سازش کا شکار ہو کر کچھ نادان قسم کے اپنے بھی کسی بھی طرح غیروں سے پیچھے نہیں ہیں۔

بنیاد پرست، فسادی، سفاک قاتل، وحشی جنگجو، جنگلی اور جاہل جیسے غلط الزامات کے ساتھ ساتھ فرقہ واریت کو ہوا دینے والے، فتنہ پرور، مسلمانوں کے درمیان انتشار

پھیلانے والے اور ملک دشمنی جیسے طعنوں اور الزامات سے نواز کر اسلام کے سب سے بڑے دشمن، اسلام کے لبادے میں چھپے ہوئے راہزن، سازشی اور مکار فتنہ شیعت، کے خلاف برسرِ پیکار مجاہدین کے حوصلوں کو پست اور ان کی حمایت کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش زور و شور سے جاری ہے……!

اور مزید برآں ایسے میں حق بات کہنے والی زبانیں گنگ اور لکھنے والے قلم ٹوٹے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ ملک پاکستان میں اسلام کے تحفظ اور نفاذ، صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے بڑی سے بڑی قربانیاں دے کر اس خطرناک سازشی فتنے کا قلع قمع کرنے والے مجاہدین ''لشکر جھنگویؒ'' کا دفاع، حمایت اور تعاون کرنے والا دور دور تک کوئی نظر نہیں آ رہا ہے، بلکہ ہر طرف غیروں اور اپنوں کی صفوں میں یکساں طور پر مخالفت، ہرزہ سرائی، طعنے، الزامات یا پھر مجرمانہ خاموشی اور مداہنت نظر آ رہی ہے۔

لیکن! تمام تر مخالفتوں، طعنوں، الزام تراشیوں اور مجرمانہ خاموشی، ریاستی ظلم و ستم، بدترین تشدد، حکمرانوں کی بے غیرتی پر مبنی پالیسیوں، بدترین پولیس گردی، ٹارچر سیلوں میں انسانیت سوز مظالم، جھوٹے اور جعلی پولیس مقابلوں میں ماورائے عدالت قتل، اور جیلوں میں قیدِ تنہائی اور سخت سے سخت سزاؤں حتیٰ کہ تختۂ دار پر لٹکا دیئے جانے کے باوجود، سیدنا صدیق اکبرؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کی اجماعی سنت پر کار بند مجاہدین ''لشکر جھنگویؒ'' کمال جرأت، بہادری اور شجاعت کے مظاہرے کرتے ہوئے وقت کے سب سے بڑے دشمنانِ اسلام، شیعہ زندیقوں اور مرتدوں کے خلاف مقدس جنگ کا دائرہ کار پھیلاتے اور بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔

اپنی تعریف کی تمنا اور ملامت و مخالفت کی پرواہ کیے بغیر، انتہائی کم وسائل اور ناگفتہ بہ صورتحال میں مجاہدین ''لشکر جھنگویؒ'' کی کامیاب حکمت عملی ہی انکے مشن کی صداقت و حقانیت کی روشن دلیل ہے۔

استقلال اور استقامت کی اہم وجہ:

مجاہدین ''لشکر جھنگویؒ'' کے استقلال و استقامت کی بنیادی وجہ اور اہم سبب یہ ہے

Scanned by CamScanner

کہ وہ جانتے ہیں کہ وہ جس راستے پہ چل رہے ہیں یہی راستہ عزت کا راستہ ہے، یہی راستہ تو کامیابی وکامرانی کا راستہ ہے یہی راستہ نبی کریم ﷺ کا دکھلایا ہوا اور بتلایا ہوا راستہ ہے، یہی راستہ صحابہ کرامؓ کے اجماع اور متفقہ فیصلے سے متعین ہونیوالا راستہ ہے، یہی راستہ تو سنتِ صدیقیؓ ہے، یہی جہادِ اکبر کا راستہ ہے اور یہی اللہ کے قرب اور نزدیکی کے حصول کا راستہ ہے۔

مجاہد-ینِ ''لشکر جھنگویؒ '' کے اپنے اکابرین، اسلاف، علمائے حق کے بیان کردہ مضبوط مؤقف اور مشن پر قائم ہیں۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ لوگوں کے طعنے اور ملامت، حکمرانوں کے ظلم وتشدد، اپنوں کی بے اعتنائی اور مداہنت مجاہد-ینِ ''لشکر جھنگویؒ '' کو اتنی فضیلت والی مقدس جنگ سے پیچھے رکھ سکے......!!!

یاد رکھیں! ''لشکر جھنگویؒ '' خالص اسلامی وشرعی احکامات کے مطابق وقت کے سب سے بڑے سازشی فتنے اور سب سے بڑے کافر ''شیعہ'' کیخلاف جو جنگ لڑ رہی ہے، اس پر پہاڑ سے زیادہ مضبوط اور وزنی دلائل سے مزین مؤقف رکھتی ہے۔

اس کتابچہ میں ہم اکابر-ینِ اسلام، اساطینِ امت، ائمہ مجتہدین، علماء ومشائخ، سلف صالحین کے اقوال اور فیصلہ جات میں سے چند بطور نمونہ پیش کرتے ہیں، جس سے شیعت کی حقیقت اور ان کے خلاف لڑی جانے والی جنگ کی شرعی حیثیت اور اس جنگ کی فضیلت ومقام آشکارہ ہو سکے گا، اور دشمنوں کا تمام تر پروپیگنڈہ اپنے منطقی انجام تک پہنچ جائیگا اور نادان وغافل مسلمانوں کو بھی اپنی کج فہمی دور کرنے کا موقع میسر آ سکے گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ایک خاص قسم کا مغالطہ اور غلط فہمی بھی دور ہو جائے گی، جس کی بناء پر بعض اہل علم اور دیندار کہلانے والے لوگ بھی شیعہ کو چھوٹا دشمن سمجھ کر فی الوقت ان سے جنگ کرنے کو ''قوت کا ضیاع'' یا کم از کم اس جنگ کو خلاف مصلحت سمجھ کر چند جذباتی نوجوانوں کے غصے کا اظہار قرار دیتے ہیں۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ!

اکابر-ینِ اسلام نے ہر دور میں شیعہ کو سب سے بڑا دشمن اور اسلام کے لیے سب سے بڑا خطرہ قرار دیا ہے اور ان کے خلاف جنگ کو ''جہادِ اکبر'' کہا ہے اور سیدنا صدیق اکبرؓ کے اہل یمامہ (منکر-ینِ زکوٰۃ) کے خلاف جہاد کی متابعت قرار دیا ہے اور تمام صحابہ کرامؓ کا ایسے جہاد پر اجماع نقل فرمایا ہے۔ اور قابل غور بات یہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ نے تمام کھلے کافروں کے ہوتے ہوئے، بڑی بڑی کفریہ طاقتوں کی موجودگی کے باوجود سب سے پہلے اہل یمامہ کے مرتدین، (یعنی منکرین زکوٰۃ) کیخلاف جہاد کیا تھا، اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس فیصلے سے اتفاق کرتے ہوئے اس جنگ میں شرکت کی تھی اور اس پر اجماع منعقد کیا تھا۔

خبردار، ہوشیار......!

اس طرح کے منافقین، زندیق، مرتد کافروں کیخلاف جہاد میں پہل کرنے پر اور دیگر کھلے ہوئے کافروں اور بظاہر بڑی بڑی کفریہ طاقتوں سے بعد میں جنگ کرنے پر سیدنا صدیق اکبرؓ کے دور میں تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع منعقد ہو چکا ہے، لہٰذا شیعوں کو چھوٹا دشمن قرار دے کر ان کے خلاف جنگ کو خلاف مصلحت کہنے والوں کو تھوڑا سا غور کر لینا چاہیے کہ کہیں وہ اسطرح سیدنا صدیق اکبرؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کے اجماع کا انکار تو نہیں کر رہے ہیں۔

مسئلہ:...... یاد رکھیں امت مسلمہ کا متفقہ اصول ہے کہ ''اجماع صحابہؓ کا منکر کافر ہوتا ہے''

لہٰذا ہوشیار خبردار رہنا چاہیے کہ کہیں چھوٹے اور بڑے دشمن کے چکر میں الجھ کر اپنے ایمان کو خطرے میں نہ ڈال دیں......!! اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صحابہ کرامؓ کا سچا جانثار بنائے اور مجاہدین ''لشکر جھنگویؒ '' کی حفاظت فرمائے اور اپنی خصوصی رحمت، مدد ونصرت ان کے شامل حال فرمائے اور جلد از جلد مشنِ مقدس میں کامیاب وکامران فرمائے۔ آمین۔

Scanned by CamScanner

اکابرین اسلام کے اقوال وفیصلہ جات پر ایک نظر

صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرنے والوں کی سزا کے متعلق فقہاء، ائمہ اور اساطین امت علماء کرام، سلف صالحین کے اقوال وفیصلہ جات۔

نمبر ۱:......امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

"ومن شتم اصحابه ادب وقال ایضاً من شتم واحدًا من اصحاب رسول الله ﷺ ابابكر او عمر اوعثمان او معاوية او عمرو بن العاص فان قال كانوا فى ضلالٍ قُتل، وان شتم بغير هذا من شاتمة الناس نكل نكالاً شديدًا"

ترجمہ: جو شخص صحابہ کرامؓ پر سبّ وشتم کرے تو اس کی تادیب کی جائیگی، اور جو شخص اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی ایک صحابی خواہ وہ حضرت ابوبکرؓ یا حضرت عمرؓ یا حضرت عثمانؓ یا حضرت معاویہؓ یا حضرت عمرو بن العاصؓ کے حق میں یہ کہے کہ یہ لوگ گمراہ تھے تو اسے قتل کیا جائے گا۔ اور اگر انہیں عام لوگوں کی گالیوں کی طرح برا بھلا کہے تو سخت سے سخت سزا دی جائیگی۔

(۱)......کتاب الشفاء از قاضی عیاضؒ (۲) شرح الشفاء، از ملا علی قاریؒ جلد نمبر ۲ ص ۵۵۶)
(۳) رسائل ابن عابدین الشامیؒ، جلد نمبر ۱ ص ۳۵۸)

امام مالک رحمہ اللہ کے فرمان کی وضاحت:

امام مالک رحمہ اللہ نے صحابہ کرامؓ کی شان میں ہر طرح کی گستاخی کو قابل سزا جرم قرار دیتے ہوئے گستاخی کی تین نوعیتیں اور ان کے مطابق الگ الگ سزاؤں کا بیان فرمایا ہے۔

گستاخی کی پہلی نوعیت:

گستاخی کی ایک نوعیت یہ ہے کہ کوئی شخص صحابہ کرامؓ میں سے کسی کو کافر، منافق،

گمراہ، مرتد، بے دین اور جہنمی نہیں کہتا، بلکہ صرف ان کا تذکرہ برائی کے ساتھ کرتا ہے اور صحابہ کرامؓ کو گالی دینا جائز بھی نہیں سمجھتا ہے بلکہ ان میں سے کسی پر کسی قسم کی تنقید کرتا ہے یا پھر محض ان کا تذکرہ برائی کے ساتھ کرتا ہے تو ایسی صورت میں اس گستاخ کی حوصلہ شکنی کی جائیگی اور اسے تادیب کی جائیگی، یعنی اس کو ایسی سزا دی جائیگی جس سے اس کو صحابہ کرامؓ کا ادب، اور مقام صحابیت کے احترام کا جذبہ پیدا ہو جائے اور وہ آئندہ کے لیے صحابہ کرامؓ کی برائی اور تنقید سے بچ جائے اور باز آ جائے۔

گستاخی کی دوسری نوعیت:

صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے کی دوسری نوعیت امام مالک رحمہ اللہ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ کوئی شخص نبی کریم ﷺ کے اصحابؓ میں سے کسی ایک صحابیؓ کی شان میں اس طرح گستاخی کرے کہ ان کو گمراہ کہہ دے، پھر خواہ وہ صحابی جن کی شان میں اس طرح سے گستاخی کی گئی ہو وہ مقام اور مرتبہ میں کسی بھی درجے کے کیوں نہ ہوں چاہے وہ حضرات خلفائے اربعہ ہوں یا وہ حضرت معاویہؓ یا حضرت عمرو بن عاصؓ ہوں بہر صورت ایسی گستاخی کرنے والے گستاخ کو قتل ہی کیا جائے گا۔

گستاخی کی تیسری نوعیت:

امام مالک رحمہ اللہ نے صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کی تیسری نوعیت اس طرح بیان فرمائی ہے کہ کوئی شخص صحابہ کرامؓ میں سے کسی کو کافر، منافق، مرتد یا گمراہ نہیں کہتا بلکہ عام لوگوں کی گالیوں کی طرح کسی صحابیؓ کو برا کہہ دیتا ہو اور اس گالی دینے اور برا کہنے کو جائز بھی نہ سمجھتا ہو اور پھر بھی ایسی گستاخی کر بیٹھتا ہے تو اس کی سزا شریعت اسلامیہ میں امام مالک رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق یہ ہے کہ اس کو سخت سزا دی جائے۔

خلاصہ کلام:......امام مالک رحمہ اللہ کے فرمان کے مطابق صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کسی بھی نوعیت کی ہو وہ قابلِ مؤاخذہ جرم ہے، جس کے ارتکاب پر سزا لازم ہے، ہاں گستاخی کی نوعیتوں کے اعتبار سے سزائیں مختلف ضرور ہیں۔ (غور سے سمجھیں)

Scanned by CamScanner

نمبر۲:......امام احمد بن حنبلؒ کا فرمان:

"وقال الميموني سمعت احمد يقول:مالهم ولمعاوية رضي الله عنه نسئل الله العافية وقال يا ابالحسن:اذا رأيت احداً يذكر اصحاب رسول الله ﷺ بسوء فاتهمه على الاسلام"

ترجمہ:......میمونی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ سیدنا معاویہؓ کی برائی کرتے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرتے ہیں، اور پھر مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے ابوالحسن! جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کا ذکر برائی کے ساتھ کر رہا ہے تو اس کے اسلام کو مشکوک اور متہم سمجھو۔

(الصارم المسلول ص۵۷۳، تحت فصل فی حکم سبّ اصحابه وسبّ اهل بيته)

امام احمد بن حنبلؒ کے فرمان سے حاصل ہونے والا فائدہ!

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اس قول سے واضح طور پر کسی بھی صحابیؓ کا ذکر برائی کے ساتھ کرنے والے کا اسلام مشکوک اور متہم ہونا معلوم ہو رہا ہے۔ یاد رکھیے! اس گستاخی سے مراد امام مالک رحمہ اللہ کے فرمان میں بیان کردہ گستاخی کی نوعیتوں میں سے پہلی اور تیسری نوعیت کی گستاخی ہے کہ کوئی شخص ایسی گستاخی کا مرتکب ہو کہ کسی صحابیؓ کو کافر، مرتد، منافق یا گمراہ وغیرہ نہ کہتا ہو اور نہ ہی صحابہؓ کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھتا ہو، لیکن پھر بھی اگر اس سے یہ حرکت صادر ہوگئی ہو کہ اس نے کسی صحابیؓ کا ذکر برائی کے ساتھ کر دیا، یا کسی صحابیؓ پر تنقید کر دی۔ تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ایسے شخص کے اسلام کو مشکوک قرار دے رہے ہیں، کیونکہ کسی بھی صحابیؓ کی شان میں معمولی سی گستاخی بھی اسلام کے دعوے کو مشکوک بنا دیتی ہے۔ لہٰذا اس کی پکڑ کی جائیگی، اس کو سزا دی جائیگی، یہ جرم قابل مواخذہ اور قابلِ سزا ہے"۔

نوٹ:......امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ صرف برائی کے ساتھ صحابیؓ کے تذکرے کو اس قدر سختی سے ناپسند کرتے ہیں اور ایسی گستاخی کرنے والے کے اسلام کو مشکوک قرار دیتے ہیں تو پھر سمجھ لینا چاہیے کہ گستاخی کی دوسری نوعیت کے بارے میں ان کا فیصلہ امام مالک رحمہ اللہ سے مختلف نہ ہوگا۔ جیسے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ایک دوسرے فرمان سے بالکل واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا فیصلہ:

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب "الصارم المسلول" میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا فیصلہ نقل فرماتے ہیں کہ!

"کسی کے لیے جائز نہیں کہ صحابہؓ کا ذکر برائی کے ساتھ کرے، کسی عیب یا نقص کے ذریعے ان پر اعتراض کرے، جس نے ایسا کیا اس کو سزا دینا واجب ہے، صحابہؓ کے بدگو (گستاخ) کو توبہ کا موقع دیا جائے اگر توبہ نہ کرے اور بدگوئی پر قائم رہے تو اسے اتنا مارا جائے کہ مرجائے یا پھر بدگوئی سے باز آجائے" (الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول ﷺ)

نمبر۳: اہل السنۃ والجماعۃ یعنی پوری امتِ مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ونظریہ!

امام طحاوی رحمہ اللہ اہل السنّت والجماعت کے عقائد پر مشتمل کتاب "عقيدة الطحاوية" میں پوری امتِ مسلمہ کا عقیدہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

"ونحب اصحاب رسول الله ﷺ ولا نفرط في حبّ أحدٍ منهم ولا نتبرء من أحدمنهم، ونبغض من يبغضهم وبغير الحق يذكرهم، ولا نذكرهم آلا بخير وحبّهم دين وايمان واحسان، وبغضهم كفر ونفاق وطغيان"

ترجمہ:......ہم اصحاب رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتے ہیں، اور ہم ان میں سے کسی کی محبت میں اس کے حق سے زیادہ نہیں بڑھتے اور نہ ہی ان میں سے کسی سے برأت کا اظہار کرتے ہیں، اور ہم اس سے بغض رکھتے ہیں جو ان (صحابہ کرامؓ)

Scanned by CamScanner

سے بغض رکھتا ہو اور جو ان کا اچھے انداز میں نام نہ لیتا ہو اور ہم صحابہ کرامؓ کا تذکرہ انتہائی محبت بھرے انداز میں کرتے ہیں، اور صحابہ کرام کی محبت دین، ایمان اور احسان (کی علامت) ہے اور ان سے بغض کفر، نفاق اور طغیان (سرکشی) ہے"۔

(عقیدۂ طحاویہ، مع اردو ترجمہ و عربی حاشیہ ص ۱۰۲، ص ۱۰۴، مکتبہ بیت العلم ٹرسٹ کراچی)

اُمّتِ مسلمہ کے متفقہ عقیدہ کی وضاحت:

عقیدہ طحاویہ نامی کتاب امام طحاوی رحمہ اللہ کی مشہور تصنیف ہے، جو پوری امت مسلمہ کے متفقہ عقائد و نظریات پر مشتمل ہے، اہل السنّت والجماعت سے وابستہ تمام مسالک کے لوگ چاہے وہ فقہ حنفی سے تعلق رکھنے والے ہوں یا فقہ مالکی، فقہ شافعی یا فقہ حنبلی سے منسلک ہوں، عرب و عجم میں سب کے ہاں یکساں طور پر عقائد کے موضوع پر یہی کتاب عقیدہ طحاویہ ایک سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس قدر متفق اور مشہور و مقبول کتاب میں پوری امت مسلمہ کا عقیدہ حضرات صحابہ کرامؓ کے بارے میں یہ بیان ہوا ہے کہ "ہم تمام صحابہؓ سے محبت رکھتے ہیں اور صحابہؓ میں سے کسی کی محبت میں زیادتی نہیں کرتے، یعنی کسی کی محبت میں ایسا غلو اور زیادتی کہ جس سے کسی دوسرے صحابیؓ کی تحقیر یا تنقیص ہوتی ہو۔ اور نہ ہی ہم صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک سے بھی برأت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں بلکہ جو لوگ صحابہؓ سے بغض اور نفرت رکھتے ہیں ہم ان لوگوں سے بغض اور نفرت رکھتے ہیں، اور اسی طرح جو لوگ صحابہ کرامؓ کا نام اچھے طریقے اور اچھے انداز میں نہیں لیتے ہم ان سے بھی بغض رکھتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کی محبت، دین، ایمان اور احسان ہے اور صحابہ کرامؓ سے بغض رکھنا کفر، منافقت اور سرکشی ہے۔

جی ہاں! ہم مسلمانوں کے نزدیک صحابہ کرامؓ سے بغض رکھنا کفر ہے، منافقت ہے اور دین سے سرکشی اور بغاوت ہے اور ہم ایسے تمام لوگوں سے بغض اور دشمنی رکھتے ہیں جو لوگ صحابہ کرامؓ سے بغض اور دشمنی رکھتے ہوں اور جو لوگ صحابہ کرامؓ کے نام اچھے انداز میں نہ لیتے ہوں اور ان کا تذکرہ اچھے انداز میں نہ کرتے ہوں اور ہم مسلمانوں کے نزدیک صحابہؓ کی محبت دین ہے ایمان ہے اور احسان یعنی نیکی ہے۔

متفقہ عقیدہ کے بعد اب صحابہ کرامؓ کے گستاخوں سے متعلق تردُّد کیوں؟

حضرات صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، سلف صالحینؒ، ائمہ مجتہدینؒ اور تمام علماء و مشائخ بلکہ پوری امت مسلمہ اور ملت اسلامیہ کا شروع سے لے کر اب تک صحابہ کرامؓ سے متعلق یہی عقیدہ تواتر کے ساتھ چلا آ رہا ہے، جس میں صحابہؓ کی محبت کو دین، ایمان اور نیکی کی علامت بتلایا گیا ہے اور صحابہ کرامؓ سے بُغض، نفرت اور دشمنی کو کفر، نفاق اور سرکشی یعنی بغاوت بتلایا گیا ہے، تو اب صحابہ کرامؓ سے بغض رکھنے والوں سے متعلق ذرہ برابر بھی تردّد رکھنے کی گنجائش کہاں باقی رہ جاتی ہے، ذرا سا غور و فکر کیا جائے تو معاملہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں متفقہ طور پر صحابہؓ کا دشمن کافر ہے۔ مسلمانوں کے ہاں اس میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ اور تردّد قطعاً نہیں ہے۔

نمبر۴: فقہ حنفیہ کا راجح قول:

حضرت مولانا عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ شرح عقائد کی شرح "نبراس" میں لکھتے ہیں! "صحابہ کرامؓ کو گالی دینے والے کے متعلق فقہاء حنفیہ کا اختلاف ہے، بعض کا فتویٰ ہے کہ شیخین (حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ) کو گالی دینے والے کو حد میں قتل کیا جائے اور اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور بعض نے کہا ہے کہ ارتداد میں قتل کیا جائے، اس صورت میں اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی اور بعض کہتے ہیں کہ قتل نہ کیا جائے بلکہ اس کو سنگین سزا دی جائے" (نبراس ۵۵۰)

نیز "دُرِّ مختار" میں "بحر الرائق"، "جوہرۃ نیرۃ" کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ!

"جس نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو گالی دی وہ کافر ہو گیا، اس کی توبہ بھی قابل قبول نہیں ہے، ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسی پر اہلسنت کا فتویٰ ہے"۔

Scanned by CamScanner

وضاحت:...... صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کے مرتکب کے بارے فقہاء حنفیہ کا جو اختلاف بتلایا گیا ہے وہ اختلاف صرف اس نوعیت کا ہے کہ سزا کونسی قسم کی دی جائے، ان کو ''حداً'' قتل کیا جائے یا پھر ''ارتداداً'' قتل کیا جائے، دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ ''حد'' کی صورت میں ان کی توبہ قبول ہوگی، اور ''ارتداد'' کی صورت میں توبہ قبول نہ ہوگی، البتہ بعض کی رائے یہ ہے کہ قتل نہ کیا جائے بلکہ اس کو سنگین اور سخت سزا دی جائے۔ فقہاء حنفیہ میں سزا کی نوعیت میں یہ تھوڑا سا اختلاف بیان ہوا لیکن ''فقہ حنفیہ'' کی ممتاز ترین کتاب ''درمختار'' میں ''بحرالرائق'' اور ''جوہرہ نیرہ'' کے حوالے سے جو قول بیان ہوا وہ قول فیصلہ کن ہے۔ جس کے مطابق صحابہؓ کے گستاخ کی سزا قتل ہے اور اس کی توبہ بھی قابل قبول نہیں ہے۔

امام ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسی پر اہلسنت کا فتویٰ ہے یعنی اختلاف کے بعد مختار اور مفتیٰ بہ قول یہی ہے لہٰذا واضح ہوگیا کہ تمام اہلسنت کے ہاں شیخین (حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ) کے گستاخ کی توبہ قابلِ قبول نہیں ہے''۔

نمبر۵: امام بخاریؒ کا فرمان:

"ماابالی صلیت خلف الجهمی والرافضی، ام صلیت خلف الیهود والنصاریٰ، ولایسلم علیهم ولا یعودون، ولاینا کحون، ولا یشهدون، ولا تؤ کل ذبائحهم"

ترجمہ:...... میں ایک جہمی یا رافضی (شیعہ) کے پیچھے نماز پڑھ لینے میں اور کسی یہودی اور نصرانی کے پیچھے نماز پڑھ لینے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔ نہ ان کو سلام کرنا چاہیے، نہ ان کے مریضوں کی عیادت کرنی چاہیے، نہ ان سے نکاح کرنا چاہیے، نہ ان کی شہادت (گواہی) قبول کرنی چاہیے، اور نہ ہی ان کا ذبیحہ کھانا چاہیے''۔

(بحوالہ: اکفار الملحدین مع اردو ترجمہ از مولانا ادریس میرٹھی رحمہ اللہ ص ۱۷۰، ص ۱۷۱)

......(ناشر مکتبہ لدھیانوی کراچی)......

امام بخاریؒ کے نزدیک یہودی، عیسائی اور شیعہ میں کوئی فرق نہیں ہے:

امام بخاری رحمہ اللہ واضح طور پر فرماتے ہیں کہ کسی جہمی یا کسی شیعہ کے پیچھے نماز پڑھ لینے اور اسی طرح کسی یہودی اور کسی عیسائی کے پیچھے نماز پڑھ لینے میں میرے نزدیک کوئی فرق نہیں ہے، ظاہر بات ہے امام بخاری رحمہ اللہ اس فرمان سے فرقہ جہمیہ اور شیعہ کے کفر کو بیان فرما رہے ہیں کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ ان کو سلام کرے یا ان کے مریض کی عیادت کرے اسی طرح ان سے نکاح و مناکحت بھی جائز نہیں ہے اور ان کی گواہی کو قبول کرنا بھی درست نہیں ہے اسی طرح ان کا ذبح کیا ہوا گوشت کھانا بھی حلال نہیں ہے۔

بات بالکل واضح ہوگئی کہ جہمی ہوں یا شیعہ ہوں، امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک یہ بدترین کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں، ذرا غور فرمائیں کہ جب سلام ممنوع ہوا، مریضوں کی عیادت تک کی اجازت نہ ہوئی، ان سے رشتہ نکاح و مناکحت حرام ہوا، اور ان کی گواہی قابلِ قبول نہ ہوئی اور ان کے ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت کھانا حلال نہ ہوا، تو اب ان لوگوں سے کسی بھی سطح پر اتحاد کرنا کیسے جائز ہوسکتا ہے......؟

ان کے ساتھ تعلق رکھنا، یا کسی بھی عنوان سے ان کو اپنے ساتھ ملانے یا ان کے ساتھ میل جول رکھنے کی اجازت کیسے ہوسکتی ہے، اور پھر یہ سب کچھ ہو بھی دین کے نام اور عنوان سے۔ ذرا سوچیے یہ کیسے جائز اور درست ہوسکتا ہے......؟ کیا ان شیعوں سے بڑا کافر بھی کوئی ہے کہ ان کو چھوٹا دشمن سمجھنے کے فریب میں مبتلا ہوکر بڑے دشمن کا مقابلہ کرنے کے عنوان سے ان کے ساتھ اتحاد کرنا یا ان کو ساتھ رکھنا جائز ہوسکے......؟

نمبر۶: تیسری صدی ہجری کے مشہور بزرگ اور امام ابوزرعہ رازیؒ کا فرمان:

"اذارأیت الرجل ینتقص احدامن اصحاب رسول اللہ ﷺ فاعلم انہ زندیق"

ترجمہ:...... جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو کہ وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی

کی تنقیص کر رہا ہے تو تم جان لینا کہ وہ یقیناً زندیق ہے"

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد نمبر ا ص ۱۰، بحوالہ بینات ص ۱۵۶)

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد نمبر ا ص ۲۲، ثناء اھل العلم علی الصحابہؓ)

امام ابوذرعہ رازی رحمہ اللہ کا دوٹوک فیصلہ:

کہ جو شخص صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک کی شان میں تنقیص کرے، ان کی برائی کرے تو پھر جان لو کہ یہ شخص یقیناً زندیق ہے۔

نوٹ:......زندیق تمام اقسام کفر میں سے سب سے گندے، غلیظ ترین اور بدترین کافروں کو کہا جاتا ہے، جس کا حکم شریعتِ اسلامیہ میں یہ ہے کہ اس کو قتل کیا جائے گا اور اس کو توبہ کا موقع نہیں دیا جائیگا، یعنی گرفت اور قابو میں آنے سے پہلے پہلے اگر از خود توبہ کر لیتا ہے تو توبہ قبول کر لی جائیگی ورنہ گرفت اور قابو میں آجانے کے بعد اس کی توبہ کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائیگا بلکہ ہر حال میں قتل ہی کیا جائیگا۔

نمبر ۷: علامہ زین ابن نجیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں!

علامہ زین ابن نجیم اپنی مشہور و معروف کتاب "الاشباہ والنظائر" کی کتاب السیر میں لکھتے ہیں کہ "جو بھی کافر اپنے کفر سے توبہ کر لے اس کے لیے دنیا و آخرت کی معافی ہے، لیکن جو لوگ اس بناء پر کافر قرار پائے ہوں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو برا کہا تھا یا شیخین (حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ) کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو برا کہا تھا، سحر کاری (جادوگری) کے مرتکب ہوئے تھے، یا زندقہ میں مبتلاء تھے اور پھر توبہ کرنے سے پہلے ان کو گرفتار کر لیا گیا ہو تو اب اگر وہ توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور ان کو معافی نہیں ملے گی"

(الاشباہ والنظائر، کتاب علامہ زین ابن نجیم)

(بحوالہ مظاہر حق (جدید) شرح اردو مشکوٰۃ شریف جلد پنجم ص ۶۲۹)

وضاحت:......علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ یہاں پر کفار کی ایسی غلیظ ترین اقسام کو بیان فرما رہے ہیں کہ جو عام کفار کے مقابلے میں کہیں زیادہ بدترین کافر ہوتے ہیں جن کی توبہ گرفت میں

آجانے کے بعد بھی قابلِ قبول نہیں ہوتی، یعنی قابو میں آجانے کے بعد وہ توبہ کریں یا نہ کریں ان کو کسی صورت میں معافی نہیں ملے گی بلکہ ہر حال میں قتل ہی کیے جائیں گے، یہ وہ کفار ہیں جن کو مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر کافر قرار دیا گیا ہو۔

(۱)......نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہو کر کافر ہونے والے۔

(۲)......حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ، یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرنے کی بناء پر کافر ہونے والے۔

(۳)......جادوگر۔

(۴)......زندیق۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر کافر ہونے والوں کے متعلق حکم یہی ہے کہ گرفت اور قابو میں آجائیں تو ان کو نہ ہی توبہ کا موقع دیا جائیگا اور نہ ہی ان کی توبہ کا قطعاً کوئی اعتبار ہوگا بلکہ توبہ کریں یا نہ کریں ہر حال میں قتل ہی کیے جائیں گے۔

نوٹ:......امام شامی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق احناف کے ہاں فتویٰ اسی قول پر ہے۔

مقام عبرت:......عیسائی، یہودی، ہندو، مجوسی بلکہ دنیا کے تمام کھلے ہوئے کافر اگر توبہ کر لیں تو ان کی توبہ قابلِ قبول ہے اور ان کے لیے دنیا و آخرت میں معافی ہے، لیکن نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والوں، یا اسی طرح حضرات شیخین (حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ) کے گستاخوں کی توبہ جب کہ وہ گرفت میں آگئے ہوں ہرگز قابلِ قبول نہیں اور ان کے لیے نہ دنیا میں معافی ہے اور نہ ہی آخرت میں معافی ہے۔

دعوتِ فکر......!

ذرا نظر انصاف کر کے بتائیں کہ کیا اب بھی شیعہ کو چھوٹا دشمن سمجھا اور کہا جا سکتا ہے؟!!

جب کہ شیعہ نبی کریم ﷺ، حضرات شیخینؓ اور امہات المؤمنین ازواج مطہراتؓ بلکہ تمام صحابہ کرامؓ کے نہ صرف گستاخ ہیں بلکہ تمام صحابہ کرامؓ کی تکفیر کرتے ہیں، صحابہ کرامؓ

Scanned by CamScanner

کو گالیاں دینا، ان پر لعنت کرنا اور انہیں کافر، منافق، مرتد اور جہنمی اور لعنتی کہنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے اور گردانتے ہیں اور یہ سب کچھ نہ صرف جائز سمجھ کر بلکہ عبادت اور باعثِ اجر و ثواب سمجھ کر کرتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

کیا اب بھی شیعہ چھوٹا دشمن ہے......؟

کیا اب بھی شیعہ کے خلاف جنگ خلاف مصلحت ہے......؟

کیا اب بھی عیسائیوں، یہودیوں، ہندو اور مجوسیوں کے خلاف جنگ کرنے کے لیے شیعہ کو چھوٹا دشمن سمجھ کر اپنے ساتھ ملایا جا سکتا ہے یا ان سے اتحاد کا تصور کیا جا سکتا ہے......؟

امت مسلمہ کے زعماء، علماء، مفتیانِ کرام اور مجاہدینِ اسلام کو دعوتِ غور و فکر ہے کہ خدارا قرآن و سنت کی روشنی میں احکام شریعت پر نظر فرما کر تھوڑا سا غور کریں تو مندرجہ بالا تمام سوالات کے جوابات بالکل واضح ہو جائیں گے کہ شیعہ تو عیسائیوں، یہودیوں، ہندوؤں، سکھوں، مجوسیوں اور کائنات میں بسنے والے تمام کافروں سے بڑا کافر اور بڑا دشمن اسلام ہے اسے چھوٹا دشمن سمجھنا نادانی اور کھلی حماقت بلکہ دین، ایمان، اسلام کے نقصان کے سوا کچھ نہیں ہے اسی طرح شیعت کے خلاف لڑنا قوت کو ضائع کرنا نہیں بلکہ اللہ کے حکم پر عمل پیرا ہونا اور دین، ایمان، قرآن، کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد بلکہ تمام احکام اسلام کو ضائع ہونے سے بچانا ہے، اسی طرح شیعت کیخلاف جنگ کرنا خلاف مصلحت نہیں بلکہ عین قرینِ مصلحت ہے اور اسی طرح شیعت کیخلاف ہونیوالی جنگ فرقہ واریت اور فساد نہیں بلکہ عین اسلامی فریضہ اور جہاد اکبر ہے اور اسی طرح عیسائیوں، یہودیوں، ہندوؤں، سکھوں، مجوسیوں کے خلاف جنگ کی عظیم الشان غرض سے بھی ان شیعوں کے ساتھ اتحاد کا تصور کرنا بھی ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہ کا ارتکاب ہے اور اگر خدانخواستہ ان شیعوں کے لیے دل میں نرم گوشہ پیدا ہو گیا تو پھر اپنے ایمان کے ضیاع، نقصان اور خسارے کا شدید خطرہ ہے۔

نوٹ:......اگر کسی کی نظر میں شیعت کی خباثت اور زندقہ پر کسی باطل تاویل کا پردہ پڑا ہوا

ہے تو اس کی فکر و نظر کی درستگی کے لیے امام المعقول والمنقول کا وضاحتی فرمان پیش کیا جاتا ہے۔

نمبر۸:...... امام المعقول والمنقول حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا وضاحتی فرمان!

"یاد رکھیے! تاویلیں دو قسم کی ہوتی ہیں، ایک وہ تاویل جو قرآن و حدیث کی کسی نص اور اجماع امت کے مخالف نہ ہو، دوسری تاویل وہ ہوتی ہے جو کسی نصِ قطعی یا اجماع امت کے منافی اور مخالف ہو، ایسی تاویل کرنا ہی الحاد اور زندقہ ہے۔ چنانچہ ہر وہ شخص جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رؤیت (دیدار) کا یا عذابِ قبر کا، یا منکر و نکیر کے سوال و جواب کا، یا صراط، حساب اور جزاء اعمال وغیرہ کا انکار کرے، خواہ یہ کہے کہ میں ان (احادیث کو صحیح اور) ان کے راویوں کو ثقہ نہیں مانتا، خواہ یہ کہے کہ راوی تو ثقہ ہیں مگر یہ احادیث مؤول ہیں اور تاویل ایسی بیان کرے جو نہ صرف غلط اور فاسد ہو بلکہ اس سے قبل کبھی نہ سنی گئی ہو تو وہ زندیق ہے، اسی طرح جو شخص مثلاً شیخینؓ یعنی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے متعلق کہے کہ یہ جنتی نہیں ہیں حالانکہ ان دونوں حضرات (ابو بکرؓ و عمرؓ) کے حق میں بشارات جنت کی حدیثیں حدِ تواتر کو پہنچ چکی ہیں یا یوں کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ضرور ہیں لیکن اس کے معنی صرف یہ ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کسی کو نبی کے نام سے موسوم نہ کیا جائے (یعنی کسی کو نبی نہ کہا جائے) باقی نبوت کی حقیقت یعنی کسی انسان کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے مخلوق کی ہدایت کے لیے مبعوث ہونا، اس کی اطاعت کا فرض ہونا، اس کا گناہوں سے معصوم ہونا اور اجتہادی امور میں غلطی پر قائم رہنے سے محفوظ ہونا اور اس کے علاوہ خصائص نبوت یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اماموں کے لیے ثابت اور محقق ہیں، تو یہ شخص بھی قطعاً زندیق ہے اور تمام حنفی، شافعی علمائے متأخرین ایسے شخص کے کفر اور قتل پر متفق ہیں"۔

(۱) (اکفار الملحدین مع اردو ترجمہ از مولوی ادریس میرٹھی ص ۱۸۴ و ص ۱۸۵، ناشر مکتبہ لدھیانوی کراچی)

(۲) (تفہیمات الٰہیہ ص ۲۴۴ بحوالہ بینات ص ۸۷)

(۳) (مسوّیٰ شرح مؤطا جلد دوم، بحوالہ بینات ص ۹۱)

Scanned by CamScanner

محدث اعظم بامام المعقول والمنقول شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی وضاحت پر ایک نظر!

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمام حنفی اور شافعی علمائے متاخرین ایسے شخص کے کفر اور قتل پر متفق ہیں جو شخص حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے متعلق یہ کہے کہ وہ جہنمی ہیں (معاذ اللہ) اور اسی طرح جو شخص یہ کہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء تو مانتا ہے، لیکن اس کی تاویل اس طرح بیان کرتا ہے کہ خاتم الانبیا ہونے کے معنیٰ صرف یہ ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی نہیں کہا جا سکتا البتہ باقی نبوت کی حقیقت اور خصوصیات کو آپ ﷺ کے بعد اماموں کے لیے بھی ثابت کرتا ہو اور محقق مانتا ہو چونکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے متعلق جنت کی بشارات اور خوشخبری والی احادیث تواتر کے ساتھ موجود ہیں اور اس پر امت کا اجماع بھی منعقد ہو چکا ہے اس لیے اب جو شخص ایسی بات کرے گا اگرچہ وہ کسی تاویل کے ذریعہ ہی کیوں نہ کہے، نصِ قطعی اور اجماعِ امت کے خلاف بات ہو گی جو کہ الحاد اور زندقہ ہے، اسی طرح خاتم الانبیاء کی اصطلاح بھی بذریعہ اجماعِ امت متعین ہے، لہٰذا نبی کریم ﷺ کو خاتم الانبیاء ماننے کا دعویٰ کرنے والا اگر خصوصیاتِ نبوت میں سے کسی ایک بھی خصوصیت کو آپ ﷺ کے بعد کسی امام یا شخص کے لیے ثابت کرتا ہو یا محقق مانتا ہو تو وہ شخص بھی ملحد اور زندیق ہے۔

خصوصیاتِ نبوت:

یعنی کسی انسان کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے مخلوق کی ہدایت کے لیے مبعوث ہونا، اس کی اطاعت کا فرض ہونا، اس کا گناہوں سے معصوم ہونا، اور اس کا اجتہادی امور میں غلطی پر قائم رہنے سے محفوظ ہونا، اس پر وحی کا آنا، کسی بھی چیز کو اللہ کی مرضی سے حلال یا حرام بتانے کا اختیار ہونا وغیرہ وغیرہ۔

شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی بھی طرح (یعنی کسی بھی تاویل سے یا بغیر کسی تاویل کے) ان تمام خصوصیاتِ نبوت میں سے کسی بھی خصوصیت کو آپ ﷺ کے بعد

کسی اور کے لیے بھی ثابت اور محقق مانتا ہو تو ایسا شخص قطعاً یقیناً ملحد اور زندیق ہے اور تمام حنفی اور شافعی علمائے متاخرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا شخص کافر اور واجب القتل ہے۔

نوٹ:...... یہ بات کسی سے ڈھکی اور چھپی ہوئی نہیں ہے کہ "شیعہ" نبی کریم ﷺ کو خاتم الانبیاء تسلیم کرنے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور تمام خصوصیات نبوت کو ایک نہیں بلکہ "بارہ اماموں" کے لیے ثابت اور محقق مانتے ہیں اور اسی طرح حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو جہنمی بھی "شیعہ" ہی کہتے ہیں (شیعہ کتب کے حوالہ جات کے لیے راہزن کی پہچان اور تاریخی دستاویز کی طرف رجوع فرمائیں) لہٰذا محدث اعظم امام المعقول والمعقول حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے فیصلہ فرما دیا کہ باوجود تاویل کے شیعہ نہ صرف کافر، ملحد اور زندیق ہیں بلکہ تمام حنفی اور شافعی علمائے متاخرین ان کے قتل پر متفق ہیں۔

نمبر۹: فنِ رجال کے مشہور امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ!:

"جو شخص گالیاں بکتا ہوا حضرت عثمانؓ تک پہنچ جائے وہ سخت سزا کا مستحق ہے کسی بھی صحابیؓ کو گالی دینے والا دجال ہے، اس کی حدیث نقل نہ کی جائے، اس پر اللہ اور فرشتوں کی لعنت ہو"۔

وضاحت: فنِ رجال کے انتہائی مشہور و معروف صاحب الرائے امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اپنے مخصوص فنی انداز کے پیش نظر واضح طور پر کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو گالی دینا قابل سزا جرم ہے اور کسی بھی صحابیؓ کو گالی دینے والا دجال ہے اس پر اللہ اور فرشتوں کی لعنت ہو۔

ایک ضروری وضاحت اور ایک مغالطے کا ازالہ......!

یہاں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اب تک بیان ہونے والے حوالہ جات و اقوال کی اصل یہ ہے کہ یہ تمام اقوال ان لوگوں کے بارے میں ہیں جو لوگ تمام ضروریات دین کے ماننے والے اور دیگر تمام اسلامی احکام و عقائد کی پابندی کرنے والے ہیں اور صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کو جائز بھی نہیں سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود اگر وہ صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کر بیٹھے ہوں، تو شریعت اسلامیہ میں ایسے

Scanned by CamScanner

لوگوں کا کیا حکم ہے، مذکورہ بالا حوالہ جات اور اقوال میں ایسے لوگوں کے بارے احکامات بیان ہوئے ہیں۔

اس موقع پر اکثر و بیشتر لوگ بلکہ اہل علم طبقہ بھی اس مغالطہ اور غلط فہمی میں مبتلاء ہو جاتا ہے کہ یہ احکامات شیعوں سے متعلق ہیں یعنی صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرنے والوں کے متعلق جو احکامات ہیں شیعوں سے متعلق بھی یہی احکامات ہوں گے! جب کہ ایسا بالکل نہیں ہے بلکہ شیعوں کے متعلق جو احکامات ہیں وہ ان احکامات سے الگ ہیں ذیل میں ہم اسی غلط فہمی اور مغالطے کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں۔

یاد رکھیں! پوری امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھنے والا کافر و مرتد اور واجب القتل ہے اور شیعہ عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ ''صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینا، ان پر لعنت کرنا، ان کو جہنمی کہنا، ان کو کافر، منافق اور مرتد کہنا نہ صرف جائز بلکہ اہم عبادت ہے اور مذہب شیعہ میں اس عبادت کو سرانجام نہ دینے والوں کے لیے وعیدیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ نیز اس کے علاوہ دیگر کئی عقائد و نظریات مذہب شیعہ کے واضح کفر، ارتداد، الحاد اور زندقہ پر مشتمل ہیں۔ مثلاً (۱) عقیدۂ بداء (۲) عقیدۂ امامت (جس کے ضمن میں ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے) (۳) عقیدۂ تحریف قرآن (۴) عقیدۂ رجعت (یعنی قیامت سے پہلے قیامت کا قائم ہونا جو کہ شیعہ عقائد کے مطابق ان کے بارہویں امام کے ظاہر ہونے کے بعد ہوگی)۔ (۵) سوائے چار حضرات کے بقیہ تمام صحابہ کرامؓ کی تکفیر کا عقیدہ (۶) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانا اور تمام صحابہ کرامؓ پر لعنت کرنا اور گالیاں دینے کو عبادت کا درجہ دینا وغیرہ وغیرہ۔

ان عقائد و نظریات کے حامل گروہ کے کفر، الحاد، ارتداد، زندقہ اور اس کے قتل پر تو پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔

لہٰذا: شیعوں کا معاملہ عام گستاخ سے مختلف ہے اسی بناء پر اگر کسی مقام میں عام گستاخ کی سزا کی کیفیت کے بارے میں علماء کا اختلاف مذکور ہوا ہے تو اس کو شیعوں کے

معاملے میں علماء کا اختلاف ہرگز نہ سمجھا جائے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ شیعوں کے تمام عقائد و نظریات اول تا آخر غلاظت ہی غلاظت اور دین دشمنی کی بنیاد پر مبنی ہیں، چنانچہ یہ راہزنوں کا وہ ٹولہ ہے جو دین اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اہل قبلہ، کلمہ گو اور مؤمن کہلوا کر، حضرت علی المرتضیٰؓ حضرات حسنین کریمینؓ اور اہل بیتؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا نعرہ لگا کر نہ صرف مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ زنی میں مصروف ہے، بلکہ دین اور اسلام کی بنیادوں پر نقب زنی کر کے پوری عمارتِ اسلام کو زمین بوس کرنے کی ناپاک کوششوں میں انتہائی عیاری، مکاری اور چابکدستی کے ساتھ سرگرم عمل ہے، جس کسی نے بھی شیعہ عقائد و نظریات کا تھوڑا سا مطالعہ کیا ہو اور تھوڑی سی معلومات حاصل کی ہوں تو وہ اسی نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ مذہب شیعہ اول تا آخر دین کیخلاف ایک سازش کا نام ہے پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ ان خطرناک دشمنوں کو عام گستاخوں کے احکامات میں داخل سمجھا جائے اور کسی غلط فہمی میں مبتلاء ہو کر عام گستاخوں کے بارے میں علماء کے اختلافی اقوال کو شیعوں کے بارے میں علماء کا اختلاف قرار دیا جائے بلکہ امت مسلمہ کا ہمیشہ سے اتفاق ہے کہ ایسے غلیظ عقائد و نظریات کی بناء پر شیعہ نہ صرف کافر، مرتد اور زندیق ہیں بلکہ فوری واجب القتل ہیں نیز ان کے خلاف جنگ جہاد اکبر ہے، یہی وجہ ہے کہ شیعوں کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح فرامین کتب احادیث میں موجود ہیں اور خود حضرت علی المرتضیٰؓ کے خطبات اور اپنے دور خلافت میں صادر کیے ہوئے فیصلہ جات اور ہر دور کے اکابرین اور مشاہیر علماء امت، ائمہ مجتہدین علماء و مشائخ اور اساطین امت بزرگان دین کے اقوال اور فیصلہ جات خاص الخاص شیعوں کے متعلق احکامات کو بیان کرنے کے سلسلہ میں موجود ہیں چنانچہ اب ہم ذیل میں اس مضمون کے حوالہ جات اور اقوال پیش کرتے ہیں جو صرف شیعوں کے احکامات پر خاص الخاص مشتمل ہیں۔ یعنی ان راہزنوں کا علاج ہیں تاکہ قارئین اور اہل نظر و فکر خود فیصلہ کر لیں کہ بات بالکل واضح ہے کہ اب تک پیش کیے جانے والے احکامات عام گستاخان صحابہؓ کے بارے میں تھے اور اس کے بعد پیش کیے جانے والے احکامات خاص شیعہ زندیقوں کے بارے میں مخصوص ہیں۔

Scanned by CamScanner

خبردار! لہٰذا خبردار ان عام گستاخوں کی سزا کی کیفیت کے بارے میں پائے جانے والے علماء کے اختلاف کو آڑ بنا کر کوئی شیعت کے خلاف ہونے والی جنگ کو خلاف مصلحت یا بلاوجہ کی شدت نہ سمجھے بلکہ یہ عین مطابق شریعت ان راہزنوں کا درست علاج ہے، اللہ پاک سب کو سمجھنے کی اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شیعوں سے جنگ و قتال کے حکم پر مبنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ حضرت علی المرتضیٰؓ سے مروی احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

(۱)...... یاابا الحسن امالنت وشیعتك فی الجنة وان قوماً یزعمون انهم یحبونك ...... یصغرون الاسلام ثم یلفظونهٗ یمرقون منهٗ کما یمرق السهم من کبد القوس، لهم نبز یقال لهم الرافضیة، فان ادرکتهم فاقتلهم فانهم مشرکون۔ رواه الدارقطنی۔

اے ابوالحسنؓ! تم اور تیرا گروہ جنت میں ہونگے، ایک قوم یہ دعویٰ کرے گی کہ وہ تم سے محبت کرتے ہیں، اسلام کی تحقیر کریں گے، اس (اسلام) سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، ان کی علامت ہے کہ انہیں "رافضیہ" کہا جائیگا، اگر تم ان کو پالو تو انہیں قتل کر دینا کیونکہ یہ مشرک ہوں گے۔ (دارِ قطنی نے اسکو روایت کیا)

(۲) "وروی ایضاً عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، انه قال سیأتی بعدی قوم لهم نبز یقال لهم الرافضیة، ان ادرکتهم فاقتلهم فانهم مشرکون، قال: قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما العلامة، قال: یفرطونك بما لیس فیك ویطعنون علیٰ السلف،

(۳)...... واخرج الدار قطنی من طریق اخر نحوه وزاد فیه ینحلون حبنا اهل البیت، لیسوا کذالك وایة ذٰلك انهم یسبون ابابکر و عمر"

نیز علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! میرے بعد عنقریب ایک قوم آئے گی، انہیں رافضیہ کہا جائیگا، اگر تم ان کو پاؤ تو قتل کر دینا، وہ مشرک ہوں گے، (حضرت علیؓ) کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ تیری تعریف میں وہ باتیں لائیں گے جو تجھ میں نہیں، اور سلف پر طعن کریں گے۔

"ایک دوسری سند سے بھی دار قطنیؒ نے اسی طرح روایت کیا ہے البتہ اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ وہ اہل بیت کی محبت کے مدعی ہوں گے، حالانکہ ایسے ہوں گے نہیں، ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو گالیاں دیں گے"۔

(۴)...... واخرج ایضاً من طریق اخر عن فاطمة الزهراء وامّ سلمة رضی اللہ عنهما، نحوه" (دارِ قطنیؒ) یہی حدیث ایک اور سند سے بروایت فاطمہ زہراؓ اور ام سلمہؓ اسی طرح روایت کرتے ہیں"

(۵)...... وعن علیؓ انهٗ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلك علیٰ عمل اذا فعلته کنت من اهل الجنة، سیکون بعد اقوام یقال لهم الرافضة اذا ادرکتهم فاقتلهم فانهم مشرکون، قال علیؓ قلت ماعلامة ذٰلك قال انهم یسبّون ابابکرؓ و عمرؓ، رواه الطبرانی والبغوی" "اور حضرت علیؓ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھے ایک عمل بتاتا ہوں جب تم اس کو کرلو گے اہل جنت سے ہو جاؤ گے میرے بعد ایک قوم آئے گی، انہیں رافضہ کہا جائے گا، جب تو انہیں پائے تو قتل کردے، کیونکہ وہ مشرک ہوں گے، علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا، ان کی نشانی کیا ہے، فرمایا کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو گالیاں دیں گے۔ (اس حدیث کو طبرانیؒ اور بغویؒ نے روایت کیا ہے"

(۶)...... "وعن علیؓ انهٗ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یکون فی امتی قوم یسمون الرافضیة یرفضون الاسلام رواه البیهقی"۔ (وایضاً مسند احمد، جز ثانی ص ۸۸)

نیز حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں ایک قوم ہوگی جنہیں رفضیہ کہا جائے گا وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے (پھینک دیں گے) اس روایت کو بیہقی نے نقل کیا ہے۔ (اور اسی طرح مسند احمد جلد نمبر ۲ ص ۸۸ پر بھی اس حدیث کو نقل کیا گیا ہے)

(۷)...... وروی البغوی فی المعالم، عن علیؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ان سیرتك ان تکون من اهل الجنة فان قوماً ینتحلون حُبّك یقرؤن القران لایجاوز تراقیهم نبزهم الرافضة، فان ادرکهم فجاهد هم فانهم مشرکون"

"اور بغوی رحمہ اللہ نے معالم میں حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے، حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تیری سیرت اہل جنت کی ہے، ایک قوم جو تیری محبت کا دعویٰ کریگی، قرآن پڑھیں گے مگر وہ (قرآن) ان کے حلق کے نیچے نہ اترے گا وہ رافضہ ہیں اگر تو ان کو پائے تو ان سے جہاد کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے"

(۸)...... وروی الهروی عن ابراهیم بن حسن بن علی بن ابی طالب عن ابیه عن جده قال: قال رسول اللہ ﷺ: یظهر فی امتی فی اخر الزمان قوم یسمون الرافضیة یرفضون الاسلام"

"اور ہروی، ابراہیم بن حسنؓ بن علیؓ بن ابی طالب سے وہ اپنے باپ سے اور وہ اس کے دادا سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! آخر زمانہ میں میری امت میں ایک قوم ظاہر ہوگی رافضیہ نام دیئے جائیں گے، وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے" (یہ روایت مسند بزار ص ۱۶۶ پر بھی نقل کی گئی ہے)

نوٹ:...... مذکورہ بالا تمام احادیث کو قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتیؒ صاحب تفسیر مظہری نے اپنی کتاب السیف المسلول میں جمع کر دیا ہے چنانچہ السیف المسلول کے اردو ترجمہ شدہ کتاب کے صفحہ نمبر ۵۱۶ تا ص ۵۱۹ پر یہ تمام احادیث یکجا دیکھی جا سکتی ہیں، (السیف المسلول از قاضی ثناء اللہ پانی پتی، اردو ترجمہ مولانا محمد رفیق اثری، ناشر فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی احادیث نبویہ ﷺ

(۱)...... عن ابن عباسؓ قال کنت عند النبی ﷺ وعنده علیؓ فقال النبی (ﷺ) یا علیؓ سیکون فی امتی قوم ینتحلون حب اهل البیت لهم نبزٌ یسمون الرافضة قاتلوهم فانهم مشرکون۔ (مجمع الزوائد جلد نمبر ۱ ص ۲۱)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا اور علیؓ بھی وہاں موجود تھے، نبی ﷺ نے فرمایا! اے علیؓ: میری امت میں ایک گروہ ہوگا جو اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کریگا، انہیں رافضہ کہا جائیگا، ان سے قتال کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے"۔

(۲)...... عن ابن عباسؓ...... قال النبی ﷺ: یکون فی اخر الزمان قوم ینبذون یقال لهم الرافضة یرفضون الاسلام ویلفظونهٗ قاتلوهم فانهم مشرکون (مجمع الزوائد جلد نمبر ۱ ص ۲۲)

بحوالہ ابن عباسؓ...... نبی ﷺ نے فرمایا! آخر زمانہ میں ایک قوم ہوگی جو صحابہؓ کے بارے میں بدگمانی کیا کریگی ان کو رافضہ کہا جائیگا وہ اسلام کو پھینک دیں گے، تم ان سے جنگ کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔

Scanned by CamScanner

دیگر صحابہ کرامؓ سے مروی چند احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) وعن فاطمة الزهراءؓ قالت نظر النبی ﷺ الیٰ علیؓ فقال: هٰذا فی الجنة وان من شیعة قوماً یرفضون الاسلام لهم نبز یسمون الرافضیة یا علیؓ اذا ادرکتهم فاقتلهم فانهم مشرکون، رواه الطبرانی والبغوی"

سیدہ فاطمہ زہراؓ، فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے علیؓ کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ یہ جنتی ہے، اسکے شیعہ (گروہ) میں ایک قوم ہے جو اسلام کو ترک کر دیں گے، ان کا نام رافضیہ ہوگا۔ اے علیؓ: جب تو انہیں پائے تو قتل کر دینا، کیونکہ یہ مشرک ہوں گے، اس روایت کو طبرانی اور بغوی نے نقل کیا ہے"۔

(۲)......"وروی الحافظ ابو موسیٰ المدینی والحافظ رضی الدین احمد بن اسمٰعیل بن یوسف بن الحاکم عن ابن عمرؓ عن النبی ﷺ انه قال لعلیؓ، یا علیؓ: انت فی الجنة، وسیکون بعدی قوم یقال لهم الرافضة فاذا ادرکتهم فاقتلهم فانهم مشرکون، فقال علیؓ، یارسول الله، وماعلامة هٰؤلاء قال علیه السلام لایرون الجمعة والجماعة ویشتمون ابابکرؓ وعمرؓ"

حافظ ابوموسیٰ المدینی اور حافظ رضی الدین احمد بن اسمٰعیل بن یوسف بن حاکم، بروایت ابن عمرؓ نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے علیؓ سے کہا کہ تو جنتی ہے میرے بعد ایک قوم ہوگی انہیں رافضہ کہا جائیگا، جب تو انہیں پائے تو قتل کر دینا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے، علیؓ نے کہا کہ یارسول اللہ (ﷺ) ان کی نشانی کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ جمعہ اور جماعت کے قائل نہ ہوں گے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو گالیاں دیں گے"

(۳)......واخرج الطبرانی والحاکم والمحاملی عن عویم بن ساعدة

قال: قال رسول الله ﷺ ان الله اختارلی اصحاباً وجعل فیهم وزراء وانصارا واصهارا، فمن سبّهم فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین۔

طبرانیؒ، حاکمؒ اور محاملیؒ، عویم بن ساعدہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دوست (اصحاب) پسند فرمائے، ان میں وزیر، مددگار اور خاندان سسر بنائے، جو ان کو گالی دیگا اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور جملہ انسانیت کی لعنت ہے" (مستدرک حاکم میں یہ روایت جلد نمبر ۳ ص ۶۳۲ پر ہے)

نوٹ:...... مذکورہ بالا تین احادیث بھی صاحب تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ کی کتاب السیف المسلول کے شائع شدہ اردو ترجمہ کے ص ۵۱۸، ص ۵۱۹ پر دیکھی جا سکتی ہیں۔

نیز ابن عدی نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بطریق مرفوع نقل کیا ہے!

اِنَّ اَشْرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَ ؤُهُم عَلیٰ اَصْحَابِیْ

بلاشبہ میری امت کے سب سے برے لوگ وہ ہیں جو میرے صحابہؓ کے بارے میں گستاخ ہیں ایک اور حدیث مرفوع میں ہے! "یکون فی اٰخر الزمان قوم یسمون الرافضة یرفضون الاسلام فاقتلوهم فانهم مشرکون"

ترجمہ: آخر زمانہ میں ایسی قوم ہوگی جس کو رافضی کہا جائیگا، یہ لوگ اسلام کے تارک ہونگے پس تم ان کو قتل کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے" ایک اور روایت میں یوں فرمایا گیا ہے!

وینتحلون حبّ اهل البیت ولیسوا کذالك وایة ذلك انهم یسبّون ابابکرؓ و عمرؓ

ترجمہ: اور وہ لوگ اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کریں گے، حالانکہ وہ ایسے نہیں ہوں گے، ان لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو گالیاں دیں گے"

(مظاہر حق (جدید) شرح اردو مشکوٰۃ شریف، جلد پنجم ص ۶۴۸)

وضاحت:...... اصدق الصادقین خاتم المعصومین حضرت محمد ﷺ کے ان ارشادات گرامی

Scanned by CamScanner

کے ایک ایک لفظ کو بار بار غور سے پڑھتے جائیں، بغیر کسی وضاحت اور بغیر کسی تشریح کے غور کریں کہ کتنے صاف اور واضح الفاظ میں نبی کریم ﷺ آئندہ ظاہر ہونے والے "اشرار امتی" اس امت کے سب سے بُرے لوگوں کی نشانیاں بھی بتا رہے ہیں، پیش گوئی بھی فرما رہے ہیں اور ان راہزنوں کے مؤثر ترین ہتھیار "تقیہ" کی دھجیاں بھی بکھیر رہے ہیں کہ وہ اہل بیت کی محبت کے دعویدار ہوں گے، حالانکہ وہ ایسے نہیں ہوں گے بلکہ وہ اس محبتِ اہل بیت کی آڑ میں "صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو گالیاں دیں گے، اور ان کی حقیقت بھی بیان فرما رہے ہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے بلکہ پھینک دیں گے اور وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور ان کا نام بھی واضح فرما رہے ہیں کہ وان من شیعتہ...... "کہ وہ قوم حضرت علیؓ کے شیعہ ہونے کی دعویدار ہوگی اور اس کا نام رافضی ہوگا، مزید نشانیاں بھی بتلا رہے ہیں کہ وہ لوگ نہ جمعہ کے قائل ہوں گے اور نہ ہی جماعت کے قائل ہوں گے اور حضرت علیؓ کی تعریف میں ایسی باتیں لائیں گے جو ان میں نہیں ہیں تمام نشانیاں تمام علامات اور ان کے دعوے اور کرتوت بیان فرما کر آپ ﷺ ان کا حکم اور ان راہزنوں کا علاج بھی بیان فرما رہے ہیں کہ اگر تم ان لوگوں کو پالو تو ان کو قتل کر دینا، ان سے جنگ کرنا، ان سے جہاد کرنا، ان سے قتل و قتال کرنا کیونکہ یہ لوگ مشرک ہونگے۔

آپ ﷺ کی احتیاط پر غور فرمائیں کہ یہ تمام نشانیاں بتا رہے ہیں تو حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے ارشاد فرما رہے ہیں اور ایسے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم بھی حضرت علیؓ کو ارشاد فرما رہے ہیں اور اب ذرا مزید غور فرمائیں کہ ان احادیث کو روایت کرنے والے کون لوگ ہیں چنانچہ ان احادیث کو بیان فرمانے والے خود حضرت علیؓ ہیں، حضرت ابن عباسؓ ہیں، حضرت فاطمۃ الزہراءؓ ہیں، حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں، حضرت ابن عمرؓ ہیں اور عویم بن ساعدہؓ ہیں۔

دعوت فکر......!:

ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ تمام باتوں کو ایک طرف رکھ کر تمام تعصبات کو پسِ پشت

ڈال کر ایک لمحہ کے لیے ان احادیث نبویہ ﷺ پر غور فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ جو جو علامات اور نشانیاں آپ ﷺ نے بیان فرمائی ہیں کیا وہ آج ہمارے دور کے شیعوں میں نہیں پائی جاتی ہیں!!!

ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ آج ہمارے دور کے شیعوں میں وہ کونسی علامات اور نشانیاں ہیں جو آپ ﷺ کے بیان کے مطابق نہیں ہیں!!! ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا آج ہمارے دور کا شیعہ حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضراتِ حسنین کریمینؓ اور اہل بیتؓ کی محبت کا دعویٰ کر کے، نعرہ لگا کر، محبت اہل بیتؓ کے روپ میں آ کر کھلے عام تقریراً و تحریراً صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو گالیاں نہیں دے رہا ہے؟ بلکہ اس سے بھی دو ہاتھ آگے بڑھ کر انہیں منافق، کافر، مرتد، لعنتی اور جہنمی نہیں کہہ رہا ہے؟ (معاذ اللہ)

جناب والا......! حقائق کو جھٹلایا نہیں جا سکتا ہے، بلکہ حقیقت حال سے واقف ہر شخص بخوبی جانتا ہے کہ آج ہمارے دور کا شیعہ ان تمام غلاظتوں کو نہ صرف جائز سمجھ کر بلکہ عبادت اور اہم ترین عبادت بلکہ ایسی عبادت کہ جس کے ادا کیے بغیر نماز جیسی عبادت بھی قابل قبول نہیں ہوتی، قرار دے کر سر انجام دے رہا ہے، اس کی ترغیب دے رہا ہے اس کو فروغ دے رہا ہے اور کھلے عام اس کی تبلیغ کر رہا ہے۔

مسلمانو! جب آج کا شیعہ اسقدر ڈھٹائی اور خباثت پر اترا ہوا ہے تو پھر سوچنے کی بات ہے کہ امت مسلمہ ایسے میں کیوں خاموش ہے؟ کیا ہم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ آپ ﷺ کا حکم **"فاقتلوھم فانھم مشرکون"** کہ تم انہیں قتل کر دینا کیونکہ یہ مشرک ہوں گے، یہ صرف حضرت علیؓ کے لیے ہی تھا، کیا ہم آج حضرت علیؓ کی آمد کے منتظر رہیں کہ وہی ان کو قتل کرینگے چونکہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے یہ حکم ارشاد فرمایا تھا ہمیں نہیں کہا......!!! نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ کا حکم قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لیے عام ہے کہ جب بھی جسے بھی، یہ لوگ مل جائیں انہیں قتل کر دینا کیونکہ یہ لوگ مشرک ہیں یہ لوگ امت میں بدترین لوگ ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی، ملائکہ اور تمام انسانیت

Scanned by CamScanner

کی لعنت ہے۔

جہاں تک حضرت علی المرتضیٰؓ کا معاملہ ہے تو انہوں نے اپنے دور خلافت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکامات پر سختی کے ساتھ عمل کر کے، ایمان پر حملہ آور ان راہزنوں کا علاج انتہائی شدت کے ساتھ کیا، کبھی ان لوگوں سے نرمی نہیں برتی بلکہ حضرت علیؓ کے دور خلافت کے متعدد واقعات، خطبات اور فیصلہ جات اس پر شاہد ہیں کہ حضرت علیؓ نے اس قوم کے ظاہر ہونے پر بتدریج اولاً ان کو سمجھایا، لوگوں کو جمع کر کے خطبے دیئے جن میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کے فضائل بیان فرمائے اور ان کی گستاخی پر سخت سزا دینے اور مواخذہ کرنے کا اعلان کیا اور پھر ثانیاً مختلف فیصلہ جات فرما کر سزائیں بھی جاری کیں، یوں جیسے جیسے فتنہ بڑھتا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق نشانیاں پوری ہوتی گئیں تو حضرت علیؓ نے اس سازشی فتنے اور راہزنوں کے اس ٹولے کے بانی اور سرغنہ عبداللہ بن سبا اور اس کے پیروکاروں کو نہ صرف قتل کیا بلکہ لوگوں کی عبرت اور اس فتنے کی سنگینی کو واضح کرنے کے لیے آگ میں ڈال کر جلوا دیا اور بعد میں آنے والوں پر یہ بات واضح کر دی کہ یہ لوگ عام کفار کے مقابلے میں زیادہ سختی اور شدت کے قابل ہیں۔
چنانچہ حضرت علیؓ نے اپنا حق ادا کر دیا اور بخوبی ادا کر دیا اب بعد میں آنے والوں کا یعنی میرا اور آپ کا فرض ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت علیؓ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ان شیعہ راہزنوں کے خلاف پوری قوت اور شدت کے ساتھ نبرد آزما ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

امتِ مسلمہ کے جوانو!

ہماری جوانی، طاقت اور شباب کے عالم میں شیعت کا کفریہ ٹولہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق "اشـرار امتـی" "اس امت کے بدترین لوگ اہل بیتؓ کی محبت کا روپ اختیار کر کے" تمام صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور امہات المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت حفصہؓ اور حضرت ام حبیبہؓ پر سب و شتم کر کے، انہیں

منافق، کافر، مرتد، جہنمی اور لعنتی کہہ کے تمہاری غیرت کو للکار رہا ہے تمام عقائد اسلام کے مقابلے میں کفریہ نظریات کو دین کے نام پر فروغ دے کر ان کی سرعام تبلیغ کر کے امت مسلمہ کے ایمانوں پر حملہ آور ہو رہا ہے بلکہ اب ان کفریہ نظریات کو نافذ کرنے کے لیے ہمارے ملک میں طاقت کے مظاہرے کر رہا ہے ایسے میں تم کہاں ہو......؟ تمہاری غیرت کہاں ہے......؟ تمہاری طاقت، جوانی اور شباب کہاں ہے......؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کا ایک ایک لفظ تمہیں پکار رہا ہے، تمہاری غیرت کو جھنجوڑ رہا ہے اور تم سے مطالبہ کر رہا ہے کہ ایمان کی بنیادوں پر حملہ آور، سب سے زیادہ نقصان دہ اور ضرر رساں راہزنوں کے اس ٹولے شیعہ زندیقوں کے خلاف پوری قوت اور شدت کیساتھ میدان میں اتر جاؤ اور ان سے جنگ، جہاد اور قتال کر کے انہیں تہہ تیغ کر دو۔ ہے کوئی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے "سچا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم" ہونے کا ثبوت پیش کر سکے۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

چنانچہ......! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے بعد اب ہم حضرت علی المرتضیٰؓ کے ان اہم خطبات، فیصلہ جات میں سے چند ایک کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں جو حضرت علیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں ارشاد فرمائے اور اسوقت نافذ کیے جب اس فتنے نے کل پرزے نکالنا اور ظاہر کرنا شروع کیے تھے۔

Scanned by CamScanner

اللہ کے نزدیک روافض (شیعوں) سے زیادہ اور کوئی بھی روئے زمین پر مبغوض نہیں ہے

چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی المرتضیٰؓ کا اہم خطبہ:

"اخرج الحافظ ابوسعيد بن على بن الحسين بن سمان عن سمان عن سويد بن غفلة، انهٔ قال قالت لعلىؓ: انا مررت بقوم من الشيعة يذكرون ابابكرؓ و عمرؓ وينقصو نهما ولولا يعلمون انك تظمرهم ما عليه لم يجنر واعلىٰ ذٰلك فقال علىؓ: اعوذ بالله عز وجل ان اضمر لهما الّا الحسن الجميل، اخو الرسول اللهﷺ وزيراه ثم نهض دامع العين يبكى قابضا علىٰ يديه حتىٰ صعد المنبر قابضاً لحيته فينظر فيها وهى بيضاء وقد اجتمع الناس، فقام وخطب خطبة موجزة فقال: مابال اقوام يذكرون سيدى قريش وابوى المؤمنين بما انا عنه منزه وممّا يقولون معاقب۔ فوالذى خلق الحبّة وبرء النسمة انه لايحبهما الّا مؤمن، ولا يبغضهما الّا فاجر ردّى، من لكم بمثلهما، من احبهما فقد احبّنى ومن ابغضهما فقد ا بغضنى وانا منه برئ، فقال: ان قوماً يفضلو ننى عليهما فى قلوبهم بقية من النفاق، يريدون فرقة اهل الاسلام واختلاف الامة قد نبانى بخبرهم رسول اللهﷺ وامرنى بقتلهم اخوان العلانية، اعداء السريره، يحسن الكذب عندهم ويظهر الفجور بينهم يطلون المصاحف ويتواصلون الفجور بشتم اصحاب رسول اللهﷺ ورضى عليهم والوقيعة فيهم واتباع ماشجر بينهم ما قد غفر الله تعالىٰ لهم، يتعلم الصغير من الكبيره وير بو علىٰ ذٰلك الصغير حتّى يكون كبيرا۔ فيندرس السنة ويحيىٰ

البدعة المتمسك بسنة رسول اللهﷺ فى ذٰلك افضل المجاهدين فطوبىٰ لهم لم يدرج علىٰ وجه الارض ابغض علىٰ الله من الروافض ارض الله سبحانه عليهم غضباء والسماء تظل كارهة لهم علماء هم يومئذ شر من اظل السماء من عندهم، تخرج الفتنة وفيهم تعود، اولٰئك يسمون فى ذٰلك السمٰوٰت والرض الارجاس"

ترجمہ: "حافظ ابوسعید بن علی بن حسین بن سمان روایت کرتا ہے سمان سے اور سمان روایت کرتا ہے سوید بن غفلہ سے، وہ کہتا ہے کہ: میں نے (حضرت) علیؓ سے کہا کہ میں ایک قوم شیعہ کے پاس سے گزرا تو وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کی تنقیص کر رہے تھے، اگر وہ آپ کے اندرونی خیالات جو ان کے متعلق ہیں نہ جان چکے ہوتے تو ایسا نہ کہتے، تو (حضرت) علیؓ نے فرمایا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے بارے میں اچھے خیالات کے علاوہ کوئی بات دل میں لاؤں، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے بھائی اور وزیر تھے، پھر حضرت علیؓ آنسوؤں کے ساتھ روتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو بند کر کے منبر پر چڑھے اور اپنی داڑھی پکڑی جو کہ سفید ہو رہی تھی، لوگ بھی جمع ہو گئے، تو آپؓ نے کھڑے ہو کر مختصر خطبہ دیا اور فرمایا: ان قوموں کا کیا حال ہے جو قریش کے دو سرداروں اور مؤمنین کے روحانی باپوں کا تذکرہ ایسے کرتے ہیں کہ جس سے میں پاک وصاف ہوں، اور جس نے بھی ایسا کیا میں اس پر ان لوگوں کو سزا دوں گا، اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پیدا کیا اور روح کو بنایا ان دونوں (حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ) سے ایمان والے ہی محبت کرتے ہیں، اور فاجر اور ردّی لوگ ہی ان دونوں سے بغض رکھتے ہیں، ان دونوں حضرات کی مثال تم کہاں سے لا سکتے ہو؟ جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو ان دونوں سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے میں اس سے بری ہوں۔

نیز فرمایا کہ ایک قوم ان دونوں حضرات پر مجھے فضیلت دیتی ہے اس قوم کے دل میں نفاق ہے اور یہ مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنا چاہتے ہیں اور امت میں اختلاف پیدا کرنا چاہتے ہیں ان لوگوں کے بارے میں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اطلاع دی تھی اور مجھے حکم دیا

Scanned by CamScanner

کہ میں ان لوگوں کو قتل کر دوں، یہ ظاہر کے بھائی اور اندر کے دشمن ہیں، ان کے ہاں جھوٹ بولنا اچھی چیز ہے اور ان میں گناہ عام ہے یہ لوگ مصاحفِ قرآن کا انکار کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کو گالیاں دے کر گناہ کماتے ہیں اور ان باتوں کے پیچھے پڑتے ہیں جو صحابہؓ کے درمیان آپس میں اختلافات ہوئے تھے، حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر چکا ہے، چھوٹا بڑے سے یہ باتیں سیکھتا ہے اور اسی ماحول میں تربیت پاتے ہوئے بڑا ہوتا ہے پس پھر وہ سنت کو مٹاتا ہے اور بدعت کو زندہ کرتا ہے، چنانچہ اس بارے میں جس نے رسول اللہ ﷺ کی سنت کی اتباع کی وہ افضل المجاہدین ہے پس ان کے لیے خوشخبری ہے اللہ کے نزدیک روافض (شیعوں) سے زیادہ اور کوئی بھی روئے زمین پر مبغوض نہیں ہے۔ اللہ کی زمین اِن پر ناراض ہے اور آسمان ناپسندیدگی کے عالم میں ان پر سایہ فگن ہے ان کے علماء آسمان کے نیچے رہنے والوں میں سے سب سے بدترین لوگ ہیں، انہی سے فتنے نکلیں گے اور انہی کی طرف لوٹیں گے، آسمانوں اور زمین میں یہ لوگ گندگی کا نام دیے گئے ہیں''

(بحوالہ: السیف المسلول از قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، اردو ترجمہ مولانا محمد رفیق اثری ص۵۲۲، ص۵۲۳ ناشر فاروقی کتب خانہ ملتان)

حضرت علی المرتضیٰؓ کے خطبے مختلف کتب میں مختلف اسناد اور الفاظ کے ساتھ جابجا دیکھے جاسکتے ہیں: چند ایک پیش خدمت ہیں:

ان سویدبن غفلة دخل علیٰ علی بن طالب فی امارتہٖ فقال یا امیر المؤمنین انی مررت بنفریذکرون ابابکرؓ و عمرؓ بغیر الذی ھما اھل لہ من الاسلام فنھض الیٰ المنبر وھو قابض علیٰ یدی فقال: والذی خلق الحبّة وبرأالنسمة لا یحبھما الّا مؤمن فاضل ولا یبغضھما ولا یخالفھما الّا شقیٌّ مارق۔ حبّھما قربة وبُغضھما مروق مابال اقوام یذکرون اخوَیْ رسول اللہ ﷺ ووزیریہ وصاحبیہ وسیّدی قریشٍ وابوی المسلمین، وانا بریءٌ ممن یذکر ھما بِسُوءٍ وعلیہ معاقب''

سوید بن غفلہ حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانے میں ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے امیر المؤمنین میرا ایسے لوگوں کے پاس سے گزر ہوا جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی شان میں تنقیص کر رہے تھے، یعنی ان کے متعلق ایسی باتیں کہہ رہے تھے کہ جن کے وہ اسلام میں اہل اور لائق نہیں ہیں، پس حضرت علیؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد میں منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیکر فرمانے لگے اس ذات کی قسم جس نے دانہ کو پھاڑا (پودا اور درخت بنایا) اور روح کو پیدا کیا ابوبکرؓ اور عمرؓ کو مومنِ کامل کے بغیر دوسرا آدمی دوست نہیں رکھتا اور انتہائی بدبخت آدمی کے بغیر دوسرا کوئی ان کے ساتھ بغض و عداوت نہیں رکھتا ان دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کے ساتھ دوستی اللہ کی نزدیکی کا باعث ہے اور ان کے ساتھ دشمنی (بغض) دین اسلام سے دوری ہے۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو لوگ نبی کریم ﷺ کے دونوں بھائیوں اور وزیروں اور ساتھیوں اور قریش کے سرداروں اور مسلمانوں کے اکابر کو برائی کے ساتھ یاد کرتے ہیں جو بھی ان کو برائی کے ساتھ یاد کرے گا میں ایسے شخص سے بری اور بیزار ہوں اس پر (دنیا و آخرت) کی سزائیں لازم ہیں''۔

((۱) حلیۃ الاولیاء جلد نمبر ۷ ص ۲۰۱ تذکرہ شعبہ بن حجاج۔ (۲) سیرۃ عمر بن الخطابؓ (لابن الجوزی) ص ۳۲ طبع مصر) ((۳) کنز العمال جلد نمبر ۶ ص ۳۶۹، ص ۳۷۰ بحوالہ خیثمہ، ابن مندہ و ابن عساکر وغیرھم۔)

......عن ابی الزعراء عن زید بن وھب ان سوید بن غفلة دخل علیٰ علی فی امارتہ فقال: انی مررت بنفریذکرون ابابکرٍ وعمر یرون انک تضمر لھما مثل ذٰلک، منھم عبداللہ بن سباو کان عبداللہ اوّل من اظھر ذٰلک فقال علیؓ: مالی ولھٰذا الخبیث الاسود، ثم قال معاذ اللہ ان اضمر لھما الّا الحسن الجمیل، ثم ارسل الیٰ عبداللہ بن سبا فسیرہ الیٰ المدائن، فقال: لایساکننی فی بلدة ابدا، ثم نھض الیٰ المنبر حتیٰ اجتمع الناس فذکرہ القصة فی ثنائہٖ علیھما بطولہ وفی

Scanned by CamScanner

اخره الا ولا ينبغى عن احدٍ يفضلنى عليهما الّا جلدة حدّ المفترى"

سوید بن غفلہ حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانے میں ان کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ ایک جماعت کے ہاں میرا گزر ہوا جو ابوبکرؓ اور عمرؓ کی عیب جوئی اور تنقیص کر رہے تھے اور وہ لوگ یہ بھی خیال رکھتے ہیں کہ آپ بھی اپنے دل میں ان کے حق میں اسی طرح بدگمانی رکھتے ہیں اس جماعت میں عبداللہ بن سبا بھی ہے اور عبداللہ بن سبا پہلا وہ شخص ہے جس نے شیخینؓ کے حق میں بدگمانی کا اظہار کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ: مجھے اس کالے خبیث (عبداللہ بن سبا) سے کیا تعلق ہے پھر فرمایا کہ معاذ اللہ یعنی اللہ کی پناہ کہ میں ان دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کے متعلق حسنِ ظن کے بغیر کوئی چیز دل میں لاؤں، پھر عبداللہ بن سبا کی طرف آدمی روانہ کیا کہ اس کو مدائن کی طرف جلاوطن کر دیا جائے اور فرمایا کہ یہ شخص ہمارے شہر میں مقیم نہیں رہ سکتا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ منبر پر تشریف لائے، لوگ جمع ہو گئے آپؓ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے حق میں ثنائے جمیل کی اور ان کی فضیلت کے ذکر خیر کا بڑا طویل بیان کیا، اس خطبہ کے آخر میں اعلان فرمایا کہ جو شخص ابوبکرؓ و عمرؓ پر مجھے فضیلت دے گا اور مجھے ان سے افضل سمجھے گا میں اس شخص پر مفتری (کذاب) کی حد جاری کروں گا"

(نوٹ)...... مفتری کی حد اسی کوڑے ہوتی ہے)

((ا) لسان المیزان (لابن حجر عسقلانیؒ) جلد ثالث ص ۲۹۰ تحت عبداللہ بن سبا۔
(نمبر سلسلہ ۱۲۲۵))

نوٹ:...... حضرت علی المرتضیٰؓ کے خطبے مختلف اسناد کے ساتھ بے شمار کتابوں میں کثرت کے ساتھ دیکھے جا سکتے ہیں چنانچہ ہم ذیل میں صرف کتابوں کے نام اور صفحہ نمبر کا حوالہ دینے پر ہی اکتفاء کرتے ہیں۔

(۱)...... المستدرک (للحاکمؒ) جلد نمبر ۳ ص ۱۳۶، کتاب معرفۃ الصحابۃؓ باب مبارکۃ علیؓ بعض اصحابہ......۔

(۲)...... کتاب الکنیٰ (للدولابیؒ) جلد اول ص ۱۵۵ باب، الحاء من الکنیۃ ابی حکیمۃ، طبع حیدر آباد دکن۔

(۳)...... حلیۃ الاولیاء (لابی نعیم الاصفہانی رحمہ اللہ) جلد نمبر ۸ ص ۲۵۳ تذکرہ یوسف اسباط۔

(۴)...... فضائل ابی بکر الصدیقؓ (لابی طالب العشاری) ص ۹ مع ثلاثیات البخاری و شرحہا۔

(۵)...... کنز العمال جلد نمبر ۶ ص ۳۷۱ بحوالہ العشاری والملا لکائی طبع اول قدیم۔

(۶)...... تاریخ الخلفاء (للسیوطی رحمہ اللہ) ص ۳۵ فصل فی انہ افضل الصحابہؓ مطبوعہ دہلی۔

(۷)...... کنز العمال (للعلی المتقی الہندی) جلد نمبر ۶ ص ۳۶۶، روایت نمبر ۵۷۲۷ بحوالہ خط فی تلخیص المتشابہ۔ طبع اول قدیمی حیدر آباد دکن"۔

(۸)...... فضائل ابی بکر الصدیقؓ ص ۸ مطبع انصار السنۃ، مصر، سن طباعت ۱۳۵۸ھ، ۱۹۳۹ء۔

(۹)...... الاعتقاد علیٰ مذہب السلف (للبیہقیؒ) ص ۱۸۷ طبع مصر۔

(۱۰)...... ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء (از شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ) جلد اول ص ۶۸ و ص ۳۱۷ طبع قدیم بریلی۔

حضرت علی المرتضیٰؓ کے بحیثیت امیر المؤمنین اور خلیفۃ المسلمین اپنے زمانہ خلافت میں دیئے گئے خطبات کے چند حوالہ جات کتب اسلامیہ میں پیش کرنے کے بعد اب کتب شیعہ سے اقراری گواہی کے طور پر مذہب شیعہ کی کتاب "اطواق الحمامۃ" میں موجود حضرت علیؓ کا خطبہ پیش خدمت کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

"عن سويد بنِ غفلةانّه قال مررتُ بقومٍ ينتقصون ابابكرؓ و عمرؓ، فاخبرت عليًّا وقلتُ لولا انهم يرون انك تضمر ما اعلنوا ما اجترؤاعلىٰ ذٰلك منهم عبدالله بن سبا و كان اوّل من اظهر ذٰلك فقال عليٌّ:اعوذ بالله، رحمهما الله تعالىٰ ثم نهض و اخذ بيدى وادخلنى المسجد فصعد المنبر ثم قبض لحيتة وهى بيضاء فجعلت دموعه لتجاوز علىٰ لحيته وجعل ينظر للبقاع حتىٰ اجتمع الناس ثم خطب

Scanned by CamScanner

فقال: ما بال اقوامٍ یذکرون اخوی رسول اللہ ﷺ ووزیریہ وصاحبیہ وسیّدی قریش وابوَیْ المسلمین وانا بری ممّا یذکرون وعلیہ اعاقب، صحبا رسول اللہ (ﷺ) بالجد والوفاء فی امر اللہ یأمران وینھیان ویقضیان ویعاقبان، لایریٰ رسول اللہ ﷺ کرأیھما رأیا ولا یحب کحبھما حباً والمسلمون راضون فما تجاوز والی امرھما وسیر تھما رأی رسول اللہ ﷺ وامرہ فی حیاتہ وبعد موتہ وقبض علیٰ ذٰلک رحمھما اللہ تعالیٰ، فوالذی خلق الحبّۃ وبریٔ النسمۃ لا یحبّھما الّا مؤمن فاضل، ولا یبغضھما الّا شقی مارق، وحبّھما قربۃ وبغضھما مروق"

سوید بن غفلہ کہتا ہے کہ میرا ایک قوم کے پاس سے گزر ہوا وہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے حق میں تنقیص وحقارت بیان کرر ہے تھے میں نے جا کر حضرت علیؓ کو خبر دی، اور کہا کہ ان لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جس چیز کا انہوں نے اظہار کیا ہے وہ بات آپ بھی اپنے سینے میں چھپائے بیٹھے ہیں ورنہ وہ اس کی جرأت کیسے کر سکتے تھے، اس قوم میں عبداللہ بن سبا بھی تھا، اور ابن سبا پہلا وہ شخص ہے جس نے (شیخینؓ کی حقارت اور علیؓ کی برتری) کا مسئلہ کھڑا کیا تھا، تو اس وقت حضرت علیؓ نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف پناہ پکڑتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں (ابوبکرؓ وعمرؓ) پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ پھر آپؓ اٹھے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مسجد میں داخل کیا، اور خود منبر پر تشریف لے گئے، اپنی داڑھی مبارک پر ہاتھ رکھا، آپ کے آنسو بہنے لگے، داڑھی مبارک آنسوؤں کی وجہ سے تر ہو گئی تھی، آپؓ مسجد کے مقامات کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے رہے یہاں تک کہ لوگ مسجد میں جمع ہو گئے، پھر آپؓ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ایسے لوگوں کا کیا حال ہے جو حضور ﷺ کے دونوں بھائیوں اور دونوں وزیروں اور دونوں ساتھیوں اور قریش کے سرداروں اور مسلمانوں کے دونوں اکابر کا (تحقیر و تنقیص کیساتھ) ذکر کرتے ہیں، میں ان لوگوں کی اس حرکت سے بالکل بری ہوں اور ان لوگوں کو اس بات پر سزا دوں گا۔

یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں وفاداری کے ساتھ رہے، خدا کے حکم کے موافق حکمرانی کرتے رہے اور زجر وتوبیخ (شرع کے موافق) کرتے تھے، خصومات کے فیصلے کرتے اور سزائیں دیتے تھے۔ حضور ﷺ ان دونوں کی رائے کے موافق کسی اور کی رائے کو وزن نہیں دیتے تھے اور نہ ان جیسا کسی کو دوست رکھتے تھے۔ اس لیے کہ دین کے معاملے میں ان کی پختہ عزمی رسول اللہ ﷺ پر واضح تھی۔ حضور ﷺ ان دونوں سے راضی اور خوشنودی کی حالت میں رخصت ہوئے اور تمام مسلمان بھی ان دونوں سے راضی اور خوش تھے۔ اپنے دستور اور سیرت میں یہ دونوں حضرات رسول اللہ ﷺ کی رائے سے بالکل بھی متجاوز نہیں ہوئے خواہ یہ معاملہ حضور ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہوا ہو یا بعد از وفات پیش آیا ہو، اس حال پر ہی ان دونوں کا انتقال ہوا اللہ تعالیٰ دونوں پر رحم فرمائے۔ آمین۔

پس اس ذات کی قسم جس نے دانہ اور روح کو پیدا کیا بلند درجے کا مومن ہی ان دونوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے اور بدنصیب اور بے دین شخص ہی ان کے ساتھ بغض و عداوت رکھتا ہے، ان دونوں کے ساتھ دوستی (محبت) نیکی اور خدا کی نزدیکی کا باعث ہے اور ان کے ساتھ عداوت اور بغض و بدگمانی دین سے خارج ہونا (یعنی کفر) ہے"۔

(اطواق الحمامۃ از امام مؤید باللہ یحییٰ بن حمزہ الزیدی الشیعی) (در اواخر کتاب ھذا ذکر نمودہ)

حضرت علی المرتضیٰؓ کے اپنے زمانۂ خلافت کے چند فیصلے......!

کتاب الآثار میں امام قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے حضرت علی المرتضیٰؓ کا فیصلہ نقل فرماتے ہیں......!!

قال حدثنا یوسف عن ابیہ عن ابی حنیفۃ ان رجلاً اتیٰ علیاً رضی اللہ عنہ فقال مارأیتُ احدًا خیراً منک فقالہ ھل رأیت النبی ﷺ قال: لا۔ قال ھل رأیت ابابکرؓ و عمرؓ قال لا! قال: لواخبرتنی انک رایت النبی ﷺ ضربتُ عنقک ولواخبرتنی انک رایت ابابکرؓ و عمرؓ لا وجعتک عقوبۃ۔

خلاصہ روایت یہ ہے کہ! ایک شخص حضرت علیؓ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ میں نے آپ

Scanned by CamScanner

سے بہتر کوئی آدمی نہیں دیکھا، تو حضرت علیؓ نے اس کو فرمایا کہ تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا ہوا ہے......؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ پھر حضرت علیؓ نے پوچھا کہ کیا تم نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھا ہوا ہے......؟ اس شخص نے کہا کہ نہیں دیکھا، حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر تو یہ بتلاتا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوا ہے تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ اور اگر تو یہ بیان کرتا کہ تم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا ہوا ہے، تو میں تجھے دردناک سزا دیتا۔ (کتاب الآثار (لامام قاضی ابو یوسف) ص ۲۰۷ روایت نمبر ۹۲۴ طبع لجنۃ احیاء معارف النعمانیہ حیدر آباد دکن)

نوٹ:...... یہی روایت دیگر اسناد کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں اس طرح مروی ہے۔

(۱)...... ثناء الحسین بن ابی زید، نابهلول بن عبید، عن الحسن بن کثیر عن ابیه قال اتیٰ علیاً رجلٌ...... الخ۔

(فضائل ابی بکر الصدیقؓ (لابی طالب العشاری) ص ۸ مع شرح ثلاثیات البخاری)

(کنز العمال جلد نمبر ۶ ص ۳۷۰ روایت نمبر ۵۷۷۸ بحوالہ العشاری، طبع اوّل قدیم)

فائدہ:...... مذکورہ بالا تینوں روایات سے پتہ چلا کہ حضرت علیؓ کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص حضرت علیؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھے اس کی گردن اڑا دی جائے اور جو شخص حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ سے افضل سمجھے تو اس کو دردناک سزا دی جائے۔

قابلِ غور بات!...... یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ حضرت علیؓ کا یہ فیصلہ ان لوگوں کے لیے ہے جو حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ پر فضیلت دیتے ہوں۔ یعنی صرف حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ سے افضل جانتے ہوں، یہاں افضل جاننے سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی شان میں گستاخی اور تنقیص کیے بغیر ان پر حضرت علیؓ کو فضیلت دینا، ورنہ اگر کوئی شخص حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب بھی کرے تو ایسے شخص کے لیے حضرت علیؓ کا فیصلہ کچھ اور ہے۔

چنانچہ آیئے دیکھتے ہیں کہ ایسے گستاخ لوگوں کے لیے حضرت علیؓ کیا فیصلہ فرماتے ہیں......!!!

حضرت علی المرتضیٰؓ کا اپنے دورِ خلافت میں کیا ہوا فیصلہ!

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا گستاخ واجب القتل ہے:

ثنا ابوبکر الهذلی...... عن ابی سیرین عن عبیدة السلمانی قال: بلغ علی ابن ابی طالبؓ ان رجلا یعیب ابابکرؓ وعمرؓ۔ فارسل الیه فاتاه فعرّض له بعیبهما عنده فظن الرجل فقاله علی رضی الله عنه: اما والذی بعث محمداً صلی اللہ علیہ وسلم بالحق لو سمعتُ منك ما بلغنی عنك او شُهِدَت علیك لا لقیت اکثرك شعراً، قال ابن عرفة: یعنی ضرب العنق۔

عبیدہ سلمانی کہتا ہے کہ حضرت علیؓ کو یہ بات پہنچی کہ فلاں شخص حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی عیب جوئی کرتا ہے اور تنقیص کرتا ہے اس کی طرف آدمی روانہ کیا تو وہ شخص آ گیا، آپؓ نے اس کے سامنے تعریفاً حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی شان بیان کی، وہ شخص سمجھ گیا (کہ آپؓ میری گرفت کرنا چاہتے ہیں) پس حضرت علیؓ نے فرمایا! اس ذات کی قسم کہ جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برحق مبعوث فرمایا ہے اگر میں خود تجھ سے وہ چیز سن لیتا جو تیری طرف سے مجھ تک پہنچی ہے یا تجھ پر باقاعدہ شہادت گواہی قائم ہو جاتی تو میں تیرا سر قلم کر دیتا۔

(فضائل ابی بکر الصدیقؓ (لابی طالب العشاری) ص ۷ طبع مصری)

حضرت علی المرتضیٰؓ کا عمل:

حضرت علیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں شیعہ سرغنوں کو آگ میں جلا کر ہلاک کیا جیسا کہ بخاری شریف کی اس روایت سے واضح ہو رہا ہے۔

"حدثنا علی بن عبدالله حدثنا سفیان عن ایوب عن عکرمة ان علیاً

Scanned by CamScanner

حرّق قوماً، فبلغ ابن عباسؓ فقال: لو كنت انا لم أُحَرِّقُهم لان النبیﷺ قال لا تعذبوا بعذاب الله ولقتلتهم كما قال النبیﷺ: من بدّل دينه فاقتلوه۔"

"ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے کہ علیؓ نے ایک قوم کو (جو عبداللہ بن سبا کی متبع تھی) آگ میں جلا دیا۔ جب یہ اطلاع ابن عباسؓ کو ملی تو انہوں نے کہا کہ اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا، کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ کے عذاب کی سزا کسی کو نہ دو۔ البتہ میں ان لوگوں کو قتل ضرور کرتا، کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ! جو شخص اپنا دین تبدیل کرے (یعنی اسلام کے بعد کافر ہو جائے) تو اسے قتل کر دو"۔

(بخاری شریف، کتاب الجہاد، باب لایعذب بعذاب اللہ)

شیعہ کی معتبر کتاب کا اقرار اور گواہی

مذہب شیعہ میں اسماء الرجال کی سب سے معتبر ترین کتاب "رجال کشی" میں علامہ کشی امام جعفر صادقؒ سے روایت کرتا ہے کہ "عبداللہ بن سبا کو حضرت علیؓ نے بہت سمجھایا اور توبہ کرنے کے لیے کہا، مگر اس نے نہ مانا بالآخر آپؓ نے اس بد بخت کو آگ میں جلوا دیا۔ اس کے علاوہ اسی کتاب "رجال کشی" میں امام جعفر صادقؒ کے حوالہ سے یہ بھی منقول ہے کہ "جنگ جمل کے بعد ستر آدمی جناب امیر (حضرت علیؓ) کے پاس لائے گئے جو اسی عبداللہ بن سبا کی بولی بولتے تھے اور انہوں نے بھی توبہ کرنے سے انکار کر دیا، تو ان سب کو بھی جناب امیر (حضرت علیؓ) نے آگ میں جلوا دیا۔ (از کتاب رجال کشی")

نوٹ:......"امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے شیعہ کی کتاب "رجال کشی" کے حوالے سے ان دونوں روایات کو اپنی مشہور زمانہ تصنیف "تحفہ اہلسنت" مقدمہ تفسیر آیاتِ خلافت ص ۸ پر ذکر کیا ہے"

حضرت علیؓ کے سامنے جب فتنۂ رافضیت یعنی شیعت ظاہر ہونا شروع ہوا تو حضرت علیؓ فوراً نبی کریم ﷺ کی احادیث اور ہدایات کی روشنی میں اس خطرناک سازشی اور راہزن ٹولے کو پہچان گئے اور مختلف طریقے اختیار فرما کر اس فتنے کی بیخ کنی میں مصروف ہو گئے۔

جیسا کہ اوپر حضرت علیؓ کے خطبوں، سزاؤں کے اعلانات، فیصلوں اور عملی اقدامات کو مستند کتب اسلامیہ اور کتب شیعت سے نقل کیا گیا ہے، یہاں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ جیسے جیسے اس فتنے نے ظاہر ہونا اور پھلنا پھولنا شروع کیا، حضرت علیؓ بھی ویسے ویسے ہی اقدامات اٹھاتے گئے۔

(ا)......چنانچہ جب حضرت علیؓ کو یہ اطلاع ملتی ہے کہ کچھ لوگ ایسے بھی وجود میں آ چکے ہیں جو حضرات شیخینؓ یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی شان میں تنقیص کرتے

Scanned by CamScanner

ہیں اور ساتھ ساتھ وہ لوگ حضرت علیؓ کی محبت کا دم بھی بھرتے ہیں تو حضرت علیؓ اس اطلاع کے ملنے کے بعد غمگین ہو جاتے ہیں اور روتے ہیں پھر مسجد میں لوگوں کو جمع کر کے خطبہ ارشاد فرماتے ہیں جس میں حضرات شیخینؓ کی فضیلت اور بزرگی کو خوب کھول کھول کر بیان فرماتے ہیں اور شیخینؓ کی محبت کو ایمان اور شیخینؓ کی دشمنی کو کفر اور دین سے اخراج قرار دیتے ہیں اور ایسے لوگوں سے بیزاری اور برأت اور لاتعلقی کا اعلان کرتے ہیں جو شیخینؓ سے نفرت اور عداوت رکھتے ہوں اور ان لوگوں کو ایسی حرکت سے باز رہنے کی تلقین کرتے ہوئے یہ بھی اعلان فرماتے ہیں کہ میں ایسے لوگوں کو سزا دوں گا۔ حضرت علیؓ نے حضرات شیخینؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کے مناقب اور فضائل پر مشتمل احادیث کو نہ صرف اپنے خطبوں کے ذریعے عام کرنا شروع کر دیا بلکہ ان احادیث کو باقاعدہ تحریری صورت میں مدوّن کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ کرتے ہوئے فتنہ رافضیت (شیعت) کے خلاف سب سے بڑی رکاوٹ کھڑی کر دی، چنانچہ آج ہم تدوین حدیث کے عنوان پر لکھی جانے والی کوئی بھی کتاب اٹھا کر دیکھ لیں تو صحابہ کرامؓ اور خصوصاً حضرات شیخینؓ کے فضائل اور مناقب کی تمام احادیث کی تدوین حضرت علیؓ کا ایک عظیم کارنامہ نظر آئے گا، وجہ صاف ظاہر ہے کہ اس خبیث فتنہ کے ظاہر ہونے سے پہلے عام لوگ صحابہ کرامؓ کی شان اور اس جماعت کی فضیلت اور تقدس کے قائل تھے تو اس مضمون کی احادیث کے جمع کرنے اور مدون کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی لیکن جیسے ہی دشمنانِ صحابہؓ یعنی شیعت نے ظاہر ہونا شروع کیا اور راہزنی کی وارداتیں کر کے ایمان پر حملہ آور ہوئے تو اب ضرورت پیش آئی اور حضرت علیؓ نے کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر فضائل صحابہؓ پر مشتمل احادیث مبارکہ کو جمع کر کے محفوظ بھی کیا اور نشر کر کے پھیلانے کا اہتمام بھی فرما دیا۔ جو کہ آج محفوظ حالت میں ہم تک پہنچا اور جس کی بدولت راہزنوں کا یہ ٹولہ شیعہ لاکھ سازشوں کے باوجود بھی اپنے مقصد میں ناکام و نامراد ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت ناکام و نامراد ہی رہے گا۔

(۲)...... پھر جب حضرت علیؓ کو یہ خبر بھی ملتی ہے کہ یہ بدبخت لوگ حضرت علیؓ کو حضرات

شیخینؓ پر فضیلت دینے کا دعویٰ کرتے ہیں تو حضرت علیؓ بڑے سخت الفاظ میں ان لوگوں کی مذمت اور تردید کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایسا دعویٰ کرنے والوں کے لیے مختلف اوقات میں مختلف سزاؤں کا اعلان بھی فرماتے ہیں۔ جیسا کہ ماقبل میں مستند کتب اسلامیہ اور کتب شیعہ کے حوالہ جات نقل کیے گئے ہیں، جن سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے ایسے لوگوں کو جو حضرت علیؓ کو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ پر فضیلت دیتے ہیں، منافق اور مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیلانے والے قرار دیا ہے اور ایسا عقیدہ اور نظریہ رکھنے والوں کو ملک بدر (جلاوطن) کر دیا اور مختلف سزاؤں کا اعلان بھی فرما دیا۔

مختلف سزاؤں کے اعلانات:

حضرت علی المرتضیٰؓ نے مختلف اوقات میں مختلف سزاؤں کے اعلانات فرما کر لوگوں کو اس غلط اور باطل نظریے سے بچانے کا انتظام فرمایا:

(۱)...... ابتداءً سخت سے سخت سزا دینے کا اعلان فرمایا کہ جو شخص مجھے (یعنی حضرت علیؓ) کو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ پر فضیلت دیگا اس کو میں سخت سے سخت سزا دوں گا۔ پھر جب معاملہ اور زیادہ سنگین ہو گیا تو......! ...... (۲)...... مفتری کی سزا دینے کا اعلان: حضرت علی المرتضیٰؓ نے حالات کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے اعلان فرمایا کہ "جو شخص مجھے (یعنی حضرت علیؓ کو) حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ پر فضیلت دیگا میں اسے مفتری کی سزا دوں گا۔

نوٹ:...... مفتری کی سزا (80) اسّی کوڑے ہوتی ہے۔

(۳)...... زانی کی سزا دینے کا اعلان فرمایا: کہ جو شخص مجھے ان دونوں پر فضیلت دے گا تو میں اسے زانی کی سزا دوں گا۔

نوٹ:...... یاد رکھیں زانی کی سزا شریعت میں یہ ہے کہ اگر زانی غیر شادی شدہ ہو تو اس کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر زانی شادی شدہ ہو تو اس کو سنگسار کیا جائیگا۔

غور فرمائیں......!! کس قدر اہتمام اور انتظام حضرت علیؓ فرماتے ہیں اس فتنے کا راستہ روکنے کے لیے کہ صرف فضیلت کے معاملہ پر اسقدر سخت سزائیں کہ جلاوطنی اور

Scanned by CamScanner

مفتری وکذاب کی سزاؤں کا اعلان اور پھر زانی کی سزا جاری کرنے کا اعلان۔ بات بالکل واضح ہے کہ جب فضیلت کے معاملے میں اس قدر سخت اقدامات حضرت علیؓ فرمارہے ہیں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرات شیخینؓ کی گستاخی کے معاملے میں خاموشی اختیار فرماتے۔ بلکہ جب ان سزاؤں کے اعلانات سے بھی یہ فتنہ پوری طرح قابو میں نہ آیا اور اس فتنے کی مزید خباثت اور شدت کی خبریں حضرت علی المرتضیٰؓ کو ملتی ہیں تو پھر حضرت علیؓ لوگوں کو جمع فرما کر پوری شدت کے ساتھ نام لے کر نشانیاں بتا کر اس فتنے سے لوگوں کو آگاہ فرماتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں خبر دی تھی اور حکم بھی ارشاد فرمایا تھا کہ ان لوگوں کو پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ یہ لوگ ظاہراً محبت کے دعویدار اور اندرونِ خانہ دشمن ہیں، ان کے ہاں جھوٹ بولنا مستحسن اور پسندیدہ عمل ہے۔ اور ان میں گناہ عام ہے اور یہ لوگ مصاحف قرآن کے منکر ہیں اور یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سب و شتم کر کے (گالیاں دیکر) گناہ کماتے ہیں۔

نوٹ:...... حضرت علی المرتضیٰؓ کس قدر وضاحت کے ساتھ شیعت کی بیخ کنی فرمارہے ہیں اور جتنی بھی نشانیاں آپ نے بیان فرمائی ہیں وہ تمام کی تمام سوائے شیعوں کے کسی دوسرے کافر طبقے میں جمع نہیں ہیں۔

چنانچہ:...... شیعت ہی وہ سازشی فتنہ ہے جو حضرت علیؓ اور اہلبیتؓ سے محبت کا دعویدار ہے اور در حقیقت دشمنی کا روادار ہے۔ اور شیعت ہی ایسا غلیظ مذہب ہے کہ جن کے ہاں جھوٹ بولنا نہ صرف جائز اور پسندیدہ عمل ہے بلکہ تقیہ کے نام سے جھوٹ ایک اہم ترین عبادت ہے نیز مذہب شیعہ کی سب سے معتبر ترین کتاب ''الاصول من الکافی'' میں تو یہاں تک وضاحت کے ساتھ شیعوں کا عقیدہ اور اصول بیان کیا گیا ہے:

"ان تسعة اعشار الدين فى التقية، ولا دين لمن لا تقية له، والتقية فى كل شىء آلا فى النبيذ والمسح على الخفين"

ترجمہ:...... دین کا نو فیصد (۹% حصہ تقیہ (جھوٹ) میں ہے، اور وہ شخص دیندار

نہیں جو جھوٹ نہ بولتا ہو، اور یہ جھوٹ ہر چیز اور ہر معاملے میں بولا جا سکتا ہے، سوائے نبیذ اور موزوں پر مسح کے معاملے کے۔

(اصول کافی، تالیف: ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الكلينى المتوفى ۳۲۸ھ، جلد نمبر ۲ ص ۲۱۷ طبع ایران)

یعنی دین کے اگر دس حصے کیے جائیں تو دین کے نو حصے صرف اور صرف جھوٹ پر مشتمل ہیں، اور بقیہ تمام چیزیں دین کا ایک حصہ ہیں اور جو شخص جھوٹ نہ بولے وہ دیندار ہی نہیں ہو سکتا اور جھوٹ ہر چیز اور ہر معاملے میں بولا جا سکتا ہے سوائے دو چیزوں کے (۱) نبیذ (یعنی کھجور یا انگور کے اس پانی کے بارے میں جس میں نشہ نہ پیدا ہوا ہو) (۲) موزوں پر مسح کے بارے میں۔

قارئین محترم......! مذہب شیعہ کے اس عقیدہ سے دین اور دینداری کا جو تصور ابھر کر سامنے آتا ہے اس کا اندازہ بخوبی کیا جا سکتا ہے، دنیا میں ایسا کوئی مذہب نہیں ہے جس میں جھوٹ بولنے کو اچھا سمجھا جاتا ہو، جی ہاں! شیعہ مذہب ہی دنیا کا وہ واحد غلیظ مذہب ہے جن کے ہاں جھوٹ ایک اہم عبادت ہے بلکہ تکمیل دین اور دینداری کا ذریعہ ہے نیز دین کے نو حصے صرف جھوٹ میں ہیں اور بقیہ تمام احکامات دین کا صرف ایک فیصد حصہ ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰؓ نے اپنے خطبے میں مذہب شیعہ کے اس ہی عقیدہ کی نشاندہی فرمائی ہے کہ ''ان کے ہاں جھوٹ بولنا مستحسن اور پسندیدہ عمل ہے''۔

متعہ کے نام سے زنا کے گناہ کا عام ہونا:

جہاں تک معاملہ گناہ کے عام ہونے کا ہے تو از ابتداء تا انتہاء مذہب شیعہ سراپائے گناہ ہے، مثال کے طور پر ''زنا'' کو ہی لے لیں کہ دنیا کا کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جو زنا کو اچھا کام بتاتا ہو، لیکن یہاں مذہب شیعہ کی کتابیں زنا جیسے سنگین گناہ کو ''متعہ'' کے نام سے نہ صرف جائز بلکہ بہت بڑی اور اہم عبادت بتلاتی ہیں اور زنا کے اس قدر فضائل بیان کیے گئے ہیں کہ شاید ہی کسی اور عبادت کے فضائل اس قدر ہو سکتے ہوں، اور زنا نہ کرنیوالوں

Scanned by CamScanner

کے لیے سخت وعیدیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

چنانچہ:...... مذہب شیعہ کی معتبر تفسیر ''منہج الصادقین''، جس کو شیعہ تفسیر کبیر بھی کہتے ہیں میں لکھا ہے کہ:

"من مات ولم يتمتع جاء يوم القيامة وهو اجدع" (منهج الصادقين (عربی))

"هر که همه ومتعه نه کرده باشد بروزِ قیامت لب و گوشت بریده برخیزد" (منهج الصادقین(فارسی))

ترجمہ:...... ''جو کوئی (مرد وعورت) متعہ (زنا) کیے بغیر مر جائے، تو قیامت کے دن اس حال میں آئیگا کہ اس کی ناک، اس کا کان، اور اس کے ہونٹ کٹے ہوئے ہوں گے'' (تفسیر منہج الصادقین، از ملا فتح اللہ کاشانی لعنتی، جلد دوم ص۴۹۱)

فضائلِ زنا کتب شیعہ میں بکثرت دیکھے جا سکتے ہیں، مثال کے طور پر چند شیعہ کتب کی عبارات نقل کفر، کفر نہ باشد کے اصول کے تحت پیش کی جاتی ہیں:

(۱)...... متعہ (زنا) کرنے والا مرد وعورت جب آپس میں مل کر بیٹھتے ہیں تو ایک نورانی فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو ان پر پہرہ دیتا ہے۔

(۲)...... پھر وہ دونوں جب آپس میں باتیں کرتے ہیں تو ان کی باتیں خدا تعالیٰ کے نزدیک ذکر وتسبیح کا درجہ رکھتی ہیں۔ (زنا کرنیوالے اس وقت آپس میں کیا باتیں کرتے ہوں گے؟...... کہاں یہ بیہودہ باتیں اور کہاں ذکر وتسبیحات...... الامان والحفیظ)

(۳)...... پھر وہ دونوں جب ایک دوسرے کی طرف زنا کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہیں تو ساری زندگی کے گناہ ان کی انگلیوں سے جھڑ جاتے ہیں۔

(۴)...... پھر وہ دونوں جب آپس میں بوس وکنار کرتے ہیں تو ہر ایک بوسہ پر ایک مقبول حج اور ایک عمرے کا ثواب ان کے حق میں لکھا جاتا ہے، (زندگی کی جمع پونجی خرچ کر کے لمبا سفر کر کے مشقت اٹھانے والے حاجیوں کو پتہ نہیں ہوتا کہ ان کا یہ حج مقبول بھی ہو گیا یا نہیں...... لیکن یہاں ایک بوسہ ہے، جس پر مقبول حج اور عمرہ دونوں کا

ثواب بتایا جا رہا ہے...... عزت، غیرت، شرم وحیاء کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے!!!)

(۵)...... بوس وکنار کے بعد...... آگے یہ کیا کیا کرتے ہوں گے لکھنے کے قابل نہیں ہے چنانچہ اصل عبارت لکھی جاتی ہے:

"بهر لذت و شهوت، حسنات مانند بوهائے بر فراش تا بر زمین، در نامه ایشان نوشته میشوم"

انتہائی احتیاط کے ساتھ اس عبارت کا ترجمہ کیا جائے تو پھر بھی یہ الفاظ ضرور لکھنے پڑ رہے ہیں کہ:...... ''ہر ایک لذت اور ہر ہر شہوت کے بدلہ میں روئے زمین پر پائے جانے والے تمام پہاڑوں کے برابر ثواب ان دونوں (زنا کرنیوالے مرد وعورت) کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

بے شرمی اور بے غیرتی کی تمام سرحدات کے اس پار مذہب شیعہ ہی تنہا کھڑا ہے، دنیا کا کوئی اور مذہب زنا جیسے بُرے کام پر اتنے اجر وثواب بیان کرنے سے قاصر ہے...... واہ شیعو! تمہاری بے غیرتی!!! پھر جب زنا سے فارغ ہو کر یہ دونوں غسل کرتے ہیں تو ...... شیعہ مجتہد ابو القاسم اپنی کتاب ''برہان المتعہ'' میں لکھتا ہے کہ:

"قال ابو عبدالله: ما من رجل تمتع ثم اغتسل الا خلق الله من كل قطرة تقطر منه سبعين ملكاً، يستغفرون له الىٰ يوم القيامة"

ترجمہ: ''یعنی جب کوئی شخص متعہ (زنا) کرنے کے بعد غسل کرتا ہے تو اس کے جسم سے گرنے والے پانی کے ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ ستر فرشتے پیدا کرتا ہے، جو اس شخص کے لیے قیامت تک استغفار میں مصروف رہتے ہیں''۔ (برہان المتعہ ص۵۹)

بے غیرتی، بے شرمی اور ظلم، کفر اور زندقہ کی انتہاء کرتے ہوئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰ اور اہل بیت اطہار کی شان میں دلسوز گستاخی پر مبنی زنا کی فضیلت کتب شیعہ کی عبارت کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں اور مذہب شیعہ کی غلاظت کا یقین رکھتے ہوئے

شیعہ زندیقوں کے خلاف لڑی جانیوالی جنگ میں فیصلہ کن کردار ادا کرنے کے لیے میدان عمل میں کود پڑیں، ورنہ عشق رسول ﷺ اور محبت اہل بیتؓ کے دعوے کرنا چھوڑ دیں......!! مذہب شیعہ پوری امت مسلمہ کی غیرت وحمیت کو کھلے عام چیلنج کر رہا ہے......!!(نقل کفر، کفر نہ باشد کے اصول کے تحت شیعہ کی بے غیرتی ملاحظہ ہو)

چنانچہ:......شیعہ ملاّں فتح اللہ کاشانی لعنتی اپنی تفسیر ''منہج الصادقین'' میں اور شیعہ مجتہد ابوالقاسم اپنی کتاب ''برھان المتعہ'' میں لکھتے ہیں کہ:

"من تمتع مرة كان درجه كدرجة الحسين، ومن تمتع مرتين فدرجهٔ كدرجة الحسن، ومن تمتع ثلاث مراة كان درجه كدرجة على ابن ابى طالب، وتمتع اربع مرات فدرجه كدرجى"

ترجمہ:......(نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کر کے متعہ (زنا) کی یہ فضیلت بیان کی گئی ہے کہ) جس شخص نے ایک مرتبہ متعہ (زنا) کیا اس کا درجہ (حضرت) حسینؓ کے درجے کے برابر ہوگا، اور جس نے دو مرتبہ زنا کیا اس کا درجہ (حضرت) حسنؓ کے برابر ہوگا، اور جس نے تین مرتبہ زنا کیا اس کا درجہ (حضرت) علیؓ بن ابی طالب کے برابر ہوگا، اور جس نے چار مرتبہ زنا کیا اس کا درجہ میرے (یعنی محمد ﷺ) کے برابر ہوگا''۔ (معاذ اللہ) (منہج الصادقین جلد دوم ص ۴۹۳ برھان المتعہ ص ۵۲)

امت مسلمہ کے غیور فرزندو......! کفر اپنی حدود پھلانگ کر تمہیں چیلنج کر رہا ہے، تمہاری غیرت وحمیت کو للکار رہا ہے...... تمہیں یہ کفر، یہ ظلم کیوں نظر نہیں آتا جو دین کے نام پر، اسلام کے نام پر تمہارے ایمان کی بنیادوں پر حملہ آور ہے...... ایسے میں تمہاری خاموشی، غفلت اور مصلحت، تمہاری بے غیرتی کی دلیل بن کر کفر کو تقویت پہنچا رہی ہے۔ شیعہ کی اس گستاخی کا ذرا گہرائی کے ساتھ جائزہ لو اور اپنے ضمیر سے پوچھو کہ کیا شیعہ زنا خانوں، رنڈی خانوں، چکلوں اور بازارِ حسن میں دن رات زنا کے کاروبار میں مصروف طوائفوں اور

رنڈیوں کو حضرت حسینؓ، حضرت حسنؓ، حضرت علیؓ اور نبی کریم ﷺ کے برابر کا درجہ نہیں دے رہا ہے؟ بلکہ ان سے بڑھ کر اونچا درجہ اور مقام دے رہا ہے کیونکہ جن بدمعاشوں کا کاروبار ہی دن رات زنا ہے ان کے نزدیک ایک، دو، تین، چار کی گنتی کیا معنیٰ رکھتی ہے......!

رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے غیرت مند جوانو......! اٹھو یہی وقت ہے جرأت و بہادری کے جوہر دکھانے کا، یہی وقت ہے سروں پر کفن باندھ کر جان کی بازی لگانے کا، یہی وقت ہے عشق رسالت مآب ﷺ اور محبت اہل بیتؓ سے سرشار ہو کر محمد ابن مسلمہؓ کی تاریخ دہرانے کا۔ یہی وقت ہے آج کے گستاخوں کو ''کعب بن اشرف اور ابو رافع ابن ابی الحقیق'' کے انجام تک پہنچانے کا، یہی وقت ہے اللہ کے ساتھ کی گئی تجارت کو پورا کرتے ہوئے خون کے نذرانے پیش کرنے کا، یاد رکھو! اگر اب بھی نہ اُٹھے تو پھر قیامت کے روز، حوضِ کوثر پر رسول اللہ ﷺ کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ اگر صحابہ کرامؓ نے وہاں پوچھ لیا کہ ہم تو ایسے موقعوں پر جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمنوں کے محفوظ قلعوں میں تنِ تنہا گھس جاتے تھے اور گستاخوں کو ان کے انجام، (جہنم) تک پہنچا دیتے تھے، اور تمہاری طاقت و شباب اور جوانی کے عالم میں ہمارے آقا ﷺ کی شان میں شیعہ گستاخیاں کرتا رہا بتاؤ تم نے کیا کیا تھا......؟ ذرا تصور کیجیے پھر اس وقت کوئی جواب نہ بن پائیگا، اور ہمیشہ ہمیشہ کی ذلت و رسوائی تمہارا مقدر بن جائیگی، پھر عشق رسول ﷺ کے سارے جھوٹے دعوے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے لہٰذا اٹھو غفلت، سستی اور بے غیرتی کی زندگی سے، جرأت و بہادری کی موت کو ترجیح دیتے ہوئے آج کے کعب بن اشرف اور ابن ابی الحقیق کے خلاف محمد بن مسلمہؓ اور عبداللہ بن عتیکؓ بن کر ٹوٹ پڑو، نبی کریم ﷺ اور ان کے جانثار اصحابؓ کی عزت و ناموس پر کٹ مرو، سروں پر کفن باندھ لو، دشمنوں کو واصل جہنم کر کے عظیم سعادت کے مستحق بن جاؤ، یا پھر نبی کریم ﷺ کی عزت و آبرو کے تحفظ میں اپنی جان قربان کر کے اعلیٰ جنتوں کے وارث بن جاؤ۔ یاد رکھو! جنت تلواروں کے سائے تلے ہے، جب کہ تم جنت کے عوض

Scanned by CamScanner

اپنی جانیں اللہ کو بیچ چکے ہو، پھر ڈرنا کیسا اور پھر دیر کس بات کی......!

نوٹ:...... ذکر چل رہا تھا کہ ان میں گناہ عام ہے، دیکھا آپ نے کہ زنا جیسا گناہ کبیرہ شیعوں کے ہاں کتنی عظیم عبادت کا درجہ رکھتا ہے جیسا کہ شیعوں کی معتبر کتابوں کے حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔

یہ لوگ مصاحفِ قرآن کے منکر ہیں:

حضرت علی المرتضیٰؓ اپنے خطبے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے بارے میں خبر دی اور نشانیاں بھی بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ یہ لوگ قرآن کے منکر ہیں:

شیعہ اور انکارِ قرآن

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مذہب شیعہ کی تمام بنیادی کتب میں موجودہ قرآن مجید کا بڑی ڈھٹائی سے انکار کیا گیا ہے، اور علی الاعلان کہا گیا ہے کہ موجودہ قرآن اصلی قرآن نہیں ہے، نیز مذہب شیعہ کی کتب میں دو ہزار سے زیادہ روایات تواتر کے ساتھ موجودہ قرآن کو تحریف شدہ کتاب بتاتی ہیں۔ مثال کے طور پر کتب شیعہ کی چند عبارات پیش خدمت کی جاتی ہیں:

تحریف قرآن کے عقیدے کو ثابت کرنے کے لیے مذہب شیعہ میں مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں، انہی میں سے ایک کتاب ''فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب'' میں لکھا ہے کہ:

"قال السید المحدث الجزائری ما معناہ ان الاصحاب قد اطبقوا علیٰ صحۃ الاخبار المستفیضۃ المتواترۃ الدالۃ بصریحھا علیٰ وقوع التحریف فی القرآن"

ترجمہ: ''محدث جزائری کہتا ہے کہ صراحتاً تحریفِ قرآن پر دلالت کرنے والی متواتر روایتوں کی صحت پر (ہمارے) سب اصحاب کا اتفاق ہے'' (فصل الخطاب ص ۳۰)

اسی کتاب کے اسی صفحہ پر مزید لکھا ہے کہ:

"ان الاخبار الدالۃ علیٰ ذٰلک تزید علیٰ الفی حدیث، وادعی استفاضتھا جماعۃ کالمفید و المحقق الداماد و العلامۃ المجلسی"

ترجمہ: ''تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی روایات دو ہزار سے زیادہ ہیں ایک جماعت نے ان کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے، جیسے مفید، محقق داماد، اور علامہ مجلسی وغیرہ'' (فصل الخطاب ص ۳۰)

الغرض:...... شیعہ موجودہ قرآن کو اصلی قرآن نہیں مانتے ہیں، مذہب شیعہ کی تمام

Scanned by CamScanner

چھوٹی بڑی کتابیں اس سلسلہ کی عبارات سے بھری پڑی ہیں۔

لہٰذا:۔ نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ علامات کے مطابق یہی وہ قوم ہے جس کے متعلق حضرت علی المرتضیٰؓ کو آپ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ اگر تم ان لوگوں کو پاؤ تو قتل کر دینا۔

اصحابِ رسول ﷺ کو سبّ و شتم کرنا:

نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ یہ نشانی اور علامت بھی سوائے شیعہ کے کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی ہے، یہی وہ بد بخت اور لعین ترین طبقہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو گالیاں دینا، لعنت کرنا تو درکنار بلکہ ان کی توہین، تکفیر کرنا نہ صرف جائز بلکہ دین کا حصہ اور اہم عبادت قرار دیتا ہے، مذہب شیعہ کے عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد تمام صحابہ کرامؓ دین اسلام سے پھر کر مرتد ہو گئے تھے سوائے تین حضرات کے یا چار اشخاص کے۔ مثال کے طور پر چند کتب شیعہ کی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔ مذہب شیعہ کے چوٹی کے مجتہد باقر مجلسی اپنی کتاب ''عین الحیوٰۃ'' میں لکھتا ہے:

"جمیع صحابہ بعداز وفات حضرت رسول ﷺ مرتد شدہ واز دین برگشتند سوائے سہ کس، سلمان، ابوذر و مقداد" (عین الحیوٰۃ ص ۳)

ترجمہ:۔۔۔۔۔''تمام صحابہ حضرت رسول (ﷺ) کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے اور دین سے پھر گئے تھے سوائے تین آدمیوں کے (۱) سلمان فارسیؓ (۲) ابوذر غفاریؓ (۳) اور مقدادؓ

مذہب شیعہ میں انتہائی اہمیت کی حامل کتاب ''اسرار آل محمد ﷺ'' سلیم بن قیس ہلالی کوفی متوفی ۹۰ ق ھ کی تالیف ہے، اس کتاب کے سرورق پر لکھا ہوا ہے کہ ''اولین کتاب شیعہ درزمان امیر المؤمنین'' ''یعنی حضرت علیؓ کے زمانے میں شیعہ مذہب کی پہلی کتاب'' اور اس کتاب کے سرورق پر حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ کی طرف منسوب یہ قول بھی لکھا ہوا ہے کہ'' آن کتاب الفبای شیعہ وسری از اسرار آل محمد ﷺ'' ''یعنی یہ کتاب مذہب شیعہ کی

الف، باء ہے اور آل محمد ﷺ کے رازوں میں سے ایک راز ہے''۔ چنانچہ اس کتاب کے صفحہ ۴۴ پر لکھا ہے کہ:

"ہمہ مردم بعد از پیامبر (ﷺ) از دین برگشتند بجز چهار نفر"

ترجمہ:۔۔۔۔۔''پیغمبر ﷺ کے بعد تمام لوگ دین سے پھر گئے تھے سوائے چار آدمیوں کے''(اسرار آل محمد ﷺ ۴۴)

جی ہاں۔۔۔۔۔! مذہب شیعہ کے بنیادی عقائد میں یہ بات شامل ہے، جہاں یہ تمام صحابہ کرامؓ کی توہین ہے وہاں خود خاتم النبیین ﷺ کی شان میں بھی گستاخی ہونے کے ساتھ ساتھ پورے کے پورے دینِ اسلام کے انہدام کی سازش بھی ہے کہ نبی آخرالزمان ﷺ کی وفات کے بعد تمام کے تمام صحابہؓ اگر دین سے پھر جاتے تو پھر رسول اللہ ﷺ کو ناکام نبی ثابت کرنا اور اصل دین، اصل نماز، اصل کلمہ اور اصلی قرآن اور دین کے تمام احکامات کے خاتمے کا اعلان کرنا کوئی دشوار کام نہیں رہ جاتا۔

دراصل یہی مذہب شیعہ کے وجود کا مقصد ہے چونکہ صحابہ کرامؓ ہی خاتم النبیین ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کے دین کے عینی شاھد اور چشم دید گواہ ہیں، اور یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ جب کسی مقدمہ کے چشم دید گواہوں کو جھوٹا ثابت کر دیا جائے تو وہ مقدمہ اور دعویٰ خود بخود جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے، چنانچہ دین کے انہدام کی اس سازش کے لیے مذہب شیعہ کو معرضِ وجود میں لایا گیا، اور تمام صحابہ کرامؓ کی تکفیر اور ارتداد پر مبنی عقیدہ اس مذہب کی بنیاد قرار پایا، اب جب خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین کے چشم دید گواہوں کو ہی مرتد، منافق اور کافر کہہ دیا جائے تو پھر نبی آخرالزمان ﷺ کی نبوت، آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین، کلمے، نماز، روزے، زکوٰۃ، حج، جہاد اور قرآن کے انکار کی گنجائش ہی باقی نہیں رہ جاتی بلکہ یہ تمام چیزیں خود بخود غلط اور جھوٹ ثابت ہو جاتی ہیں اسی لیے جس کسی اہل علم نے بھی عقائدِ شیعہ کا مطالعہ کیا وہ انہیں زندیق اور اسلام و مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا اور نقصان دہ دشمن قرار دیئے بغیر نہ رہ سکا۔

Scanned by CamScanner

جہاں تک معاملہ صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینے اور لعنت کرنے کا ہے تو عقائدِ شیعہ کے مطابق نماز جیسی عبادت بھی اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک نماز کے بعد صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ پر لعنت نہ کی جائے۔ چنانچہ نقل کفر، کفر نہ باشد کے تحت کتب شیعہ میں سے ایک عبارت اس سلسلہ کی ملاحظہ ہو! باقر مجلسی ملعون اپنی کتاب عین الحیوۃ میں رقمطراز ہے کہ:

"وبسند معتبر منقول است کہ حضرت جعفر صادق علیہ السلام از جای نماز خود بر نمیخاستند تا چہار ملعون و چہار ملعونہ رالعنت نمیکردند پس باید بعد از ہر نماز بگوید "اللّٰھم العن ابابکر و عمر و عثمان و معاویۃ وعایشۃ و حفصۃ وھندہ وام الحکم"

ترجمہ:......اور معتبر سند کیساتھ منقول ہے کہ حضرت جعفر صادقؑ اپنی نماز کی جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک کہ چار ملعون مردوں اور چار ملعونہ عورتوں پر لعنت نہ کر لیتے تھے بس ضروری ہے کہ ہر نماز کے بعد یوں کہا جائے "اے اللہ لعنت کر ابوبکر اور عمر اور عثمان اور معاویہ اور عائشہ اور حفصہ اور ھندہ اور ام الحکم پر۔ (عین الحیاۃ ص۵۹۹ طبع ایران)

نوٹ:......امت مسلمہ کے جوانو......! ان عقائد شیعہ سے آگاہی کے بعد اپنے ضمیر سے پوچھو کیا اب بھی ہمارا گھروں میں بیٹھا رہنا، اپنے کاروباروں میں مشغول رہنا، اس کفر کا راستہ روکنے کے لیے میدان میں نہ آنا بے غیرتی نہیں کہلائے گا......؟؟ اگر یہ بے غیرتی نہیں ہے تو پھر بے غیرتی کس چیز کا نام ہے......؟؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر، داماد اور بیویوں پر شیعہ ہر نماز کے بعد لعنت بھیجے اور ہم چین کی زندگی گزاریں تو پھر ہماری زندگیوں اور جوانیوں پر لعنت ہے۔

اٹھو اور ان لعین ترین کافروں کو انکے منطقی انجام یعنی جہنم واصل کرنے کے لیے سروں پہ کفن باندھ لو، نہیں چاہیے ایسی بے غیرتی کی زندگی اور جوانی کہ جس کے ہوتے

ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور گھرانے کی عزت اور ناموس پر حملے ہو رہے ہوں۔ اب تمہیں یہ بات سمجھنے میں بھی کوئی مشکل پیش نہیں آنی چاہیے کہ عبادت اور نماز کے نام پر شیعہ "ایمان بگاڑوں" میں جمع ہو کر اپنے کفریہ عقیدے کے مطابق "ازواجِ مطہراتؓ اور صحابہ کرامؓ پر لعنت بھیجتے ہیں، تم پر لازم ہے کہ لعنت کرنے والوں کو ان لعنتی مراکز سمیت جہنم واصل کر دو، کسی دھوکہ میں نہ آؤ کہ عبادت گاہ کا احترام ضروری ہے وغیرہ وغیرہ کیونکہ یہ عبادت گاہ نہیں بلکہ لعنت گاہ ہے اور لعنتوں کے مراکز ہیں اور روئے زمین پر سب سے مبغوض اور بُری جگہیں ہیں۔

لہٰذا:......نہ کوئی لعنت کرنے والا زندہ چھوڑنے کے لائق ہے اور نہ ہی کوئی لعنت گاہ سلامت چھوڑے جانے کے قابل ہے۔

حاصل کلام:......چوتھے خلیفہ راشد سیدنا علی المرتضیٰؓ کے دور خلافت میں جب شیعت حُبِّ اہل بیتؓ کے نعرے میں پروان چڑھنے لگی تو حضرت علیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں جا بجا اپنے خطبوں میں لوگوں کو شیعت کی حقیقت سے آگاہ فرمایا اور یہ بھی واضح کر دیا کہ یہ باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگی اس کی اطلاع دی تھی اور تمام نشانیاں بتائی تھیں اور حکم ارشاد فرمایا تھا کہ اگر تم ان لوگوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا اور ان سے جنگ کرنا چنانچہ حضرت علیؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی روشنی میں جو نشانیاں ان لوگوں کی بیان فرمائی ہیں۔ گزشتہ صفحات میں ہم نے ان تمام نشانیوں میں سے ہر ایک نشانی اور علامت قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کر کے مذہب شیعہ کی معتبر کتب کی عبارات اور حوالہ جات کو بطورِ گواہی کے پیش کیا ہے، جس سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت علیؓ کے ان خطبات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبل از وقت بیان کردہ علامات اور نشانیوں کے مطابق شیعہ ہی وہ قوم اور لوگ ہیں جن کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰؓ کو حکم ارشاد فرمایا تھا کہ "اگر تم ان لوگوں کو پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ یہ لوگ مشرک ہیں"۔

Scanned by CamScanner

(۳)...... ان تمام ابتدائی اقدامات، انتباہات اور سزاؤں کے اعلانات کے باوجود بھی جب ان بد بخت لوگوں نے دین دشمنی کی سرگرمیوں میں کوئی کمی نہ کی تو حضرت علی المرتضیٰؓ نے اس سازش اور فتنے یعنی مذہب شیعہ کے بانی اور سرغنہ عبداللہ بن سبا کو گرفتار کر کے زندہ آگ میں جلوا دیا اور اسی طرح بعد میں بھی مزید ۷۰ افراد کو جو اسی عبداللہ بن سبا کے پیروکار اور مذہب شیعہ کے قائدین اور لیڈر تھے ان کو بھی زندہ آگ میں جلوایا۔ (جیسا کہ خود مذہب شیعہ کی معتبر کتاب "رجال کشی" کی گواہی ہم پیش کر چکے ہیں)

نوٹ:...... یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ حضرت علیؓ نے ان لوگوں کو آگ میں جلوا کر ہلاک کرنے کی سزا کیوں دی جب کہ نبی کریم ﷺ نے آگ میں جلا کر ہلاک کرنے سے منع فرمایا ہے......؟؟ جیسا کہ بخاری شریف کے حوالہ سے ہم نے گزشتہ صفحات میں ذکر کردہ روایت میں پڑھا کہ حضرت ابن عباسؓ کے قول میں بھی ایسے ہی مذکور ہے۔ علمائے امت نے اس سوال کے کئی جوابات دیئے ہیں لیکن سب سے بہترین جواب ملّا علی قاری رحمہ اللہ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح "مرقاۃ" میں نقل فرمایا ہے کہ:

"والاحراق بالنار وان نهى عنه كما ذكره ابن عباسؓ لكن جوّز للتشديد بالكفار والمبالغة فى النكاية والنكال...... الخ"

خلاصہ:...... عام حالات میں آگ میں جلانے کی ممانعت ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا لیکن آگ میں جلا کر ہلاک کرنا کفار کے خلاف سختی اور شدت کیلئے جائز ہے اور اسی طرح عبرت کے لیے بھی جائز ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۱۰۴ جلد ۷)

حضرت علی المرتضیٰؓ چونکہ خلیفہ راشد تھے اور اس کفریہ سازش، مذہب شیعہ کی حقیقت اور اس کے نتیجے میں پہنچنے والے نقصان سے خوب آگاہ اور واقف تھے لہٰذا آپؓ نے عام کفار سے ہٹ کر ان بدترین کافروں کے خلاف زیادہ شدت اور سختی کا معاملہ کرتے ہوئے اس مذہب کے بانی سمیت دیگر پیشواؤں اور لیڈروں کو آگ میں جلا کر نشان عبرت بناتے

ہوئے بعد میں آنے والے مسلمانوں کے لیے اس دین دشمن اور راہزن ٹولے کا علاج متعین کر دیا کہ عام کفار کے مقابلے میں ان لعین ترین شیعہ زندیقوں کے خلاف زیادہ شدت اور زیادہ سخت سے سخت اقدامات اٹھائے جائیں اور ان کو ایسی سزا دی جائے کہ یہ عبرت کا نمونہ بن جائیں۔

الحمدللہ! پاکستان کی سرزمین پر اس خبیث فتنے اور بدترین کافروں کے خلاف پوری قوت اور شدت کے ساتھ حضرت علیؓ کے عمل کی روشنی میں متعین ہونے والے طریقہ کار پر عمل پیرا ہو کر "لشکر جھنگوی" کے مجاہدین شیعہ زندیقوں کو جہنم واصل کر کے نشانِ عبرت بنانے میں مصروف عمل ہیں۔ جو لوگ آج ہمیں "انتہاء پسند اور شدت پسند" ہونے کا طعنہ دیتے ہیں یا شیعت کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں یا شیعت کیخلاف لڑی جانے والی اس جنگ کو قوت کا ضیاع، یا خلاف مصلحت یا چند جذباتی نوجوانوں کا کام گردانتے ہیں، یا جو لوگ شیعہ کو چھوٹا دشمن سمجھنے کی بیوقوفی میں مبتلا ہیں۔ ان تمام لوگوں کو دعوت فکر ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی احادیث، حضرت علیؓ کے خطبات و فیصلہ جات پر بغور نظر ڈالیں اور پھر حضرت علیؓ کے اپنے دورِ خلافت میں شیعت کے خلاف اٹھائے گئے حضرت علیؓ کے اقدامات کو مدنظر رکھیں اور ٹھنڈے دل سے سوچیں، غور و فکر فرمائیں اور پھر فیصلہ کریں......!

حضرت علیؓ کا مذہب شیعہ کے بانی کو اس کے دیگر پیروکاروں سمیت آگ میں جلا ڈالنا...... کیا یہ انتہاء پسندی ہے......؟ کیا یہ شدت پسندی ہے......؟ کیا یہ خلاف مصلحت قدم تھا......؟ کیا یہ چھوٹے دشمن کے خلاف جذباتی نوجوان کا کام تھا......؟؟؟ ذرا غور فرمائیں! کیا اب بھی شیعت کے لیے نرم گوشہ رکھا جا سکتا ہے......؟؟ کیا شیعت کیخلاف لڑی جانیوالی جنگ کو قوت کا ضائع کرنا کہا جا سکتا ہے......؟

اگر رتی برابر بھی ایمان موجود ہو تو بڑی آسانی کے ساتھ یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت علیؓ نے اس خبیث فتنے کے خبیث لوگوں کو آگ میں جلا کر (عام حالات میں ممنوع سزا دیکر) واضح فرما دیا کہ شیعہ کے لیے نرم گوشہ نہیں رکھا جا سکتا اور ان کے خلاف

Scanned by CamScanner

جنگ نہ صرف عین مصلحت کے مطابق اور قوت اسلام کا سبب ہے بلکہ یہ بھی واضح فرمادیا کہ شیعہ عام کافروں کی طرح کافر نہیں ہے بلکہ تمام کفار میں سب سے بڑا دین دشمن، زندیق کافر ہے اس لیے اس کے خلاف جنگ وقتال بھی عام کفار کی طرح کا نہ ہو بلکہ جنگ وقتال میں ان کے خلاف شدت اور سختی سے کام لیا جائے اور ان کو اس قدر ذلت آمیز طریقہ پر قتل کیا جائے کہ یہ عبرت کا نمونہ بن جائیں۔ لیکن اگر ایمان سے عاری اور عقل سے پیدل کوئی شخص اب بھی شیعت کے خلاف لڑی جانے والی اس مقدس جنگ کو ''شدت پسندی اور انتہاء پسندی'' کہتا ہے تو پھر اسے جان لینا چاہیے کہ ہمیں یہ شدت پسندی اور انتہاء پسندی حضرت علی المرتضیٰ؄ سے ورثہ میں ملی ہے اور ہمیں اس شدت پسندی اور انتہاء پسندی پر فخر ہے۔ پھر ہم بانگِ دحل، ڈنکے کی چوٹ پر، علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہاں ہم شدت پسند ہیں، ہاں، ہم انتہاء پسند ہیں (الحمدللہ)

امتِ مسلمہ کے غیرت مند نوجوانوں سے اپیل......!

مذکورہ بالا تمام حقائق سے آگہی کے بعد اب کسی تردد، کسی وسوسے کی قطعاً کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی بلکہ اب تو راستہ صاف اور واضح ہے، جنگ نہ صرف شروع ہے بلکہ اب تو جنگ فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکی ہے، الحمدللہ! ''لشکر جھنگویؒ'' کے مجاہدین نے سرزمین پاکستان پر سب سے پہلے عملی جہاد کا آغاز کرتے ہوئے بڑی سے بڑی قربانیاں دے کر دشمنوں کو صدیوں پیچھے دھکیل دیا ہے، اور میدانِ جنگ میں جرأت و بہادری کی ایسی تاریخ رقم کر دی ہے جس سے امت مسلمہ کا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے، اور اب ''لشکر جھنگویؒ'' اسلامیانِ پاکستان کی ایسی قوت بن چکا ہے جنہوں نے ایک طرف مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور راہزنوں کو لوہے کی لگام ڈالی ہے تو دوسری طرف مسلمانانِ پاکستان کو جرأت و شجاعت، جوانمردی اور بہادری کی شاہراہ پر چلا کر صحابہ کرامؓ کے ادوار کی یاد کو تازہ کر دیا ہے۔

ایسے میں ہم امت مسلمہ کے ہر غیرت مند نوجوان سے اپیل کرتے ہیں کہ تمام

شیطانی وساوس کو پسِ پشت ڈال کر، نبی کریم ﷺ کے فرامین کی روشنی میں، چوتھے خلیفہ راشد سیدنا علی ابن ابی طالبؓ کے فیصلے اور عمل کے عین مطابق، دین اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن شیعہ زندیقوں کے خلاف فیصلہ کن معرکے میں مجاہدین ''لشکر جھنگویؒ'' کو تنہا نہ چھوڑیں، بلکہ اسلامیان پاکستان کی اس قوت کا حصہ بن کر دین کے لعین ترین دشمنوں کے خلاف سخت سے سخت اقدامات اٹھانے کے لیے سروں پر کفن باندھ لیں۔

مجاہدین ''لشکر جھنگویؒ'' یہ عزم کر چکے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، آپ کی ازواج مطہراتؓ آپ کے اہل بیتؓ اور آپ کے اصحابؓ کی عزت و ناموس کے تحفظ اور نظامِ خلافتِ راشدہ کے مکمل نفاذ کے بغیر ہم کسی صورت چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ انشاءاللہ۔

جلدی کیجئے کہیں قافلہ اہل حق چھوٹ نہ جائے......!

یاد رکھیے! ہم باتوں پر نہیں عمل پر یقین رکھتے ہیں......!

Scanned by CamScanner

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کا اعلانِ حق

"عن عمر و شمر عن جابر قال قال لی محمد الباقر بن علی، یاجابر :بلغنی ان قوما بالعراق یزعمون انهم یحبوننا، ویتنا ولون ابابکرو عمر ؓ، ویزعمون انی امرتهم بذٰلك فابلغهم انی الیٰ الله منهم بری والذی نفس محمدٍ بیده لو ولیت لقربت الیٰ الله تعالیٰ بدمائهم، لانالتنی شفاعة محمد ان لم اکن استغفر لهما واترحم علیهما ان اعداء الله لغافلون عنهما"

"جابر کہتے ہیں کہ محمد باقر بن علی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا! اے جابر مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ عراق کے علاقے میں ایک قوم ہے، وہ لوگ ہماری محبت کے دعویدار ہیں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے بارے غلط باتیں کہتے ہیں، اور ساتھ یہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو اس چیز کا حکم دے رکھا ہے۔ پس ان لوگوں کو (میری جانب سے) یہ بات پہنچا دو: اللہ گواہ ہے کہ میں اس قوم سے بری و بیزار ہوں، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (یعنی محمد باقر) کی جان ہے اگر مجھے اس قوم پر قدرت حاصل ہو جائے تو میں ان کی خوب خون ریزی کر کے، اللہ کے تقرب کو حاصل کروں، مجھے محمد (ﷺ) کی شفاعت ہی نصیب نہ ہو، اگر میں ان دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کے لیے استغفار نہ کروں اور ان کے حق میں کلمات ترحم نہ کہوں، اللہ کے دشمن ان دونوں سے غافل ہیں"۔

((۱)حلیۃ الاولیاء، جلد نمبر۳ ص ۱۵۸ ذکر محمد الباقر، طبع مصر)((۲) ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، جلد اوّل ص ۱۵۸ الباب الخامس طبع اوّل)

امام باقرؒ کے فرمان کی وضاحت!!

شیعوں کا قتلِ عام، اللہ کے تقرب کا ذریعہ ہے:

حضرت حسین بن علیؓ کے پوتے اور حضرت زین العابدینؒ کے صاحبزادے جناب محمد باقرؒ جن کو شیعہ پانچواں معصوم امام ماننے کے دعویدار ہیں اور ان کی محبت کا دم بھرتے ہیں، نیز شیعہ عقائد کے مطابق ان کو ان کے معصوم اماموں نے ہی صحابہ کرامؓ بالخصوص خلفائے راشدینؓ اور خاص الخاص حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ پر تبرا کرنے کا حکم دے رکھا ہے بلکہ اس تبرابازی کو اہم عبادت اور ذریعہ نجات قرار دیا ہوا ہے۔ (جب کہ در حقیقت وہ تمام حضرات اس قسم کی غلاظت سے بری اور بیزار تھے) چنانچہ حضرت امام باقر رحمہ اللہ کو جب اس شیعہ قوم اور ان کے عقائد و حرکات کا پتہ چلتا ہے تو اپنی خاندانی غیرت و حمیت کے مطابق نہ صرف ایسے غلیظ نظریات کی حامل قوم سے برأت اور بیزاری کا اعلان فرماتے ہیں بلکہ ایمان تازہ کر دینے والا ارادہ اور خواہش علی الاعلان بیان فرماتے ہیں کہ! "اللہ کی قسم اگر میں اس قوم پر قدرت حاصل کر لوں تو میں ان کی خوب خون ریزی یعنی ان کا قتل عام کر کے اللہ تعالیٰ کا تقرب اور نزدیکی حاصل کروں گا"۔ یعنی امام باقرؒ کے نزدیک شیعوں کا قتل عام، اللہ کے تقرب کا بہترین ذریعہ ہے۔

نوٹ:...... حضرت امام باقر رحمہ اللہ سے محبت کا جھوٹا دعویٰ کرنیوالوں (شیعوں) کے لیے تو ڈوب مرنے کا مقام ہے ہی، لیکن اس کیساتھ شیعوں کی تکفیر میں تردد کا شکار اور شیعوں کے خلاف جنگ کو خلاف مصلحت قرار دینے والوں نیز شیعوں کے ساتھ کسی بھی قسم کا اتحاد کرنے والوں یا اتحاد کے خواہاں لوگوں اور شیعوں کو چھوٹا دشمن قرار دے کر نظر انداز کرنے کی مخصوص سوچ کے حامل لوگوں کے لیے بھی لمحۂ فکریہ ہے کہ حضرت حسینؓ بن علیؓ کے پوتے، حضرت امام باقر رحمہ اللہ واضح طور پر ان شیعوں کا قتل عام اور خون ریزی کرنے کی دیرینہ خواہش اور آرزو کا اعلان فرما رہے ہیں۔

خدارا......! اللہ تعالیٰ کے قرب اور نزدیکی والے اس کام کو (شیعوں کے خلاف

Scanned by CamScanner

جنگ) خلاف مصلحت سمجھنے یا چھوٹے دشمن کیخلاف قوت کا ضائع کرنے جیسے مکروہ پروپیگنڈوں میں نہ آئیں، بلکہ حضرت باقرؒ کے اس تاریخی فرمان کی روشنی میں مصروف عمل مجاہدین کے دست و بازو بن کر اس نعمت عظمیٰ کے حصول کے امیدوار بن جائیں......
(ورنہ...... پھر نہ کہنا کہ خبر نہ ہوئی!!)

محبوبِ سبحانی الشیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا فیصلہ!:

پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنی مشہور زمانہ کتاب "غنیۃ الطالبین" میں شیعوں کی اقسام تفصیلاً بیان فرماتے ہوئے ان کے تمام کفریہ عقائد کا پردہ چاک کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ!

"اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور اسکی تمام مخلوق قیامت تک ان پر لعنت کریں، اور اللہ تعالیٰ ان کی آباد بستیوں کو ویران کردے اور صفحۂ ہستی سے ان کا نام ونشان مٹادے۔ اور روئے زمین پر ان میں سے کسی متنفس کو زندہ نہ رہنے دے، اس لیے کہ یہ لوگ اپنے کفریہ عقائد پر مُصر (اصرار کرنیوالے) ہیں۔ اسلام کو انہوں نے بالکل خیر آباد کہہ دیا ہے اور ایمان سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا، نبیوں (کی تعلیمات) کا اور قرآن کا انکار کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں (مسلمانوں کو) ان لوگوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

(غنیۃ الطالبین: بحوالہ اکفار الملحدین مع اردو ترجمہ ص ۲۱۲ ص ۲۱۳، ناشر مکتبہ لدھیانوی رحمہ اللہ کراچی)

وضاحت:...... امت مسلمہ کی عظیم روحانی شخصیت حضرت عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ شیعوں کے مختلف گروہوں کے نام اور ان کے عقائد بیان فرمائے ہیں، اور پھر ان شیعوں کے لیے مذکورہ بالا الفاظ میں بددعائیں تحریر کی ہیں، جن کو پڑھ کر بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اہل علم حضرات ابتداء ہی سے اسلام کیخلاف اس سازشی عنصر کو نہ صرف پہچانتے تھے، بلکہ انہوں نے ہر انداز سے اس کی بیخ کنی کی کوشش جاری رکھی، تحریر و تقریر اور پھر عملی میدان یعنی جہاد و قتال کے ذریعہ اس فتنہ اور سازش کو ختم کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہے، چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے شیعوں کو اسلام کا کتنا بڑا دشمن قرار دیا ہے کہ وہ ان کی بستیوں کو ویران کرنے اور صفحۂ ہستی سے ان کا نام ونشان مٹانے کے درپے

ہیں اور روئے زمین پر ان میں سے کسی متنفس یعنی جاندار کو زندہ چھوڑنے کے حق میں نہیں ہیں۔

دعوت فکر:...... جو لوگ شیعہ جیسے اسلام کے سب سے بڑے دشمن کو چھوٹا دشمن سمجھنے کی غلطی میں مبتلا ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے فیصلہ پر ذرا سا غور کرلیں تو وہ اس غلط فہمی کو دور کرسکتے ہیں اور اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف اس بڑے اور خطرناک دشمن کی بیخ کنی میں مصروف ہو کر پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی ان بددعاؤں کی قبولیت ثابت کرنے کا ذریعہ بن جائیں۔

Scanned by CamScanner

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قولِ فیصل

شیعوں سے جنگ کرنا، سیدنا صدیق اکبرؓ کی سنت ہے:

محدث کبیر علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ اپنی کتاب ''اکفار الملحدین'' میں فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ''منہاج السنۃ'' میں جلد نمبر ۲ ص ۲۳۰ پر رافضیوں (شیعوں) کی تکفیر پر بھی ایک مستقل باب لکھا ہے اور اس کو ان الفاظ پر ختم فرمایا ہے۔

''جب کہ یہ روافض (شیعہ) مدعی ہیں کہ اہل یمامہ (یعنی منکرین زکوٰۃ) مظلوم تھے، ان کو ناحق قتل کیا گیا ہے، اور ان سے جنگ کرنے کے جواز اور صحت کے منکر ہیں بلکہ ان کے (مسلمان ہونے کے) حق میں تاویلیں کرتے ہیں۔ تو یہ اس امر کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ یہ پچھلے (یعنی شیعہ) انہی اگلوں (یعنی اہل یمامہ) کے متبع (اور انہی کے نقشِ قدم پہ چلنے والے) ہیں۔

اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کے نقشِ قدم پہ چلنے والے اہل حق مسلمان ہر زمانہ میں (اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے) مرتدین سے جنگ کرتے رہیں گے، یعنی جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے زمانہ کے مرتدین، اہل یمامہ سے ارتداد کی بناء پر جنگ کی تھی، اسی طرح ان کے متبعین اہل حق بھی اپنے زمانہ کے مرتدین سے جنگ کرتے رہیں گے، بالفاظِ دیگر ہر زمانہ میں اہل یمامہ کے متبعین مرتدین بھی پیدا ہوتے رہیں گے اور ان کو قتل کرنے والے (حضرت ابوبکر صدیقؓ کے متبعین) اہل حق بھی پیدا ہوتے رہیں گے اور یہی سلسلہ برابر جاری رہے گا''۔

(اکفار الملحدین اردو ترجمہ از مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ، ص ۳۳۴، ۳۳۵ ناشر مکتبہ لدھیانویؒ کراچی)

وضاحت:...... شیخ الاسلام، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب ''منہاج السنہ'' میں شیعوں کی تکفیر پر ایک مستقل باب لکھ کر اس کو مذکورہ بالا شاندار الفاظ پر ختم فرماتے ہیں کہ یہ شیعہ ان مرتدین اہل یمامہ کے پیروکار اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں، یعنی جس طرح وہ اہل یمامہ مرتد تھے اسی طرح یہ شیعہ بھی مرتد اور قابل گردن زدنی ہیں، جب کہ ان شیعوں سے جنگ کرنے والے اہل حق، سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے متبع، پیروکار اور نقشِ قدم پر چلنے والے ہیں جسطرح صدیق اکبرؓ نے اپنے زمانہ کے مرتدین کیخلاف جنگ کی تھی اسی طرح ان کے نقش قدم پر چلنے والے اہل حق ہر زمانہ میں اپنے دور کے مرتدین سے جنگ کرتے رہیں گے۔

اہل یمامہ اور شیعوں میں مماثلت!:

اہل یمامہ یعنی منکرین زکوٰۃ، نمازیں پڑھتے تھے، کلمہ گو بھی تھے، رمضان کے روزے بھی رکھتے تھے اور دیگر تمام شرعی احکامات کی پابندی کے دعویدار بھی تھے، لیکن انہوں نے قرآن کریم کی صرف ایک آیت کی غلط تاویل کر کے یہ نتیجہ حاصل کرلیا کہ زکوٰۃ وصول کرنے کا حق صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب یہ حق کسی اور کو حاصل نہیں ہے، اس لیے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے ہم زکوٰۃ ادا کرتے رہے، اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم کسی کو زکوٰۃ ادا نہیں کرینگے، یعنی کہ اہل یمامہ نفسِ زکوٰۃ کے وجوب کے منکر نہیں تھے بلکہ صرف غلط تاویل کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو زکوٰۃ کی وصولی کا حقدار نہیں سمجھتے تھے اس لیے انہوں نے خلیفۂ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا، سیدنا صدیق اکبرؓ نے ان منکرینِ زکوٰۃ اہل یمامہ کے ارتداد کی بناء پر ان سے جنگ فرمائی، اور تمام صحابہ کرامؓ نے ان باطنی اور اندرونی مرتدین و زنادقہ اہل یمامہ سے جنگ فرمائی، اور اس جنگ کرنے پر اتفاق اور اجماع کرلیا، اور ان سے جنگ کی گئی تو اس طرح باجماع صحابہ کرامؓ ان مرتدین کے خلاف جنگ کو دیگر کھلے ہوئے کفار کے خلاف جنگ پر ترجیح دی گئی۔

بالکل اسی طرح: شیعہ بھی کلمہ گو ہونے کے دعویدار ہیں، نمازیں پڑھنے، روزے رکھنے

کے مدعی ہیں اور اپنے آپ کو اہل قبلہ کہلواتے ہیں۔ جب کہ اہل یمامہ نے تو صرف ایک آیت قرآنی کی باطل تاویل کر کے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا تھا، لیکن شیعہ تو اولاً موجودہ قرآن کے ہی منکر ہیں اور ثانیاً بے شمار قرآنی آیات کی باطل تاویلات کر کے عقائدِ اسلام اور شرعی احکام کے مقابلہ میں خالصتاً کفریہ عقائد و نظریات اور احکام کا نام اسلام رکھ کر مسلمان بلکہ مؤمن ہونے کا دعویٰ کر کے اسلام کی بنیادوں پر حملہ آور ہیں اور اہل یمامہ کے حق میں باطل تاویلیں کرتے ہیں، انہیں مظلوم اور مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کے خلاف کیے جانے والے تمام صحابہ کرامؓ کے اجماعی فیصلے اور جہاد کو غلط اور ظلم قرار دیتے ہیں۔

اسی لیے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے شیعوں کو اہل یمامہ کا متبع، پیروکار اور نقشِ قدم پہ چلنے والا قرار دیا ہے اور ان کے خلاف جنگ کرنے والوں کو سیدنا صدیق اکبرؓ کا متبع، پیروکار اور نقشِ قدم پہ چلنے والے کو اہل حق قرار دیا ہے۔ چنانچہ کتنی خوش نصیبی اور سعادت کی بات ہے کہ شیعوں کے خلاف جنگ کرنے والے مجاہدین، حضرت صدیق اکبرؓ کی سنّت اور تمام صحابہ کرامؓ کے اجماع پر عمل پیرا ہو کر فضیلتوں اور بلند درجات کے مستحق بن رہے ہیں، پوری امت مسلمہ کو دعوت دی جاتی ہے کہ آیئے شیعت کے خلاف جاری اس جنگ میں شریک ہو کر عظمتوں اور فضیلتوں کے مستحق بن جایئے۔

نوٹ:...... جو لوگ شیعوں کو کلمہ گو، نماز، روزہ اور حج کے دعویدار ہونے کی وجہ سے ان کی تکفیر یا ان کے خلاف جہاد کے سلسلہ میں ہچکچاہٹ کا شکار ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ اہل یمامہ کے خلاف جنگ کے سلسلہ میں ہونے والے صحابہ کرامؓ اور پھر پوری امت کے اجماع کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کریں۔

چنانچہ امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں......!

"تمام صحابہؓ اور ان کے بعد والے، منکرین زکوٰۃ سے جنگ پر متفق تھے، اگرچہ وہ نماز بھی پڑھتے تھے، رمضان کے روزے بھی رکھتے تھے، مگر اس کے باوجود ان کا کوئی شبہ صحابہ کرامؓ کے نزدیک لائق قبول نہ تھا، اس لیے کہ وہ مرتد تھے اور مانع زکوٰۃ پر ان سے جنگ کی جارہی تھی اگرچہ فرمانِ الٰہی کے مطابق وہ نفسِ زکوٰۃ کے وجوب اور اس کے فرض ہونے

کے قائل تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اس کے فرض ہونے کے قائل تھے"۔

(فتاویٰ ابنِ تیمیہؒ جلد نمبر ۴ ص ۲۸۵) (بحوالہ اکفار الملحدین اردو ترجمہ از مولوی محمد ادریس میرٹھی رحمہ اللہ ص ۳۸۵ ناشر مکتبہ لدھیانوی رحمہ اللہ کراچی)

لہٰذا واضح ہو گیا کہ کلمہ گو ہونے، نماز و روزہ کے قیام کا دعویدار ہونے اور اہل قبلہ کہلوانے سے شیعہ ارتداد اور زندقہ کے احکام سے بچ نہیں سکتا۔

امام شامی رحمہ اللہ کا تفصیلی فتویٰ:

امام ابن عابدین شامی رحمہ اللہ، فقہ حنفیہ کی مفتیٰ بہ اور معتبر ترین کتاب "ردُّ المحتار" جلد نمبر ۳ ص ۲۹۷، ص ۱۴۱ طبع جدید ۱۳۲۴ھ پر "دُرِّ مختار" کی عبارت کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ!

"نورالعین میں تمہید کے حوالے سے مذکور ہے کہ ایسے گمراہ فرقے جن کی گمراہی اس طرح ظاہر ہو جائے اور منظر عام پر آ جائے کہ (اس کی بناء پر) ان کی تکفیر واجب ہو جائے، تو اگر وہ اس گمراہی سے باز نہ آئیں یا توبہ نہ کریں تو ان سب کا قتل کر دینا جائز ہے، ہاں اگر توبہ کر لیں اور مسلمان ہو جائیں تو ان کی توبہ قبول کر لی جائے گی۔ بجز رافضیوں میں سے "اباحیہ، غالیہ اور شیعہ فرقوں کے اور فلاسفہ میں سے "قرامطہ اور زنادقہ" کے کہ ان کی توبہ کسی حال میں قبول نہ ہو گی، توبہ کریں یا نہ کریں، توبہ کرنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی ہر حال میں ان کو قتل کر دیا جائے گا"

اس کے بعد علامہ شامیؒ اس کی مزید تشریح اور اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہیں کہ:

"بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ لوگ اپنے گمراہ عقائد کا راز فاش ہونے اور مسلمان حاکم تک معاملہ پہنچنے سے پہلے توبہ کر لیں تو ان کی توبہ قبول ہو جائے گی ورنہ نہیں"

امام شامی رحمہ اللہ پھر مزید فرماتے ہیں کہ:

"امام ابو حنیفہؒ کے قول کا تقاضا بھی یہی ہے اور یہی بہترین فیصلہ ہے" (ردُّ المحتار، جلد نمبر ۳، ص ۲۹۷، ص ۱۴۱ طبع جدید ۱۳۲۴)

Scanned by CamScanner

امامِ شامیؒ کی وضاحت پر ایک نظر!:

امام ابنِ عابدین الشامیؒ فقہ حنفیہ میں انتہائی معتبر شخصیت ہیں اور آپ کے فتاویٰ فقہ حنفیہ میں مفتیٰ بہ قول کی حیثیت رکھتے ہیں چنانچہ اپنی مشہور زمانہ کتاب ''ردُّ المحتار'' میں انتہائی وضاحت کے ساتھ بیان فرماتے ہیں کہ: ایسے تمام گمراہ فرقے جن کی گمراہی اس طرح منظر عام پر آجائے کہ اس کی بناء پر ان کی تکفیر واجب ہو جائے، پھر اگر ایسے لوگ توبہ نہ کریں تو ان سب کو قتل کر دینا جائز ہے۔ لیکن یہ لوگ اگر توبہ کر لیتے ہیں تو ان کی توبہ اور اسلام قابلِ قبول ہوگا پھر قتل نہیں کیا جا سکتا۔ جب کہ رافضیوں میں سے (۱) اباحیہ (۲) غالیہ (۳) شیعہ، فرقوں کے بارے میں اور اسی طرح فلاسفہ میں سے (۱) قرامطہ (۲) زنادقہ کے بارے میں امام شامی رحمہ اللہ صاف طور پر کہتے ہیں کہ ان کی توبہ کسی حال میں قبول نہ ہوگی یہ لوگ توبہ کریں یا نہ کریں، توبہ کرنے سے پہلے بھی اور توبہ کرنے کے بعد بھی ہر حال میں ان کو قتل ہی کیا جائے گا۔

ایک اہم نکتہ:

وجہ کیا ہے کہ اوپر جن گمراہ فرقوں کی تکفیر کا واجب ہونا بیان ہوا، ان کی توبہ کا قابل قبول ہونا بھی بیان کیا گیا مگر چند فرقوں جن میں شیعہ بھی شامل ہے کے متعلق یہ بیان ہوا کہ ان کی توبہ کا کوئی اعتبار نہیں ہے بلکہ ان کو ہر حال میں قتل ہی کیا جائے گا، آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

ذرا سا غور کریں تو وجہ بالکل صاف ظاہر ہے کہ اوپر بیان شدہ گمراہ فرقے، اس امت کے اندر بننے والے تہتر فرقوں میں شامل تھے، اور اب تک مسلمانوں کے فرقوں میں شامل تھے لیکن اب ان کی گمراہی اتنی ظاہر اور واضح ہو گئی ہے کہ ان کی تکفیر واجب ہو گئی ہے چونکہ یہ اس امت کے اندر بننے والے فرقوں میں شامل تھے، لہٰذا ان کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہے، یہ لوگ توبہ کر لیں اور اسلام لے آئیں تو ان کی توبہ اور اسلام کا اعتبار کیا جائے گا۔

جب کہ برخلاف اوپر بیان شدہ دیگر فرقے مثلاً شیعہ یہ تو پہلے ہی سے مسلمانوں

کے اندر بننے والے ان تہتر فرقوں میں بھی شامل نہیں بلکہ یہ تو اسلام کے خلاف ایک منظم سازش کے تحت میدان میں آئے ہیں اور جان بوجھ کر اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بنیادوں پر ''راہزن'' بن کر حملہ آور ہیں، نیز یہ تو مرتد، ملحد اور زندیق ہیں، لہٰذا ان کی توبہ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا بلکہ ہر حال میں ان کو قتل ہی کیا جائے گا۔

بعض علماء کے نزدیک توبہ کی قبولیت کے لیے ایک شرط:

امام شامیؒ فرماتے ہیں کہ: ہاں البتہ بعض علماء کے نزدیک ان فرقوں مثلاً شیعہ وغیرہ کے لیے توبہ کی قبولیت کی ایک شرط ہے وہ یہ کہ ''یہ لوگ اگر اپنے گمراہ عقائد کا راز فاش ہونے اور معاملہ مسلمان حاکم تک پہنچنے سے پہلے پہلے توبہ کر لیں اور اسلام لے آئیں تو ان کی توبہ اور اسلام کا اعتبار کر لیا جائیگا، اور انہیں قتل نہیں کیا جائے گا، لیکن اگر ان کے گمراہ عقائد و نظریات مشتہر ہو جائیں، اور معاملہ مسلمان حاکم تک پہنچ جائے تو اب ان کی توبہ کا کوئی اعتبار نہ ہوگا بلکہ ہر حال میں توبہ سے پہلے بھی اور توبہ کے بعد بھی قتل ہی کیا جائے گا۔

خلاصہ کلام:...... یہ ہے کہ اگر یہ لوگ قابو اور گرفت میں آنے سے پہلے پہلے از خود توبہ کر لیں تو اس توبہ کا اعتبار کیا جائیگا اور اگر گرفت میں آ جانے کے بعد توبہ کرتے ہیں تو اب ان کی توبہ بھی قابلِ قبول نہیں ہوگی، یعنی ان کو پکڑ لینے کے بعد نہ توبہ کا موقع دیا جائے گا اور نہ ہی ان کی توبہ کا اعتبار کیا جائیگا بلکہ گرفت میں آ جانے کے بعد ہر حال میں قتل ہی کیے جائیں گے۔

امام شامیؒ مزید فرماتے ہیں کہ:

''امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کا منشا اور تقاضا بھی یہی ہے''

پھر امام شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''میرے نزدیک بھی یہی بہترین فیصلہ ہے''

فائدہ:...... امام ابن عابدین الشامیؒ اسی قول کو مفتیٰ بہ قول قرار دیتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے قول کا منشا اور تقاضا بھی یہی ہے، صاف معلوم ہو گیا کہ امام شامی رحمہ اللہ اس قول کو راجح قرار دیتے ہیں کہ شیعہ کی توبہ کی قبولیت کے سلسلہ میں یہ

Scanned by CamScanner

ضابطہ ہے کہ اگر پکڑے جانے سے پہلے پہلے توبہ کرلیں تو ان کی توبہ قبول کرلی جائیگی، اور اگر پکڑے جانے کے بعد توبہ کرتے ہیں تو اب ان کی توبہ کا کوئی اعتبار نہ ہوگا بلکہ ہر حال میں ان کو قتل ہی کیا جائے گا، چاہے توبہ کریں یا نہ کریں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

امام شامیؒ کے اس وضاحتی فتویٰ سے وہ غلط فہمی جو عام طور پر عوام اور بعض اہل علم حضرات کے ہاں بھی پائی جاتی ہے، بڑی وضاحت سے اس کا رد ہوگیا اور وہ مغالطہ اپنی موت آپ مرگیا۔ وہ مغالطہ یہ ہے کہ ”جی شیعہ کے کفر کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، اس سلسلہ میں خاص طور پر امام شامیؒ کا نام استعمال کیا جاتا ہے کہ امام شامیؒ نے شیخینؓ (حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ) پر لعنت کرنے والوں کو بھی کافر نہیں کہا بلکہ گمراہ کہا ہے، لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ شیعہ کافر نہیں بلکہ گمراہ ہے، وغیرہ وغیرہ۔ امام شامی رحمہ اللہ کے مذکورہ بالا فتویٰ کو اگر بغور پڑھا جائے تو یہ مغالطہ پوری طرح دم توڑ جاتا ہے کیونکہ امام شامی رحمہ اللہ کے اس فتویٰ کا ایک ایک لفظ اس مغالطے کی تردید کررہا ہے اور امام شامی رحمہ اللہ کو شیعہ کے کفر میں کیسے تردد ہوسکتا ہے جب کہ وہ تو شیعہ کو ان فرقوں میں شمار کرتے ہیں جن کی توبہ بھی قابل قبول نہیں ہے یا پھر توبہ کی قبولیت بھی مشروط کردی گئی ہے۔ نیز امام شامیؒ خود فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہی بہترین فیصلہ ہے کہ اگر پکڑے جانے سے پہلے پہلے یہ لوگ توبہ کرلیں تو قابل قبول ہے ورنہ پکڑے جانے کے بعد توبہ کا کوئی اعتبار نہیں ہے بلکہ ہر حال میں قتل ہی کیے جائیں گے۔

بنظرِ انصاف دیکھ کر یہ فیصلہ بآسانی کیا جاسکتا ہے کہ شیعت کے کفر اور قتل میں امام شامی رحمہ اللہ کو کوئی تردد نہیں ہے بلکہ امام شامی رحمہ اللہ تو شیعہ کو گمراہ اسلامی فرقوں میں بھی شمار نہیں فرماتے۔ لہٰذا معلوم ہوگیا کہ حضرات شیخینؓ (حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ) پر لعنت کرنے والے کے بارے میں اگر امام شامیؒ نے ایسی کوئی رائے دی بھی ہو تو اس کا شیعہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے وہ رائے شیعہ کے علاوہ عام مسلمان لوگوں کے متعلق ہے کہ اگر کوئی اس

عمل کو جائز نہ سمجھے لیکن اس سے ایسی حرکت ہوگئی ہو تو ایسے شخص کے متعلق امام شامی رحمہ اللہ کی یہ رائے ہوگی، البتہ جہاں تک شیعہ کا معاملہ ہے تو صاف اور واضح طور پر امام شامیؒ نے اپنے اس مذکورہ بالا فتویٰ میں فیصلہ دے دیا ہے، جس سے واضح ہوجاتا ہے کہ شیعہ نہ صرف کافر بلکہ مرتد و زندیق ہے اور ان سے استتابہ بھی نہیں ہے، (یعنی ان سے توبہ کرنے کا کہا بھی نہیں جائیگا) گرفت میں آجانے کے بعد ہر حال میں ان کا قتل واجب ہے۔

امام ابوبکر السرخسیؒ (م ۴۸۳ھ) کا فتویٰ:

”ان الله تعالیٰ اثنیٰ علیهم فی غیر موضع من کتاب، کما قال الله تعالیٰ محمد رسول الله والذین معه...... (الأیة) ورسول اللهﷺ وصفهم بانهم خیر الناس، فقال: ”خیر الناس قرنی الذین انا فیهم“ والشریعة انما بلغتنا بنقلهم فمن طعن فیهم فهو ملحد، منابذ للاسلام دوائهٔ السیف ان لم یتب“

ترجمہ: ”تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن کریم) کے متعدد مواقع میں حضرات صحابہ کرامؓ کی تعریف بیان فرمائی ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد رسول اللہ والذین معہ...... (ایت) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرامؓ کو خیر الناس فرمایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”وہ لوگ (صحابہ کرامؓ) اس عہد کے خیر الناس ہیں جس دور میں، میں ہوں۔ اور شریعت ہم تک حضرات صحابہ کرامؓ کے ذریعہ ہی نقل ہوکر پہنچی ہے، پس جو شخص صحابہؓ کے حق میں طعن و تشنیع کا مرتکب ہو تو وہ ملحد (زندیق) اور بے دین ہے اور اسلام کو پسِ پشت ڈال دینے والا ہے، اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کا علاج صرف تلوار ہے“۔ (اصول سرخسیؒ، جلد نمبر ۲ ص ۱۳۴ تحت، من طعن فی الصحابۃ فھو ملحد)

وضاحت:...... امام ابوبکر سرخسیؒ پانچویں صدی ہجری کے بلند پایہ اہل علم کے مشہور و معروف امام ہیں حضرات صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرنے والے ملحد،

Scanned by CamScanner

زندیق، بے دین اور اسلام کو پس پشت ڈال دینے والا قرار دیتے ہوئے ایسے راہزن کا علاج صرف اور صرف تلوار کو قرار دیتے ہیں اگر وہ توبہ نہ کرے۔

نوٹ:...... یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ امام ابوبکر سرخسیؒ صحابہ کرامؓ کی شان میں طعن و تشنیع یعنی صرف گستاخی کرنے والے کا حکم بیان فرما رہے ہیں کہ ایسا شخص ملحد ہے، اگر توبہ نہیں کرتا تو اس کا علاج پھر صرف تلوار ہے یعنی اس کو قتل کر دیا جائے، بقیہ جہاں تک تعلق ہے صحابہ کرامؓ کی تکفیر کرنے والے گستاخوں کا، یا خاص شیعہ کا کہ جن کے ہاں صحابہؓ کی تکفیر ایک اہم عبادت کا درجہ رکھتی ہے تو ان گستاخوں کا حکم خود بخود واضح ہو گیا کہ جب صرف طعن پر مشتمل گستاخی کے مرتکب کا علاج تلوار ہے تو پھر تکفیر پر مشتمل گستاخی کے مرتکب، اور پھر اسے نہ صرف جائز بلکہ اہم عبادت کا درجہ دینے والے گستاخوں کی سزا اس سے کم نہیں ہو سکتی ہے، چنانچہ معلوم ہو گیا کہ شیعہ کے بارے میں وہی حکم ہے جو امام شامیؒ کے فتویٰ میں تفصیل کے ساتھ گزر گیا۔

خلاصۂ کلام:...... امام ابوبکر سرخسیؒ کے نزدیک صحابہ کرامؓ کے گستاخ کا حکم یہی ہے کہ اگر توبہ نہ کرے تو سوائے تلوار (یعنی قتل) کے اس کا اور کوئی علاج نہیں ہے۔

امام محمد یوسف فریابی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول ﷺ" کے ص ۵۷۵ پر لکھتے ہیں کہ "امام محمد یوسف فریابیؒ سے پوچھا گیا کہ: حضرت ابوبکر صدیقؓ کو گالی دینے والے کے بارے میں کیا حکم ہے......؟؟ تو آپ نے جواب دیا کہ وہ کافر ہے، اس پر نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے، پھر پوچھا کہ! بظاہر تو وہ "لا الٰہ الا اللّٰہ" کا قائل ہے، تو آپ نے فرمایا کہ اس کو ہاتھ بھی نہ لگایا جائے بلکہ لکڑی سے گھسیٹ کر گڑھے میں دفن کر دو" (الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول ﷺ ص ۵۷۵)

وضاحت:...... اپنے وقت کے استاد العلماء امام محمد یوسف فریابیؒ، حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں گالی دینے کے مرتکب گستاخ کے حکم سے متعلق پوچھے گئے سوال کے

جواب میں ایسے گستاخ کے کفر کی صراحت فرماتے ہوئے اس کی نماز جنازہ کی ممانعت بھی بیان فرماتے ہیں، پھر جب لوگوں نے استفسار کیا کہ اگر یہ گستاخ کلمہ گو ہو اور "لا الٰہ الا اللّٰہ" کا قائل ہو تو کیا حکم ہے؟؟ جواب میں امام یوسف فریابیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کو ہاتھ بھی نہ لگایا جائے بلکہ کسی لکڑی وغیرہ سے گھسیٹ کر گڑھے میں پھینک دیا جائے۔

بات بالکل واضح ہے کہ اس شخص کا یہ فعل اس قدر قابل نفرت ہے کہ اس کی نہ نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور نہ ہی اس کو مسلمانوں کے طریقے کے مطابق دفن کرنے کا اہتمام کیا جائے بلکہ جانوروں یعنی کتے، خنزیر اور مردار کی لکڑی سے گھسیٹ کر کسی گڑھے میں پھینک کر مٹی ڈال دی جائے"۔

جیسا گناہ...... ویسی ہی سزا...... مقام عبرت...... فکر انگیز...... چشم کشا

امام انقلاب مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کا فیصلہ!

مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اپنی کتاب "ردِّ روافض" جو کہ شیعوں کی تردید میں لکھی گئی ہے میں فرماتے ہیں کہ! "اس میں شک نہیں کہ شیخینؓ (حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ) صحابہؓ میں سب سے افضل ہیں، بس یہ ظاہر بات ہے کہ ان کی تکفیر بلکہ تنقیص بھی، کفر، زندیقی اور گمراہی کو موجب ہے"۔ (ردِّ روافض ص ۳۱، بحوالہ تاریخی دستاویز ص ۶۳)

وضاحت:...... امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ سرزمین ہندوستان پر غلبہ اسلام کی تحریک کی بنیاد رکھنے والے عظیم داعی انقلاب ہیں، جنہوں نے شیعہ کی تردید اور ابطال میں بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں جن میں سے ان کی یہ کتاب "ردروافض" بھی شیعت پر ایک ضرب کاری کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ آپ اپنی اسی کتاب کے ص ۳۱ پر شیعت کی تکفیر بلکہ زندیقی کی ایک وجہ حضرات شیخینؓ کی شان میں گستاخی کی وضاحت کرتے ہیں کہ امت مسلمہ کے ہاں شیخینؓ کا جو مقام اور مرتبہ ہے وہ بلا شبہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ تمام صحابہ کرامؓ میں سے افضل ہیں، لہٰذا ان حضرات کی تکفیر تو کجا بلکہ تنقیص یعنی معمولی درجے کی گستاخی بھی نہ صرف کفر بلکہ

Scanned by CamScanner

زندیقی ہے اور گمراہی کا موجب ہے۔

نوٹ:......زندیق !......اقسام کفر میں سب سے گندی قسم ہے، اور زندیق سب سے گندے اور غلیظ ترین کافر کو کہا جاتا ہے جس کا حکم اوپر بیان ہو چکا ہے کہ زندیق کو توبہ کا موقع نہیں دیا جاتا بلکہ ہر حال میں اس کا قتل واجب ہوتا ہے۔

امام ربانی مجدد الفِ ثانی رحمہ اللہ کا وضاحتی فرمان......!

صحابہؓ پر طعن وتبرا......درحقیقت پیغمبر ﷺ اور دین پر طعن وتبرا ہے۔ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اپنے ایک خط میں جو کہ "مرزا فتح اللہ شیرازی" کے نام آپ نے لکھا تھا شیعہ کے کفر وایمان پر بحث کرتے ہوئے وضاحت فرماتے ہیں کہ! صحابہؓ پر طعن کرنا درحقیقت پیغمبر ﷺ پر طعن کرنا ہے، جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کی توقیر (عزت) نہ کی وہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا ہی کب ہے......؟ جو احکام شرعیہ قرآن وحدیث کی راہ سے ہم تک پہنچے ہیں وہ صحابہؓ کے ذریعے سے ہی تو پہنچے ہیں، اگر صحابہؓ قابلِ طعن ہوں گے تو انہوں نے جو چیزیں نقل کی ہیں وہ بھی قابلِ طعن ہوں گی۔ (لہٰذا) ان میں سے کسی پر طعن وتبرا کرنا دین پر طعن کرنا ہے"۔ (مکتوب امام ربانی، بنام مرزا فتح اللہ شیرازی، بحوالہ تاریخی دستاویز ص ۶۳)

وضاحت:......امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ نے اپنے ایک مکتوب میں وضاحت فرماتے ہوئے ایک واضح ضابطہ بیان فرمایا ہے: جس کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت دراصل نبی کریم ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت ہے اور صحابہ کرامؓ ہی نبوت کے گواہ اور عینی شاہد ہیں اور صحابہ کرامؓ نبی کریم ﷺ کے مقتدی شاگرد، سپاہی اور جانثار ہیں اور صحابہ کرامؓ ہی اسلام، دین، ایمان کے عینی گواہ ہیں اور صحابہ کرامؓ ہی علومِ نبوت کے سفیر ہیں، جنہوں نے عرب وعجم، مشرق ومغرب، ایشیاء ویورپ بلکہ دنیا کے کونے کونے تک نبی کریم ﷺ کی تعلیمات اور پیغامات کو پھیلایا اور پہنچایا، اگر ہم صحابہ کرامؓ کو درمیان سے نکال دیں تو پھر کلمہ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد اور شریعت کے تمام احکامات کو ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا صحابہ کرامؓ پر طعن وتبرا کرنا در

حقیقت پیغمبر ﷺ اور ان کی تعلیمات وتربیت پر تبرا وطعن کرنا ہے اور اسی طرح صحابہؓ پر تبرا کرنا پورے کے پورے دین پر تبرا کرنے کے مترادف ہے۔

نوٹ:......دین کے بارے میں طعن وتبراء اور عیب جوئی وغیرہ کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان بالکل واضح ہے۔

چنانچہ "سورۃ التوبہ" میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وان نکثوا ایمانھم من بعد عھد ھم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمّة الکفر انّھم لا ایمان لھم لعلّھم ینتھون

ترجمہ:......اور اگر وہ تمہارے ساتھ معاہدہ کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو پس تم قتل کرو (لڑو) کفر کے اماموں کو اس لیے کہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں رہا، تاکہ وہ باز آ جائیں۔ (سورۃ التوبہ ایت ۱۲)

سورۃ توبہ کی اس آیت میں "فقاتلوا ائمة الکفر" کہ کفر کے سرداروں کو قتل کرو سے کیا مراد ہے اور ائمة الکفر کون ہوتے ہیں؟؟ اس سلسلہ میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو دین میں عیب جوئی کرتا ہو، دین پر طعن وتبرا کرتا ہو اس آیت میں اس کو ائمة الکفر یعنی کفر کا سردار اور امام قرار دے کر اس کے قتل کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"استدل بعض العلماء بھذہ الآیة علی وجوب قتل کل من طعن فی الدین فھو کافر، والطعن ان ینسب الیہ مالا یلیق بہ، اویعترض بالاستخفاف علی ما ھو من الدین لما ثبت من الدلیل القطعی علیٰ صحة اصولہ واستقامة فروعہ"

ترجمہ:......بعض علماء نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ جو شخص دین میں عیب نکالتا ہے وہ کافر ہے اس کو قتل کرنا واجب ہے، اور دین میں عیب نکالنا یہ ہے کہ دین کی طرف ایسی چیز منسوب کرنا جو دین کی شایانِ شان نہیں ہے، یا دین کے کسی

Scanned by CamScanner

حکم کو حقیر سمجھتے ہوئے اس پر اعتراض کرنا ہے، جب کہ دین کے اصول وفروع دلیل قطعی سے ثابت ہیں"۔(احکام القرآن للقرطبی رحمہ اللہ جلد نمبر۸،ص۸۲)

امام قرطبی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

"فقاتلو ائمة الکفر "والمراد صنادید قریش فی قول بعض العلماء کابی جهل و عتبة وشیبة وامية بن خلف، وهذا بعيد، فان الآية فی سورة براءة وحین نزلت قرئت علیٰ الناس کان الله قد استاصل شأفة قریش فلم یبق الاّمسلم اومسالم، فیحتمل ان یکون المراد "فقاتلو ائمة الکفر" ای من اقدم علی نکث العهد والطعن فی الدین اصلا ورأسافی الکفر فهومن ائمة الکفر علیٰ هذا" (احکام القرآن للقرطبی جلد نمبر۸ص۸۴)

ترجمہ:...... "اس آیت "فقاتلوا ائمۃ الکفر" میں بعض علماء کے نزدیک ائمۃ الکفر سے مراد قریش کے سردار ہیں، جیسا کہ ابو جہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف، لیکن یہ قول دُور کا ہے (یعنی یہ قول حقیقت سے دور کا ہے) کیونکہ یہ آیت سورۃ براۃ (سورۃ توبہ) کی ہے اور سورۃ براۃ جب نازل ہوئی اور لوگوں پر پڑھی گئی، تو اس وقت قریش کے سردار باقی نہیں رہے تھے (یا تو اسلام قبول کرلیا تھا یا پھر جہنم رسید ہو گئے تھے، لہٰذا ان کو اس آیت کا مصداق قرار دینا درست نہیں ہے) اور آیت کے نزول کے وقت صرف مسلمان یا صلح کرنے والے (معاھد ومسالم) باقی تھے، لہٰذا "ائمۃ الکفر" سے مراد وہ ہے جو معاہدہ کو توڑنے کا اقدام کرتا ہے اور دین میں عیب نکالتا ہے تو وہی کفر کی اصل اور کفر کا سر ہے پس وہی کفر کا امام اور سردار ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے قاضی عیاض رحمہ اللہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ:

"ولا یحل لأحدٍ ان یقول ان قتله...... (ای کعب ابن الاشرف) کان غدراً وقد قال ذلك انسان فی مجلس علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فامر به فضرب عنقه"(صحیح مسلم مع شرح النووی رحمہ اللہ جلد نمبر۱۲،ص۱۳۶)

ترجمہ:...... کسی شخص کے لیے یہ ہرگز جائز نہیں ہے کہ وہ کعب بن اشرف کے قتل کے واقعہ کو دھوکہ دہی قرار دے (یعنی مذموم اور بری چیز قرار دے) چنانچہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں کسی شخص نے ایسی بات کہہ ڈالی تھی تو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فوراً اس کا سر قلم کرنے کا حکم دے دیا تھا"

نیز امام قرطبی رحمہ اللہ نے بھی اس آیت "فقاتلوا ائمة الکفر" کی تفسیر کے تحت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں پیش آنے والے اس واقعہ کو نقل کیا ہے اور اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ کعب بن اشرف کے قتل کی کارروائی کو غدر (دھوکہ) قرار دینا یہ دین پر تبرا اور عیب جوئی ہے اور ایسا کہنے والا "ائمة الکفر" میں شمار ہو کر واجب القتل ہوگا۔ چنانچہ دیکھیے:

(تفسیر القرطبی رحمہ اللہ، جلد نمبر۸ص۱۸۰،ص۱۸۱)

خلاصہ کلام:...... دین پر طعن وتبرا اور دین کی عیب جوئی یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ جو شخص یہ جرم کرتا ہے وہ کفر کا امام، پیشوا اور سردار اور واجب القتل قرار پائے گا، اور یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن وتبرا، درحقیقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور پورے دین اسلام پر طعن وتبرا ہے۔ اور شیعہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن وتبرا کرنے کو نہ صرف جائز سمجھتے ہیں بلکہ اہم عبادت قرار دیتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عیب جوئی بلکہ ان پر لعنت اور ان کی تکفیر کرنے کو کارِ ثواب گردانتے ہوئے اس میں مشغول رہتے ہیں۔ لہٰذا شیعوں کا "ائمة الکفر" یعنی کفر کے امام اور سردار ہونا اور واجب القتل ہونا بالکل واضح بات ہے۔

نیز مذہب شیعہ خود پورے کا پورا از ابتداء تا انتہاء سراسر دین اسلام کی عیب جوئی، احکام شریعت کے استہزاء، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماعی فیصلوں کو غلط اور ظلم قرار دینے اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عدالت (عادل ہونے) بلکہ ان کے ایمان کو مجروح قرار دینے سمیت ہر ہر معاملے میں دین پر طعن وتبرا جیسے غلیظ ملحدانہ عقائد ونظریات پر مشتمل ہے (جیسا کہ گزشتہ صفحات میں مذہب شیعہ کی معتبر کتب کی عبارات اور حوالہ جات سے ہم ثابت کر چکے ہیں)

لہٰذا:...... بحیثیت مذہب، مذہب شیعہ تمام کفریہ مذاہب کا سردار اور امام ہے، اس

مذہب شیعہ کو قبول کرنے والا یا اس کی طرف اپنی نسبت کرنے والا کوئی بھی ہو، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، بوڑھا ہو یا جوان، قائد ہو یا لیڈر یا عام عوام، حکم کے اعتبار سے سب کے سب کفر کے امام اور کفر کے سردار اور فوری واجب القتل قرار پائیں گے۔

نوٹ:.....اس موقع پر یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ شیعہ عورتوں کا کیا حکم ہے.....؟؟

خوب اچھی طرح جان لیں کہ نبی کریم ﷺ کی واضح ہدایات کی روشنی میں عام کافرہ عورتوں کا حکم یہ ہے کہ وہ کافرہ عورتیں جو مسلمانوں کے خلاف کسی بھی طرح سے جنگ میں حصہ نہ لیں تو ان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

ہاں البتہ وہ کافرہ عورتیں جو مسلمانوں کے خلاف کسی بھی طرح جنگ میں شریک ہوں خواہ عملی طور پر لڑائی میں شرکت کر کے یا مشورے دے کر، یا جاسوسی کر کے یا کافر مردوں کی پشت پناہی، حوصلہ افزائی اور ان کو لڑائی پر ابھارنے کے لیے یا کفار کی فوج میں اضافہ کرنے کے لیے میدان جنگ میں آ کر یا پھر مسلمانوں کو فتنے میں مبتلا کرنے کی غرض سے دعوت گناہ دینے کی سرگرمیاں اختیار کرے۔ الغرض کسی بھی طرح جنگ میں شرکت کرنے والی کافرہ عورتوں کو قتل کرنا جائز ہوگا۔

لیکن ایک مرتبہ پھر خوب اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہ حکم عام کفار کی عورتوں سے متعلق ہے جب کہ شیعہ اپنی عورتوں کو مسلمانوں کے خلاف ایک مؤثر ہتھیار کے طور استعمال کرتے چلے آ رہے ہیں اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو شیعہ نے جتنا نقصان اس ہتھیار سے پہنچایا ہے، تیر، تلوار، بندوق، بموں، میزائلوں اور مہلک ہتھیاروں سے نہیں پہنچایا جا سکا ہے اور نہ ہی پہنچایا جا سکتا ہے ایک ایک شیعہ عورت نے پورے کے پورے گھرانوں، کئی کئی نسلوں، پورے پورے علاقوں اور بستیوں کو ایمان سے محروم کر کے ایٹم بم سے بھی زیادہ نقصان مسلمانوں کو پہنچایا ہے۔

چونکہ مذہب شیعہ اپنی پیروکار عورتوں کو متعہ کے نام پر "زنا" کو عام کرنے اور مسلمانوں کو شکار بنانے کا خصوصی حکم دیتا ہے، اور "زنا" جیسے گناہ پر جب کہ وہ کسی مسلمان

اور دیندار مرد کے ساتھ کیا جائے بہت زیادہ اجر وثواب مرتب ہونا بتایا جاتا ہے اور بچپن سے ہی شیعہ گھرانوں میں اس کی خصوصی ترغیب لڑکیوں کو دی جاتی ہے اور وہ اس کو مذہبی ذمہ داری سمجھ کر ادا کرتی ہیں اور دیندار مردوں اور نوجوانوں کو اپنے حسن و جمال کے جال میں پھنسا کر خوب بناؤ سنگھار سے آراستہ ہو کر دعوت گناہ دیتی ہیں اور دینی اعتبار سے فتنہ میں مبتلاء کر دیتی ہیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے مسلمان نوجوان ایمان سے محروم ہو جاتے ہیں، ہمارے سامنے بڑے بڑے بہادر اور جنگجو حکمرانوں کی مثالیں موجود ہیں جنہیں کفریہ طاقتیں اسلحہ و بارود اور فوجوں سے زیر نہ کر سکیں مگر ایک شیعہ عورت بڑی آسانی سے فتنے میں مبتلاء کر کے ایمان سے محروم کر دیتی ہے اور پھر وہی بہادر حکمران اپنی مملکت میں مسلمانوں کا جینا دشوار کر دیتا ہے اور اس کی ساری توانائی بہادری اور قوت کفر کے فروغ اور اسلام کی مخالفت میں خرچ ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

دیگر غلیظ عقائد ونظریات کے متحمل ہونے کے علاوہ بھی اگر صرف اس ایک وجہ کو ہی مدِ نظر رکھ لیا جائے تو شیعہ عورتوں کا حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی تردد اور اشکال باقی نہیں رہتا کہ شیعہ عورتیں مسلمانوں کے خلاف ہر وقت جنگ میں مصروف ہیں لہٰذا فوری واجب القتل ہیں، شیعہ عورتوں کا حکم عام کافرہ عورتوں کے حکم سے علیحدہ ہے، شیعہ عورت ہر حال میں واجب القتل ہے۔

چنانچہ:.....بیہقی شریف میں حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"لما حاصر رسول الله ﷺ الطائف اشرفت امرأة فكشف قبلها فقالت: هادونكم فارموا: فرماها رجل من المسلمين فما اخطاء ذلك منها: (السنن البيهقي جلد نمبر ۹ ص ۸۲)

خلاصہ روایت: حضرت عکرمہؓ بیان فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا تو ایک کافرہ عورت بلند مقام پر چڑھ گئی اور اس نے اپنی شرم گاہ کو کھول دیا (یعنی ننگی ہو گئی یا اپنے آگے کے حصے سے کپڑا اُٹھا لیا) اور کہنے لگی کہ یہاں مارو

Scanned by CamScanner

(یعنی اپنی شرم گاہ سامنے کر کے کہا کہ یہاں مارو، اس کا مقصد مسلمانوں کو فتنہ میں مبتلاء کرنا ہوگا) مسلمانوں میں سے ایک شخص نے تیر مارا اور وہ تیر سیدھا نشانہ پر جا کے لگا۔"

(بیہقی شریف جلد ۹ ص ۸۲)

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ کوئی کافرہ عورت مسلمانوں میں فتنہ برپا کرنے کے لئے ننگی ہو جائے یا بناؤ سنگھار کر کے آراستہ ہو کر مسلمانوں کو اپنے حسن و جمال سے فائدہ اُٹھانے کی دعوت دے، اور غلط کاری کی طرف راغب کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتی ہو اور دینی اعتبار سے مسلمانوں کو فتنے میں مبتلاء کر دینا چاہتی ہو تو یہ بھی لڑنے والے کے حکم میں ہے، جس طرح دیگر لڑنے والوں کو قتل کرنا جائز ہے، اس کو بھی قتل کرنا جائز ہوگا۔ جبکہ شیعہ عورتوں کا معاملہ "اگر اور مگر" سے مشروط نہیں ہے بلکہ شیعہ عورت اپنی مذہبی تعلیمات کے مطابق ایک ذمہ داری اور فریضہ سمجھ کر بطورِ ہتھیار استعمال ہونے پر فخر محسوس کرتی ہے اور ہر وقت مسلمانوں کے خلاف حالت جنگ میں رہتی ہے اور تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے سرگرم عمل رہتی ہے۔ لہٰذا شیعہ عورتوں کو عام کافرہ عورتوں کی طرح سمجھنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے بلکہ ان کے فتنے سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ان کے خلاف سخت اقدامات اٹھا کر انہیں نشانِ عبرت بنا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فتنے سمیت تمام فتنوں سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کا استدلال:

ماضی قریب کے محدث اعظم و دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث علامہ انور شاہ کشمیری صاحبؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب "اکفار الملحدین" میں یہ عنوان قائم فرماتے ہیں:۔

"جیسے قرآن کے منکرین کافر ہیں اور ان سے جنگ کرنا فرض ہے، ایسے ہی قرآن کے معنیٰ کے منکرین بھی کافر ہیں اور ان سے بھی قتال کرنا فرض ہے" یہ عنوان قائم کرنے کے بعد علامہ انور شاہ کشمیریؒ لکھتے ہیں کہ:

"حافظ ابن حجر نے "فتح الباری" جلد ۷ ص ۴۰۳ پر حضرت انسؓ کی ایک روایت نقل کی ہے، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو عبداللہ بن رواحہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے یہ رجزیہ اشعار پڑھتے جا رہے تھے:۔

خلوا بنی الکفار عن سبیله ۔۔۔ قد انزل الرحمٰن فی تنزیله

بان خیر القتل فی سبیله ۔۔۔ نحن قتلناکم علیٰ تاویله

کما قتلنا علیٰ تنزیله

(ترجمہ) اے کافروں کی اولاد راستہ چھوڑ دو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا، بے شک مہربان خدا نے اپنے کلام میں نازل فرمایا ہے کہ...... بہترین قتل وہ ہے جو اس کی راہ میں ہو، (لہٰذا) ہم تم کو قتل کریں گے اس قرآن کی مراد منوانے پر بھی۔ جیسا کہ ہم نے تم کو مارا (قتل کیا) تھا اس قرآن کے نزول کو منوانے پر"۔

مذکورہ بالا حوالہ نقل فرمانے کے بعد علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ روایت نصِ صریح ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ قرآن کریم کے وہ معانی اور مصادیق جن پر صحابہؓ اور سلف صالحینؒ کا اجماع ہو چکا ہو، ان کو منوانے اور تسلیم کروانے کے لئے بھی (ان کے منکرین سے) اسی طرح جنگ کی جائے گی، جس طرح قرآن کو کلام اللہ اور منزل من اللہ منوانے کے لئے کفار سے جنگ کی گئی ہے"۔

(اکفار الملحدین اردو ترجمہ از مولوی ادریس میرٹھی، ص ۳۲۳، ۳۲۴، ناشر مکتبہ لدھیانوی کراچی)

وضاحت:۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ نصِ صریح سے استدلال فرماتے ہیں اور اس بات پر امت کا اجماع نقل فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے معنیٰ اور مصداق کو منوانے اور تسلیم کروانے کے لئے بھی جنگ کرنا فرض ہے جس طرح قرآن کریم کو اللہ کا کلام اور اللہ کی جانب سے نازل شدہ منوانے کے لئے جنگ کی جاتی رہی ہے، اور یہ کہ جس طرح قرآن کریم کے منکرین کافر ہیں اسی طرح قرآن کریم کے معنیٰ اور مصداق کے منکر بھی کافر ہیں۔

نوٹ:۔ قرآن کریم کے وہ معنیٰ اور مصداق کہ جن پر صحابہ کرامؓ اور سلف صالحینؒ کا

Scanned by CamScanner

اجماع ہو چکا ہو، یعنی کہ فلاں لفظ کا یہ معنی اور مصداق ہے، یہ بات صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین نے متعین کر دی ہو تو اب اس متعین معنی اور مصداق کا منکر کافر ہے اور اس سے جنگ کرنا اسی طرح فرض ہے، جس طرح کہ قرآن کو اللہ کی کتاب نہ ماننے والے کفار سے جنگ کرنا فرض ہوتی ہے۔

توجہ طلب مقام:

قرآن کریم کو اللہ کی مکمل اور محفوظ کتاب ماننے اور قرآن کریم کے وہ معنی اور مصادیق کہ جن پر صحابہ کرامؓ اور سلف صالحینؒ کا اجماع ہو گیا ہو، کو اسی طرح تسلیم کرنے کے سلسلہ میں شیعت کے عقائد و نظریات کیا ہیں......؟؟

جہاں تک قرآن کریم کو اللہ کی کتاب ماننے کا تعلق ہے تو اب یہ بات کسی اہل علم سے مخفی نہیں ہے کہ شیعہ اس موجودہ قرآن کو مکمل، منزل من اللہ، اور اللہ کا کلام نہیں مانتے ہیں، بلکہ کتب شیعہ میں دو ہزار سے زیادہ روایات اس سلسلہ میں موجود ہیں کہ یہ موجودہ قرآن جو امت کے پاس صدیوں سے موجود ہے یہ اصلی قرآن نہیں ہے بلکہ تبدیل شدہ اور تحریف شدہ کتاب ہے۔ (نعوذ باللہ) کیونکہ شیعہ عقائد کے مطابق اصل قرآن ان کے بارہویں امام کے پاس ہے جو غار میں غائب ہے اور اصلی قرآن کو ساتھ لے کر گیا ہے (نعوذ باللہ) گویا کہ امت اصلی قرآن سے محروم ہے۔ (معاذ اللہ) غالبًا مذہب شیعہ کا یہ واحد ایسا نظریہ اور عقیدہ ہے کہ جس پر زائد از دو ہزار روایات ان کی کتابوں میں موجود ہیں جن سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ شیعہ موجودہ قرآن کریم کو اللہ کا کلام تسلیم نہیں کرتے ہیں اور جہاں تک تعلق ہے معنی اور مصادیق کا تو الامان والحفیظ...... اس میدان میں تو شیعہ کفریات کی نہ تو کوئی حد نظر آتی ہے اور نہ انتہاء، چنانچہ شیعہ تفاسیر میں جا بجا قرآن کریم کی مراد، معنیٰ اور مصداق کو صحابہ کرامؓ و تابعینؒ سلف صالحینؒ کے بیان کردہ اور متعین کردہ مراد، معنیٰ اور مصداق کے بجائے بالکل باطل اور من گھڑت معنیٰ اور مصداق بیان کیے گئے ہیں، یعنی قرآن کریم کے وہ معنیٰ اور مراد جس پر صحابہ کرامؓ سے لے کر اب تک پوری امت کا

اتفاق چلا آ رہا ہے شیعہ اس کے منکر ہیں بلکہ اس کے برخلاف بالکل لغو اور باطل معنیٰ اور مراد کے قائل ہیں۔

الغرض:...... شیعہ موجودہ قرآن کے کلام اللہ اور منزل من اللہ ہونے، مکمل اور محفوظ ہونے کے بھی منکر ہیں اور قرآن کریم کی اجماعی مراد اور معنیٰ کا بھی انکار کرتے ہیں لہٰذا شیعہ سے جنگ کرنا دونوں اعتبار سے نہ صرف درست بلکہ ضروری ہوا، قرآن کی تنزیل اور حقانیت کو منوانے کے لیے بھی اور قرآن کی مراد کو منوانے کے لیے بھی۔

دعوت فکر و نظر:...... شیعہ کے خلاف جنگ و قتال کو فساد، فرقہ پرستی، انتہاء پسندی تنگ نظری، یا چھوٹے دشمن پر طاقت کا ضائع کرنا یا اس جنگ کو خلاف مصلحت قرار دینا کونسی عقلمندی اور کہاں کی دانشمندی ہے۔ تھوڑی سی توجہ کے ساتھ علامہ کشمیری رحمہ اللہ کے استدلال کو پڑھیں، نصِ صریح اور اجماع امت سے ذرا اپنے خیالات کا موازنہ کر لیں، اگر اللہ پاک نے عقل سلیم عطا فرمائی ہے تو یقیناً آپ کو اپنا قبلہ درست کر کے اس دوہرے فریضے کو قائم کرنے والے مجاہدین کا دست و بازو بن کر ممد و معاون بننا پڑیگا۔

اللہ رب العزت ہم سب کو قرآن کے منکرین کے خلاف قتال اور جہاد کرنے کی توفیق اور مواقع بار بار عطا فرمائے۔ آمین۔

فقہ حنفیہ کی معتبر ترین کتاب فتاویٰ عالمگیری کا فیصلہ:

"روافض (شیعہ) دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام وہ ہیں جو شریعت میں مرتدین کے ہیں"

(فتاویٰ عالمگیری جلد نمبر۲ ص ۲۶۸، ص ۲۶۹ بحوالہ تاریخی دستاویز ص ۶۳)

شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ!

فتاویٰ عزیزیہ میں حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ!

"...... حنفی مسلک کے مطابق امامیہ شیعہ شرعی حکم کے لحاظ سے مرتد ہیں"

(فتاویٰ عزیزیہ: بحوالہ بیّنات ص ۱۵۸ و ۱۶۳)

Scanned by CamScanner

وضاحت:.....فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ عزیزیہ کے مطابق شیعہ کے احکام مرتدین کے ہیں یاد رکھیے! مرتد اس بدترین کافر کو کہتے ہیں جس کے متعلق حکم شرعی یہ ہے کہ مرتد واجب القتل ہوتا ہے، مرتد کا ذبیحہ حرام، مرتد سے مسلم کا نکاح ناجائز اور مرتد سے ہر قسم کا تعلق باطل، مرتد سے اتحاد ناجائز ہے مرتد کا جنازہ حرام اور مسلمانوں کے قبرستان میں بھی مرتد کو دفن نہیں کیا جاسکتا ہے بلکہ مرتد کو قید میں رکھ کر اس کو تین دن کی مہلت دیجاتی ہے اور ان تین دنوں میں اس کو توبہ کا موقع دیا جاتا ہے اگر اس کو کوئی علمی اشتباہ ہو تو اس کو ختم کرنے کے لیے علمی دلائل دیئے جاتے ہیں پھر بھی اگر توبہ نہ کرے تو مرتد کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ عزیزیہ کے مطابق شیعہ مرتد ہیں ان سے سلام کلام سب ممنوع ہیں اور ان کا ذبیحہ حرام ہے، ان سے نکاح ناجائز ہے ان سے اتحاد کرنا حرام ہے ان کی جنازہ میں شرکت اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے، بلکہ ان کا قتل واجب ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال!!

امام ابن تیمیہ اپنی تصنیف "الصارم المسلول" میں فرماتے ہیں کہ: "اہلسنت کے کئی علماء نے خوارج کے کفر کی صراحت کی ہے جو حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ سے برأت کا اظہار کرتے ہیں، اور رفض (شیعت) کے کفر کو بھی لازم قرار دیا ہے۔ کسی معزز ہستی کو گالی دینا اس سے جنگ کرنے کے مترادف ہے آنجناب ﷺ نے اس شخص کے قتل کا حکم دیا جو آپ ﷺ کو گالیاں دیتا تھا، حالانکہ آپ ﷺ نے اپنے ساتھ لڑنے والوں کو امان دی تھی، تو معلوم ہوا کہ گالی گلوچ اور بدگوئی جنگ سے بھی بدتر ہے، یا کم از کم اس کی مثل تو ہے ہی، جب جنگ کرنے والا واجب القتل ہے تو پھر گالی دینے والا بدرجہ اولیٰ قتل کا مستحق ہے"۔

(الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول ﷺ ص ۱۶۵)

وضاحت:.....امام ابن تیمیہؒ کا استدلال یہ ہے کہ کسی بھی معزز ہستی کو گالی دینا اس سے جنگ کرنے کے مترادف ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے ایسے لوگوں کو قتل کرنے کے احکام دیئے ہیں جو آپ ﷺ کو گالیاں دیتے تھے جب کہ جو لوگ آپ ﷺ سے جنگ کرتے تھے ان کو امان بھی دی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ گالی دینا زیادہ بڑا جرم ہے بنسبت جنگ کرنے کے لیکن اگر اس کو زیادہ بڑا درجہ نہ دیا جائے تو پھر بھی جنگ کرنے سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے کم از کم درجہ یہ تو ہے ہی کہ جنگ کرنے کے برابر ہو تو جب جنگ کرنیوالا واجب القتل ہوتا ہے تو گالی دینے والا تو بطریق اولیٰ قتل کا حق دار ہے۔ بعینہٖ اسی طرح صحابہ کرامؓ اور خصوصاً خلفائے راشدینؓ اور امہات المؤمنینؓ کو گالی دینا خود نبی کریم ﷺ کو گالی دینا اور آپ ﷺ سے جنگ کرنے کے مترادف ہوا لہٰذا ایسے گستاخوں کے واجب القتل ہونے میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں ہوسکتا ہے۔ امام ابن تیمیہؒ نے شیعت کے کفر کو لازم قرار دینے کے لیے مندرجہ بالا استدلال قائم فرمایا ہے کیونکہ شیعہ عقائد کے مطابق صحابہ کرامؓ خصوصاً خلفائے راشدینؓ اور امہات المؤمنینؓ کو گالیاں دینا نہ صرف جائز بلکہ اہم ترین عبادت ہے۔ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ ان شیعوں کو ہلاک فرمائے۔ آمین۔

Scanned by CamScanner

سلطنتِ عثمانیہ کے مفتیٔ اعظم شیخ الاسلام علامہ ابو سعودؒ کا تاریخی فتویٰ (دسویں صدی ہجری):

"شیعوں سے جنگ جہادِ اکبر ہے، اور ان سے جنگ میں ہمارا جو آدمی مارا جائے گا وہ شہید ہوگا، شیعہ اسلامی فرقوں سے خارج ہیں، ان کا کفر ایک سطح پر نہیں رہتا بلکہ بتدریج بڑھتا رہتا ہے، ہمارے گزشتہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان پر تلوار اٹھانا جائز ہے، اور یہ کہ ان کے کفر میں جس کو شک ہو وہ خود کفر کا مرتکب قرار دیا جائیگا۔

چنانچہ امام اعظم رحمہ اللہ (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ) امام سفیان ثوری رحمہ اللہ اور امام اوزاعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر یہ لوگ توبہ کر کے اسلام میں آجائیں تو انہیں قتل نہیں کیا جائیگا اور امید کی جاسکتی ہے کہ دوسرے کافروں کی طرح توبہ کے بعد ان کی بخشش ہو جائے گی۔ لیکن امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام لیث بن سعدؒ اور بہت سے ائمہ کبارؒ کا مسلک یہ ہے کہ نہ ان کی توبہ قبول کی جائیگی اور نہ ان کے اسلام لانے کا اعتبار کیا جائے گا بلکہ "حد" جاری کرتے ہوئے ان کو قتل کر دیا جائے گا"

(رسائل ابن عابدین الشامیؒ جلد نمبر ۱ ص ۳۶۹ طبع سہیل اکیڈمی لاہور، بحوالہ بینات کراچی ص ۶۷)

وضاحت: رسائل ابن عابدین الشامیؒ، یہ فقہ حنفیہ کی انتہائی معتبر اور چوٹی کی شخصیت امام شامیؒ کے مختلف رسائل کے مجموعہ کا نام ہے ان ہی رسائل میں سے ایک مکمل رسالہ:

"تنبیهُ الوُلاة والحكام في احكامِ شاتم خير الانام ﷺ واصحابه الكرامؓ"

کے نام سے نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے احکامات کے بارے میں امام شامی رحمہ اللہ کا لکھا ہوا فتویٰ موجود ہے، اس رسالہ میں امام شامیؒ نے دسویں صدی ہجری کے شیخ الاسلام اور سلطنت عثمانیہ کے مفتی اعظم علامہ ابو سعودؒ کے اس تاریخی فتویٰ کو نقل فرمایا ہے! جب شیخ ابو سعود رحمہ اللہ سے یہ سوال پوچھا گیا کہ شیعوں سے جنگ وقتال کرنا کیسا ہے جب کہ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ "لا الٰہ الا اللہ" کے قائل ہیں اور ہمارا امام آلِ رسول ﷺ میں سے ہے۔

تو شیخ ابو سعود رحمہ اللہ اس سوال کے جواب میں مفتی اعظم ہونیکی حیثیت سے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ تفصیلاً شیعوں کے کفر کی وجوہات کو بیان کرتے ہوئے یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ:

ان قتالهم جهاد اكبر ...... کہ ان کے خلاف جنگ جہادِ اکبر ہے اور پھر اپنے زمانہ اور پہلے کے اہل علم کا اجماع بھی نقل فرماتے ہیں کہ شیعوں کے خلاف تلوار اٹھانا جائز ہے، نیز اس پر بھی علماء کا اتفاق ہے کہ جو ان کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

نوٹ:...... شیعت کیخلاف جنگ قوت کا ضیاع، خلافِ مصلحت، فرقہ واریت اور فساد ہے یا جہادِ اکبر ہے؟ شیخ الاسلام علامہ ابو سعودؒ کے اس فیصلے کے بعد امانت و دیانت کا تقاضا ہے کہ کائنات کے بدترین کافروں کے خلاف جاری جہادِ اکبر کے خلاف شبہات پھیلانے اور پروپیگنڈہ کرنے والوں کو چلّو بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہیے یا پھر کم از کم اپنی زبانیں بند کر دینی چاہیں۔

مرشد المجاهدین، فقیہ العصر، حضرت اقدس مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کا تاریخی فتویٰ!!:

ماضی قریب میں مجاہدین کے سرپرست و مرشد مفتی رشید احمد لدھیانویؒ نے شیعت کے کفر و زندقہ کے کئی فتاویٰ جات دیئے ہیں اور ایک مستقل کتاب بنام "حقیقت شیعہ" بھی تحریر فرمائی ہے، ذیل میں ہم اسی کتاب "حقیقت شیعہ" میں موجود مرشد المجاہدینؒ کے فتویٰ کی عبارت مختصراً نقل کرتے ہیں مفتی رشید احمد صاحبؒ شیعت سے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں تفصیل کے ساتھ شیعت کے کفر کی انیس وجوہات بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ......

"وجوہ مذکورہ کی بناء پر یہ مردود، دوسرے کفار یہود، نصاریٰ، ہندو، سکھ، بھنگی، چمار وغیرہ سے بھی بدتر ہیں، اکفر الکفار ہیں، شیعہ کا ذبیحہ مردار اور حرام ہے اور شیعہ عورت یا مرد سے کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہوسکتا، ان کو اہل کتاب کے حکم میں سمجھنا بالکل غلط ہے اس

Scanned by CamScanner

لیے کہ یہ بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور اندرونی طور پر عقائد اسلام میں تحریف والحاد کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی مساعی میں سرگرم رہتے ہیں، ایسے کفار کو زنادقہ کہا جاتا ہے، زنادقہ کے احکام یہ ہیں:

(۱)......ان کی سزا قتل ہے، جو حکومت پر فرض ہے۔

(۲)......گرفتار ہونے کے بعد ان کی توبہ بھی قبول نہیں، گرفتار ہونے سے قبل توبہ کر لیں تو قبول ہے۔

(۳)......ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

(۴)......ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔

ان مردودوں نے نہ صرف عقائدِ اسلام میں تحریف کی بلکہ اسلام کے ارکان واحکام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق وغیرہ کو بھی مکمل طور پر مسخ کر کے اسلام کے مقابلہ میں الگ مستقل مذہب پیدا کیا ہے اس لیے ان کو مسلمانوں کا فرقہ سمجھنا بالکل غلط ہے، یہ مردود عقائد کے علاوہ نماز، روزہ وغیرہ تمام احکام میں بھی مسلمانوں سے بالکل الگ مذہب رکھتے ہیں یہ حقیقت بھی خوب ذہن نشین کر لیں کہ اس فرقہ کی ابتداء مسلمانوں سے کسی مذہبی اختلاف کی بناء پر نہیں ہوئی بلکہ اسلام کے خلاف یہودیوں کی سازش نے اس فرقہ کو جنم دیا ہے"۔

حضرت اقدس مفتی رشید احمد لدھیانوی ؒ مزید فرماتے ہیں کہ:

"بعض مسلمانوں کو ان زنادقہ کے بارے میں دو غلط فہمیاں ہیں،

(۱)......ان میں بعض فرقے یا بعض افراد ایسے ہیں جو تحریف قرآن اور حضرت انبیاءؑ پر تفضیلِ ائمہ وغیرہ کے قائل نہیں۔

(۲)......ان کے عوام کو تحریف قرآن اور تفضیل ائمہ جیسے عقائد کا علم نہیں جو حضرات ان دو غلط فہمیوں میں مبتلاء ہیں انہوں نے کتب شیعہ کا مطالعہ نہیں کیا اور ان کے عوام کا جائزہ نہیں لیا...... حقیقت یہ ہے کہ ان میں مرد وعورت، چھوٹا بڑا، بوڑھا بچہ، کوئی فرد ایسا نہیں جو

تحریفِ قرآن کا عقیدہ نہ رکھتا ہو، ہر خاص وعام اور جاہل سے جاہل کے دل میں بھی یہ عقیدہ خوب راسخ ہے ان میں عقیدہ تحریف قرآن بالکل اسی طرح متواترات، مسلمات اور بدیہات وضروریات دین میں سے ہے جیسے مسلمانوں میں صداقتِ قرآن اور نماز، روزہ وغیرہ۔

اگر یہ ممکن مفروضہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ ان کے عوام کو ایسے عقائد کا علم نہیں، تو بھی کفر وزندقہ کے حکم سے شیعہ کے کسی فرد کو بھی خارج نہیں کیا جا سکتا، اس لیے کہ کسی مذہب میں دخول کا حکم لگانے کے لیے اس مذہب کے عقائد کی تفصیل کا علم ضروری نہیں، بلکہ اس مذہب کی طرف صرف انتساب کافی ہے۔ مثلاً کسی کو مسلمان قرار دینے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اسے عقائد اسلام کی تفصیل معلوم ہو بلکہ اتنا کافی ہے کہ وہ خود کو مذہب اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو، یعنی ایمانِ مجمل کے حصول سے اسلام میں داخل ہو جائے گا بشرطیکہ اسلام کے خلاف کوئی عقیدہ نہ رکھتا ہو۔ لہٰذا ہر وہ شخص جو خود کو مذہب شیعہ کی طرف منسوب کرتا ہے، وہ شیعہ ہی ہے اس لیے وہ بھی کافر اور زندیق ہے، اگرچہ اپنے مذہب کے عقائد کی تفصیل سے بے خبر ہو......" (حقیقتِ شیعہ ص ۳۵ تا ص ۳۸)

مرشد المجاہدین مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب ؒ، شیعہ کے کفر وزندقہ کے بارے میں "بینات" میں شائع شدہ متفقہ فیصلے میں تحریر فرماتے ہیں:

"شیعہ کا کفر دوسرے کفار سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس لیے کہ یہ بطورِ تقیہ مسلمانوں میں گھس کر ان کی دنیا وآخرت دونوں برباد کرنے کی تگ ودو میں ہروقت مصروفِ کار رہتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہو رہے ہیں" (بینات ص ۱۶۵، بحوالہ تاریخی دستاویز ص ۱۶۱)

وضاحت:......ماضی قریب کے فقیہہ اعظم اور مجاہدین کے سرپرست حضرت اقدس مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ کے تفصیلی فتویٰ میں واضح طور پر شیعہ کو زندیق قرار دیا گیا اور "اکفر الکفار" یعنی تمام کافروں میں بڑا کافر قرار دیا گیا ہے کہ شیعہ دوسرے کفار، یہود، نصاریٰ، ہندو، سکھ، بھنگی چمار وغیرہ سے بھی بدتر اور بڑا کافر ہے، اور ان کو اہل کتاب

Scanned by CamScanner

کے حکم میں سمجھنا بالکل غلط ہے، اسی طرح بعض لوگوں کی طرف سے کتب شیعہ کا مطالعہ نہ ہونے اور عقائد شیعہ کا علم نہ ہونے کی بناء پر دو طرح کی غلط فہمیوں کا اطمینان بخش جواب دیتے ہوئے وضاحت فرماتے ہیں کہ: شیعہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، چھوٹا ہو یا بڑا کوئی بھی شخص جب مذہب شیعہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کریگا، وہ شیعہ اور زندیق ہی ہوگا، چاہے اسے اپنے مذہب کے عقائد کی تفصیل معلوم ہو یا نہ ہو، لہٰذا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ ان کی عوام تو ان عقائد سے بے خبر ہے لہٰذا شیعہ عوام کا حکم یہ نہیں ہونا چاہیے اور اس طرح کے تمام اشکالات بالکل بے بنیاد اور غلط ہیں بلکہ کوئی لیڈر ہو یا عام آدمی، چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا جو بھی اپنے آپ کو شیعہ کہے یا کہلوائے گا، یا مذہب شیعہ کی طرف اپنی نسبت کریگا تو اسکا حکم یہی ہے کہ وہ زندیق اور فوری واجب القتل ہے۔

نوٹ:......اس قدر واضح اور صاف تفصیلی فتویٰ اور فیصلے کے بعد بھی کیا شیعہ کو چھوٹا دشمن سمجھا جا سکتا ہے......؟ اگر کوئی ''اکفر الکفار'' کو چھوٹا دشمن کہنے کی بیوقوفی میں مبتلاء ہو تو اسے چاہیے کہ پھر نیکی کو بدی، کفر کو ایمان، راہزن کو محافظ اور شیطان کو شیخ الاسلام کہنے میں بھی کوئی تأمل نہ کرے۔ (العیاذ باللہ)

امام حرم مسجد نبوی شیخ علی عبدالرحمٰن الحذیفی حفظہ اللہ تعالیٰ کا اعلانِ حق:

مسجد نبوی ﷺ کے امام شیخ عبدالرحمٰن الحذیفی صاحب ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۹۹۸ء کے حج کے موقعہ پر دنیا بھر سے آئے ہوئے لاکھوں مسلمانوں کے سامنے جہاں یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمنی کو کھول کھول کر بیان فرماتے ہیں وہاں شیعہ کے کفر کا اعلان حق فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں!

"کیف یکون هناك تقریب بین اهل السنة والشیعة؟ اهل السنة الذین حملوا القرآن الکریم وحدیث رسول اللهﷺ وحفظ الله بهم الدین وجاهدوا لإعلاء منارة الاسلام، وصنعوا تاریخه الجید، والرافضة الذین یلعنون الصحابة ویهدمون الاسلام، فان الصحابة رضی الله

عنهم هم الذین نقلو الذین لنا فإذا طعن احد فیهم فقد هدم الدین"

اہل سنت اور شیعہ کا آپس میں کیا جوڑ؟ اہلسنت تو حاملین قرآن و حاملین حدیث ہیں انہی کے ذریعہ تو اللہ تعالیٰ نے دین کی حفاظت فرمائی ہے، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام کی سربلندی کے لیے جہاد کیا اور سنہری تاریخ رقم کی۔ جب کہ دوسری طرف روافض (شیعہ) کا یہ حال ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ پر لعنت بھیجتے ہیں اور یوں دین اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کرتے ہیں، اس لیے صحابہ کرامؓ تو وہ حضرات ہیں جنہوں نے دین ہم تک پہنچایا، سو جو شخص ان پر لعن و طعن کرے وہ اسلام کو ڈھائے گا۔

امام حرم کا اعلان کہ شیعہ، یہود و نصاریٰ سے زیادہ نقصان دہ دشمنِ اسلام ہے!:

چنانچہ اپنے خطبہ میں شیعہ کے تمام کفریہ عقائد اور وجودِ کفر کو بیان فرمانے کے بعد شیخ عبدالرحمٰن الحذیفی فرماتے ہیں کہ:

"امّا نحن اهل السنة فلن نتقرب منهم شعرة واحدة او اقل من ذلك، فهم اضر علیٰ الاسلام من الیهود والنصاریٰ، ولا یوثق بهم ابدا، وعلیٰ المسلمین ان یقفو الهم بالمرصاد، قال الله تعالیٰ: (هم العدوّ فاحذرهم، قاتلهم الله انیٰ یؤفکون"

اور ہم اہلسنت تو بال برابر یا اس سے بھی کم ان (شیعوں) کے قریب نہیں ہو سکتے، یہ لوگ (شیعہ) اسلام کے حق میں یہود و نصاریٰ سے زیادہ خطرناک ہیں، ان پر کبھی بھی کسی بھی طرح بھروسہ نہیں کیا جا سکتا، بلکہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ہر وقت ان سے چوکنا رہیں اور ان کی گھات میں بیٹھے رہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''یہ لوگ دشمن ہیں آپ ان سے ہوشیار رہیں، اللہ ان کو غارت کرے کہاں پھرے چلے جاتے ہیں''

نوٹ:...... امام مسجد نبوی ﷺ کے اعلان ''شیعہ، یہود و نصاریٰ سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہیں'' کے بعد شیعہ کو چھوٹا دشمن سمجھنا کہاں کی عقلمندی ہے۔

Scanned by CamScanner

شیعہ قائدین اور شیعہ عوام حکم کے اعتبار سے برابر ہیں

مملکت سعودی عربیہ کی فتویٰ جاری کرنے والی کمیٹی
"لُجْنَۃُ الدَّائِمَۃُ لِلْبُحُوْثِ الْعِلْمِیَّۃِ وَالْإِفْتَاءِ" (کافتویٰ)
یہ فتویٰ سعودی عرب کی فتویٰ دینے والی مفتیان کرام کی مستقل کمیٹی نے ایک سوال کے جواب میں دیا ہے۔

سوال:...... اہل تشیع کے اثناء عشری رافضیوں میں سے جو عوام الناس ہیں، علماء اور قائدین نہیں ہیں ان کا کیا معاملہ اور حکم ہے......؟؟ علاوہ ازیں کوئی بھی فرقہ اور گروہ جو ملت اسلامیہ سے خارج ہے، اس کے علماء اور عوام الناس میں کفر وفسق کے اعتبار سے کوئی فرق ہوگا یا نہیں......؟؟"

اس سوال کے جواب میں افتاء کمیٹی نے درج ذیل فتویٰ صادر کیا۔

جواب:...... "الحمدلله وحده، والصلوٰة والسلام علىٰ رسوله صلى الله عليه وسلم واٰله وصحبه، وبعد: من شايع من العوام اماما من ائمة الكفر والضلال، وانتصر لسارتهم وكبراءِ هم بغياً وعدواً، حُكِمَ لهٗ بحكمهم كفرا وفسقا۔

قال تعالىٰ (يسئلك الناس عن الساعة، قل انما علمها عندالله، وما يدريك لعل الساعة تكون قريباo ان الله لعن الكٰفرين واعدلهم سعيراo خٰلدين فيها ابدا، لا يجدون وليا ولا نصيراo يوم تقلب وجوههم فى النار يقولون يٰليتنا اطعنا الله واطعنا الرسولا o وقالوا ربنا انّا اطعنا سادتنا وكبر آئنا فاضلونا السبيلاo ربنا اٰتهم ضعفين من العذاب والعنهم لعنا كبيراo)

واقرأ الأيات: رقم ۳۷، ۳۸، ۳۹ من سورة الاعراف، والأيات رقم: ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷ من سورة البقرة، والأيات رقم: ۲۱، ۲۲ من سورة

ابراهيم۔ والأيات رقم: ۲۸، ۲۹ من سورة الفرقان، والأيات رقم: ۶۲، ۶۳، ۶۴ من سورة القصص، والأيات رقم ۳۱، ۳۲، ۳۳ من سورة سباء، والأيات رقم: ۲۰ حتىٰ ۳۶ من سورة الصافات والأيات رقم ۴۷ حتى ۵۰ من سورة غافر، وغير ذلك كثير فى الكتاب والسنة، ولان النبى صلى الله عليه وسلم قتل رؤسآء المشركين واتباعهم، وكذلك فعل اصحابه ولم يفرقوا بين السارة والاتباع، وبالله التوفيق، وصلى الله على نبينا محمد واله وصحبه وسلم"۔

توقيع:...... عبدالله بن قعود/عبدالله بن غديان/عبدالرزاق عفيفى/عبدالعزيز بن باز۔

(فتاوىٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء، جلد نمبر ۲، ص ۲۶۷، ص ۲۶۸، فتوىٰ نمبر ۹۲۴۷)

ترجمہ:...... "سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، درود وسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، ان کی آل پر، اوران کے صحابہؓ پر ہو"۔

حمد وثناء کے بعد: کفر وضلالت کے اماموں میں سے کسی امام اور لیڈر کا اگر عوام الناس میں سے کسی نے ساتھ دیا اور مدد کی، اسلام کی بغاوت کرتے ہوئے، یا دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے، عوام الناس میں سے پیروکاروں اور کارکنوں کا بھی کفر اور فسق میں وہی معاملہ اور حکم ہوگا جو ان کے پیشواؤں کا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ (سورۃ الاحزاب آیات نمبر ۶۳ تا ۶۸ میں) ارشاد فرماتے ہیں:

"لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے، آپ کو کیا خبر کہ قیامت بالکل ہی قریب ہو، اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے، جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، وہ کوئی حامی اور مددگار نہ پائیں گے، اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے، وہ (حسرت وافسوس سے) کہیں گے کہ کاش! ہم اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے اور کہیں گے اے ہمارے رب: ہم نے اپنے سرداروں (لیڈروں) اور

اپنے بڑوں کی بات مانی، جنہوں نے ہمیں راہِ راست سے بھٹکا دیا، پروردگار: تو انہیں دُگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت فرما"۔

مزید تفصیل کے لیے رجوع فرمائیں:

(۱)......سورۃ الاعراف آیات نمبر ۳۷، ۳۸، ۳۹۔

(۲)......سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷۔

(۳)......سورۃ ابراہیم آیات نمبر ۲۱، ۲۲۔

(۴)......سورۃ الفرقان آیات نمبر ۲۸، ۲۹۔

(۵)......سورۃ القصص آیات نمبر ۶۲، ۶۳، ۶۴۔

(۶)......سورۃ سبا آیات نمبر ۳۱، ۳۲، ۳۳۔

(۷)......سورۃ الصافات آیات نمبر ۲۰، تا ۳۶۔

(۸)......سورۃ الغافر (مؤمن) آیات نمبر ۴۷ تا ۵۰۔

مذکورہ آیات کے علاوہ اور بھی بہت زیادہ آیات میں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے اور حدیث میں بھی، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے جب مشرکین سے جنگ کی تھی تو وہ جنگ مشرکین کے سرداروں اور ان کے پیچھے چلنے والوں (متبعین) دونوں سے تھی، اور اسی طرح آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے بھی کیا کہ قائدین اور عام کارکنوں میں کوئی فرق روا نہیں رکھا تھا، ہم نے جو کچھ بیان کیا اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بیان کیا ہے، درود و سلام ہو محمد ﷺ پر، آپ کی آل پر اور آپ ﷺ کے صحابہؓ پر"

فتویٰ دینے والے مفتیان کرام کے نام، دستخط اور مہریں:

۱......عبداللہ بن قعود......۲......عبداللہ بن غدیان......۳......عبدالرزاق عفیفی

۴......عبدالعزیز بن باز۔

(فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء۔ جلد ۲ ص ۲۶۷، ۲۶۸، فتویٰ ۹۲۴۷)

توجہ طلب مقام:

مذکورہ بالا تمام حوالہ جات اور دلائل کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح اور عیاں ہو چکی ہے کہ شیعہ نہ صرف کافر بلکہ مرتد اور زندیق ہے، نیز فوری واجب القتل ہے اور ان سے استتابہ بھی نہیں ہے ان کے خلاف جنگ کرنا نہ صرف جہاد بلکہ جہادِ اکبر، سنت سیدنا صدیق اکبرؓ و سنت سیدنا علی المرتضیٰؓ کے عین مطابق اور اللہ کے قرب کے حصول کا ذریعہ ہے، نیز اس جنگ میں عملی طور پر شرکت کرنے والا مسلمان دوہرے اجر کا مستحق اور مجاہدِ اعظم اور شہید ہونے والا شہیدِ اعظم ہے۔

اب ایک اور اہم مسئلے کی طرف توجہ کرتے ہیں کہ دیگر کھلے اور ظاہری کفار اور اسلام دشمن طاقتوں کی موجودگی کے باوجود ان اندرونی چھپے ہوئے خطرناک دشمنوں اور بدترین کافر شیعوں کے خلاف قتال و جہاد میں پہل کرنا کیوں زیادہ ضروری ہے......!

چنانچہ دیگر کفار کے مقابلہ میں شیعہ کے خلاف قتال میں پہل کرنے کی چند وجوہات بیان کی جاتی ہیں:

(۱)......قتال کی پہلی وجہ:

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

"یا یھا الذین امنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجد وافیکم غلظة (سورة التوبه)

ترجمہ: اے ایمان والو! لڑتے رہو اپنے نزدیک کے کافروں سے اور چاہیے کہ وہ (کفار) تمہارے اندر اپنے لیے سختی (شدت) کو محسوس کریں۔

وضاحت:......اللہ رب العزت کے اس فرمان کے مطابق سب سے پہلے نزدیک والے کافر سے لڑنا، جنگ کرنا اور قتال کرنا، دیگر کفار یعنی دور بسنے والے کفار سے لڑنے اور جنگ کرنے کی بنسبت زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اب ہم اپنے علاقے کے حساب سے دیکھیں تو اس وقت ہمارا سب سے قریبی اور نزدیکی کافر اور دین کا سب سے بڑا دشمن شیعہ

Scanned by CamScanner

ہے جو ہمارے قریب بلکہ ہمارے اندر رہتے ہوئے مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور ہے اور وہ بھی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اور مومن کہلوا کر خاص طور پر ۱۹۷۹ء میں ایران میں خمینی کے شیعہ خونی انقلاب کے بعد سے شیعہ نے جس طرح کھل کر اپنے کفریہ عقائد ونظریات کو اسلام کا نام دے کر ہمارے ملک میں نافذ کرنے اور پھیلانے کی سر توڑ کوششیں شروع کر رکھی ہیں اور ہمارے ملک کے جید علماء کو چن چن کر نشانہ بنا کر جنگ کی ابتداء بھی کر چکے ہیں اور اب تک ہزار سے زیادہ علماء، اور نو جوانوں کو شہید کر چکے ہیں۔ لہٰذا ہمارے ماحول کے حساب سے شیعہ ہی ہمارے قریب اور نزدیک بسنے والا کافر ہے اور ان سے لڑنا ناممکن بھی نہیں ہے بلکہ ان سے جنگ شروع ہو چکی ہے اور اس جنگ کی ابتداء بھی خود شیعوں نے ہی کی ہے۔ اللہ رب العزت کے اس فرمان کے مطابق دیگر کفار کی موجودگی کے باوجود سب سے پہلے شیعہ سے جنگ کرنا ہی زیادہ مناسب اور ضروری ہے۔

(۲)......قتال کی دوسری وجہ:

شیعہ نہ صرف کافر بلکہ مرتد وزندیق ہیں، اور مرتد وزندیق کا جرم عام کافر سے کہیں زیادہ سخت ہوتا ہے، اسی لیے مرتد اور زندیق کی سزا بھی دیگر عام کفار کی سزا سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔

چنانچہ:...... خلیفۃ الرسول ﷺ سیدنا ابو بکر صدیق ؓ کے حکم پر تمام صحابہ کرام ؓ نے متفق ومتحد ہو کر دیگر کفریہ طاقتوں کی موجودگی کے باوجود یہود ونصاریٰ اور مجوسیوں کے خلاف جہاد کرنے سے پہلے "اہل یمامہ" کے مرتدوں اور زندیقوں کے خلاف جہاد شروع کیا تھا، جب کہ یہ اہل یمامہ نمازیں بھی پڑھتے تھے، روزے بھی رکھتے تھے، اہل قبلہ اور کلمہ گو بھی کہلواتے تھے، بالکل اسی طرح آج کے یہ مرتدین یعنی شیعہ بھی نمازیں پڑھنے، روزے رکھنے، اہل قبلہ ہونے اور کلمہ گو ہونے کے دعویدار بھی ہیں نیز اپنے آپ کو مسلمان بلکہ مؤمن بھی کہلواتے ہیں، یعنی اہل یمامہ اور آج کے شیعہ میں بالکل تمام طرح کی مماثلت ہر ہر چیز میں پائی جاتی ہے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کا فیصلہ اور تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع واضح طور پر ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ دیگر کفار اور بڑی بڑی کفریہ طاقتوں کی موجودگی کے باوجود مرتدوں اور زندیقوں کے خلاف جنگ میں پہل کرنا زیادہ مناسب اور ضروری ہے۔ لہٰذا صحابہ کرامؓ کے اس اجماع کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ شیعہ کے خلاف جنگ وقتال دیگر کفار سے مقدم ہوگا۔

(۳)......تیسری وجہ:

یہ بات کسی بھی طرح محتاجِ بیان نہیں ہے کہ شیعہ دراصل اسلام کی بنیاد اور مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور ہیں، اگر اسلام اور ایمان ہی کو خطرہ درپیش ہو تو پھر دیگر کفار سے جنگ کا کوئی معنیٰ باقی نہیں رہتا، کیونکہ ظاہری کافروں سے جنگ اسلام کو پھیلانے کے لیے اور غالب کرنے کے لیے ہوتی ہے لیکن شیعہ تو اسلام کے وجود کو ہی ختم کرنے کے درپے ہیں پھر بغیر اسلام کے تحفظ اور دفاع کے پھیلانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور یہ ایک مسلّمہ اصول ہے کہ دفاع، اقدام سے مقدم ہوتا ہے اور اس وقت شیعہ اسلام اور مسلمانوں پر حملہ آور ہے لہٰذا ان کے خلاف جنگ دفاع کے لیے ہے اور اس مسلمہ اصول کے مطابق دفاع، اقدام پر مقدم ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ شیعہ کیخلاف جنگ دیگر عام اور ظاہری کافروں پر مقدم ہوگی۔

(۴)......چوتھی وجہ:

مذہب شیعہ کے بنیادی عقائد اور خمینی ملعون کے منصوبے اور زمینی حقائق اس بات کو عیاں کر رہے ہیں کہ پوری دنیائے شیعت، مراکز اسلام، مہبط وحی "حرمین شریفین" پر قبضہ کرنے کی ناپاک کوششوں میں مصروف عمل ہے، بڑی تیزی اور خاموشی کے ساتھ "حرمین شریفین" کو چاروں اطراف سے گھیرے میں لے چکی ہے، جس کی وجہ سے بیت اللہ شریف اور روضۂ رسول ﷺ اور دیگر مقدس مقامات وشعائر اسلام کی بے حرمتی اور پامالی کا فوری اور یقینی خطرہ دیگر عام کفار سے زیادہ ان شیعوں سے ہے جو اس سے قبل بھی متعدد مرتبہ عملی طور پر یہ کوشش کر چکے ہیں اور اس وقت بڑی تیاری کے ساتھ حرمین شریفین کے گرد

Scanned by CamScanner

گھیرا بھی ڈال چکے ہیں۔ اور شعائرِ اسلام بالخصوص بیت اللہ شریف اور روضۂ رسول ﷺ کی حفاظت ایک اہم فریضہ ہے اور چونکہ اس وقت "حرمین شریفین" کو فوری خطرہ سب سے زیادہ دنیائے شیعت کی جانب سے ہے۔

لہٰذا:...... دیگر کفار کے مقابلہ میں شیعت کے خلاف جنگ میں پہل کرنا ہر اعتبار سے مقدم اور زیادہ ضروری ہے۔

امت مسلمہ کے ہر ہر فرد پر لازم ہے کہ بقدرِ استطاعت وقدرت شیعت کیخلاف لڑی جانیوالی مقدس جنگ میں بلاتردد شرکت کریں کسی مغالطے اور شبہے میں نہ پڑیں کسی سیاست اور مفاد پرستی کا شکار نہ ہوں، چھوٹے دشمن اور بڑے دشمن کے چکروں میں نہ الجھیں، سارا کفر ایک ہی ملت ہے اور شیعہ ان تمام کفار کا امام سرغنہ اور پیشوا ہے، جو دین اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنے کے درپے ہے، ان حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے شیعت کے خلاف لڑی جانے والی اس مقدس جنگ میں شریک ہو کر اپنے ذمہ عائد ہونے والے فریضہ کو ادا کریں کہ یہ جنگ نہ صرف جہادِ اکبر ہے بلکہ دوہرے اجر وثواب کی حامل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ایسا فریضہ ہے جس سے غفلت ولاپرواہی اور مداہنت دین وایمان کی بنیادوں کے انہدام میں تعاون کے مترادف ہے۔

مذکورہ بالا دلائل اور متعدد وجوہ سے اس مغالطہ کا جواب بالکل واضح ہو گیا کہ شیعت کیخلاف جنگ ایسے وقت میں خلافِ مصلحت ہے جب کہ دیگر بڑی بڑی کفریہ طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ ایسا مغالطہ پیدا کرنے والے دراصل شیعت کی حقیقت اور مذہب شیعہ کے بنیادی عقائد سے لاعلم اور بے خبر ہیں جس کا فائدہ سراسر شیعوں کو پہنچ رہا ہے۔ امید ہے کہ ان دلائل کے بعد اس طرح کے تمام مغالطے بے حقیقت اور بے اصل ہو جائیں گے اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کو ہر فتنے اور مغالطے سے محفوظ فرمائے اور غفلت و مداہنت کے نتیجہ میں انہدام دین میں تعاون کے جرم سے سب کی حفاظت فرمائے اور انتہائی اجر وثواب اور فضیلت کے حامل اس فریضہ کو ادا کرنے کی توفیق

مرحمت فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

دردِ دل......!!

شیعت کا ارتداد وزندقہ پر مبنی کفر اس قدر واضح ہو چکا ہے کہ ان کے خلاف جنگ و قتال کے لیے مذکورہ حوالہ جات پیش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں تھی، کیونکہ ہر مسلمان اس بات کو نہ صرف جانتا ہے بلکہ اپنے ایمان کا حصہ سمجھتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے جوتے مبارک کی توہین بھی موجب کفر اور قابل گردن زدنی جرم ہے۔

تو پھر آپ ﷺ کی ازواج مطہرات یعنی مؤمنین کی مائیںؓ اور آپ ﷺ کے سسر حضرت ابوبکر صدیقؓ وحضرت عمر فاروقؓ اور آپ ﷺ کے داماد حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ اور اسی طرح آپ ﷺ کے دیگر قریبی اور جانثار ساتھیوں حضرات صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی اور توہین، سب وشتم اور ان کی تکفیر جیسے سنگین جرائم کے مرتکبین کے کفر اور قتل پر کس کو شبہ ہو سکتا ہے؟ اور کیسے تردد کیا جا سکتا ہے جب کہ ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب ایک شخص نے یہ جان لینے کے باوجود کہ "کدو" نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ سبزی تھی، "کدو" کا تذکرہ توہین آمیز انداز میں کیا تو امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگردِ رشید امام قاضی ابویوسفؒ نے اس شخص کے قتل کا فتویٰ اور حکم صادر فرمایا۔

جب نبی کریم ﷺ کی نسبت رکھنے والے جوتے اور کدو کی توہین اور گستاخی کفر اور قتل کو واجب کر دیتی ہے تو پھر حضرات صحابہ کرامؓ جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ دن رات، سفر و حضر، آسانی وتنگی ہر حال میں دین کی سربلندی کے لیے آپ کے جانثار بن کر رہے اور آپ ﷺ کے ناموس کے تحفظ کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتے تھے، جن میں سے کسی کو نبی کریم ﷺ کے سسر ہونے اور کسی کو داماد ہونے کی اعلیٰ نسبت بھی حاصل ہے، جن کی مدح وتعریف، جرأت واستقامت، نبی کریم ﷺ سے والہانہ عقیدت ومحبت پر اللہ کا قرآن شاہد ہے جن کے مؤمن جنتی اور کامیاب ہونے کو اللہ رب العزت نے اپنی لاریب کتاب قرآن کریم میں خود جابجا بیان فرمایا ہے۔

Scanned by CamScanner

اوران سے نبی کریم ﷺ کی محبت کا یہ عالم ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر ایک صحابیؓ کی شہادت کی اطلاع پر خود رسول اللہ ﷺ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ لیتے ہیں اور چودہ سو صحابہ کرامؓ سے جان کی بازی لگانے کی بیعت لیتے ہیں جن کی شہادت پر خود رسول اللہ ﷺ بوجہ جدائی غمگین ہو جاتے ہیں، جن کے جنازوں پر رسول اللہ ﷺ کے آنسو مبارک جاری ہو جاتے ہوں، جن کی تکلیف پر رسول اللہ ﷺ خود تڑپ جاتے ہوں، جن کی تربیت خود رسول اللہ ﷺ تمام تر تکالیف اٹھا کر فرماتے رہے ہوں اور جو رسول اللہ ﷺ کو دنیا و مافیھا سے محبوب رکھتے ہوں اور جن کو رسول اللہ ﷺ بھی محبوب رکھتے ہوں، جن سے راضی ہونے کا اعلان اللہ رب العزت خود فرما چکے ہوں اور ان سب کا اللہ رب العزت سے راضی ہونا بھی قرآن میں بیان ہو چکا ہو۔

الغرض! جن لوگوں کو نبی کریم ﷺ کی صحبت اور معیّت کا اعزاز حاصل ہو، اس اعلیٰ نسبت کے حامل لوگوں کی شان میں توہین اور گستاخی کے مرتکبین کے کفر اور قتل میں کیسے تردد کیا جا سکتا ہے خاص طور پر ان حضرات صحابہ کرامؓ کی توہین، گستاخی اور ان سے نفرت کے اظہار، ان کی تکفیر کرنے، ان کو گالیاں دینے اور ان پر لعنت کرنے کو نہ صرف جائز بلکہ عبادت اور اجر و ثواب کا موجب سمجھنے اور گرداننے والوں کے کفر اور ان سے قتل و قتال میں کسی تردد یا شبہ کی قطعاً کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے جوتے مبارک کی گستاخی اور توہین کفر اور قتل کو لازم کر دیتی ہے، جب "کدو" کی توہین پر وقت کا امام اور قاضی قتل کا فتویٰ اور حکم جاری کر دیتا ہے تو پھر دن رات، سفر و حضر، آسانی و تنگی ہر حال میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نبھانے اور آپ ﷺ پر اپنا مال و جان بلکہ سب کچھ نچھاور کر دینے والوں کی شان میں گستاخی بطریق اولیٰ کفر اور قتل کو لازم کر دیتی ہے۔

ہاں! کچھ لوگ اگر اس بارے میں تردد کا شکار ہوں تو ان لوگوں کا یہ تردد اور اشکال کم علمی اور کج فہمی کی دلیل تو بن سکتا ہے البتہ ان لوگوں کی کم علمی، کج فہمی یا مداہنت کی بناء پر شریعت کا حکم نہیں بدل سکتا۔

چنانچہ: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ!

"مَنْ لم يكفِّر هم لم يدر عقائدهم"

یعنی "جو لوگ شیعوں کی تکفیر نہیں کرتے وہ ان کے عقائد سے ناواقف ہیں"

ظاہر بات ہے کہ کسی کی ناواقفیت اور لاعلمی سے کفر اسلام تو نہیں بن سکتا، بالکل اسی طرح جو لوگ شیعوں سے جنگ و قتال میں تردد کا شکار ہیں وہ دراصل شیعوں کے عقائد سے لاعلمی اور ناواقفیت کی بناء پر طرح طرح کے شبہات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یعنی قصور ان کا اپنا ہے کہ ان کو معلومات ہی نہیں ہیں لیکن اعتراض وہ دوسروں پر کرتے ہیں جو حقیقت سے آگاہ بھی ہیں اور صحیح معلومات بھی رکھتے ہیں اور اس موضوع اور فن کے ماہرین بھی ہیں اور مضبوط دلائل و براہین کی روشنی میں انتہائی فضیلت و عظمت اور اجر و ثواب والی جنگ لڑ کر امت مسلمہ پر عائد فریضہ ادا کر رہے ہیں نیز اسلام، ایمان اور دین کی حفاظت بھی کر رہے ہیں۔

اس رسالے سے ہمارا مقصد ایسے ہی کم علمی اور کج فہمی کا شکار لوگوں کو اصل حقائق اور معلومات پہنچا کر ان کا تردد، شک اور شبہ دور کرنا ہے چنانچہ ہم نے اس عنوان پر کتب اسلامیہ میں بکھرے ہوئے وسیع ذخیرے میں سے چند حوالہ جات بطورِ نمونہ پیش کیے ہیں تا کہ مقصد بھی حاصل ہو اور پڑھنے والے کو مشکل بھی پیش نہ آئے، لہٰذا اس مختصر رسالے میں پہلے وہ حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں جو عام گستاخوں کے متعلق ہیں اور پھر خاص الخاص شیعوں کے متعلق حوالہ جات میں نبی کریم ﷺ کی چند احادیث مبارکہ، حضرت علی المرتضیٰؓ کے خطبات اور آپ کے دورِ خلافت کے فیصلے اور حضرت حسینؓ کے پوتے حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان اور امت مسلمہ کے جلیل القدر ائمہ و مجتہدینؒ، فقہاءِ امتؒ علمائے کرام، اساطین امتؒ، علم و عمل میں یکتائے روزگار محققین کے فرامین و فیصلہ جات میں سے چند بطورِ نمونہ پوری ذمہ داری کے ساتھ پیش کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں اس امید کے ساتھ کہ ایک عقلمند، منصف مزاج، غیرت مند مسلمان میں بیداری پیدا کرنے اور

Scanned by CamScanner

ہمارے درد دل کو سمجھنے کے لیے یہ چند حوالہ جات ہی ان شاء اللہ کافی ہوں گے اور شیعت کے خلاف جنگ وقتال کے سلسلہ میں پیدا کیے جانے والے تمام اعتراضات واشکالات نہ صرف دم توڑ جائیں گے بلکہ محض شیطانی وساوس ثابت ہوں گے۔

واضح حقیقت:

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ تقریباً چودہ سو سال سے اسلام اور مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے والے اس سازشی اور راہزن ٹولہ شیعت کیخلاف وہ فیصلہ کن اقدامات نہیں اٹھائے گئے جن کی ضرورت تھی بلکہ اہل حق اس فتنے کو دبانے کے لیے وقتی اور عارضی اقدامات اٹھاتے رہے اور یہ سازشی فتنہ کسی نہ کسی بہانے نام بدل کر، تقیہ کی آڑ میں بچتا رہا اور پنپتا رہا اور مسلمانوں کو پے در پے نقصانات پہنچاتا رہا اور تقیہ اور کتمان کے آڑ میں بچتا بھی رہا۔

لیکن 11 فروری 1979ء کو ایران میں خمینی ملعون کے شیعی انقلاب کے بعد ایک مرتبہ پھر جب اس فتنے نے سر اٹھایا اور قوت کا اظہار کرنا شروع کیا اور خمینی ملعون نے تقیہ کے حکم کو منسوخ کر کے اپنے عقائد کی تمام تصریحات کو کئی زبانوں میں شائع کر دیا اور یہ کفریہ سازش ایک طاقت بن کر ہر جگہ اسلام اور مسلمانوں کا منہ چڑانے لگی بلکہ اپنے کفریہ نظام کو اسلامی ممالک پر مسلط کرنے اور بیت اللہ پر قبضہ کرنے کے بھیانک خواب دیکھنے لگی اور ہمارے ملک پاکستان میں بزور بازو نفاذِ فقہ جعفریہ کا نعرہ بلند کرنے لگی اور اسلامیان پاکستان کا قتل عام شروع کر دیا تو دنیا بھر کے مسلمانوں کی آنکھیں حیرت و استعجاب کے ساتھ کھلی کی کھلی رہ گئیں اور دنیا بھر کا مسلمان طبقہ چونک کر رہ گیا تو ایسے میں عرب ممالک سے لے کر یورپین ممالک کے ممتاز علمائے کرام اور برصغیر پاک و ہند، بنگلہ دیش کے چار سو سے زیادہ علماء نے 1987ء میں ہندوستان کے ممتاز عالم دین مولانا منظور احمد نعمانیؒ کے استفتاء پر شیعہ کو متفقہ طور پر مرتد و زندیق اور واجب القتل قرار دیا، یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ شیعہ کے خلاف ایسے فتاویٰ جات ہر دور میں جاری ہوتے

رہے لیکن ہر مرتبہ ان فتاویٰ جات کو تقیہ کے ہتھیار کے ذریعے غیر مؤثر بنا دیا جاتا رہا، مگر اب خمینی ملعون کے ایرانی انقلاب کے بعد جب تقیہ کا حکم منسوخ ہو گیا اور کھلے عام شیعہ عقائد و نظریات آشکار ہو چکے اور شیعت اپنی اصلی شکل و صورت میں صاف ظاہر ہو گئی اور طاقت کا مظاہرہ کرنے لگی تو اللہ پاک نے پاکستان کی سرزمین پر ایک مرد مجاہد، مجدد ملت، شیر اسلام، سرمایۂ اہلسنت وکیل صحابہؓ امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ اس ارتدادی و زندیقی کفریہ سازش کا راستہ روکا، جنہوں نے اسلامیان پاکستان میں بیداری کی ایسی لہر پیدا کر دی کہ ہر طبقہ سے وابستہ لوگ امیر عزیمت رحمہ اللہ کی آواز پر فتنۂ شیعت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے، بالآخر امیر عزیمت رحمہ اللہ اور آپ کے مشن پر چلنے والے سینکڑوں علماء اور نوجوان شیعہ جارحیت کا نشانہ بنتے ہوئے اپنی جانوں کی قربانیاں دے گئے لیکن اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے صدیوں پرانے مکار و عیار سازشی دشمن کے راستے میں ایسا بند باندھ گئے جسے سدِ سکندری کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگویؒ کی شہادت کے بعد ان کے مشن کی تکمیل کے لیے چند پُرعزم اور باہمت نوجوانوں نے خالصتاً احکامِ شرعیہ اور اکابرین اسلام کے فتاویٰ جات و فرامین کی روشنی میں اس کفر کے خلاف مسلح جہاد شروع کر دیا۔

اعزاز:

تو پھر اللہ پاک نے یہ اعزاز ان نوجوانوں کو عطا فرمایا کہ انہوں نے اسلامیان پاکستان کو ''لشکر جھنگویؒ'' کی صورت میں ایک قوت مہیا کی، جس نے نامساعی حالات میں بے سروسامانی کے عالم میں انتھک محنت، بے مثال قربانیوں اور فدائیانہ کارروائیوں کے ذریعہ دشمنانِ صحابہؓ کو ان کے خطرناک عزائم اور ناپاک ارادوں میں ناکام کر دیا اور دشمن پر ایسی کاری ضربیں لگائیں کہ دشمن کو صدیوں پیچھے دھکیل دیا۔

Scanned by CamScanner

فیصلہ کن جنگ کا مرحلہ اور ثابت قدمی کی ضرورت

صدیوں پرانے سازشی اور مکار دشمن کو جو بدمست ہاتھی کی طرح اسلام کی روح کو کچلنے کے درپے تھا ناکامی و نامرادی کی راہ دکھلانے میں یقیناً مجاہدین ''لشکر جھنگوی'' کو بڑی سے بڑی قربانیاں پیش کرنا پڑی ہیں سالارِ اعلیٰ حافظ محمد ریاض بسرا شہید رحمۃ اللہ علیہ جیسے رشکِ ملائکہ کمانڈر و جرنیل سمیت انتہائی محترم و مقدس، بہادری میں بے مثل کڑیل نوجوانوں کا خون پیش کرنا، امیر محترم ملک محمد اسحاق مدظلہٗ، نائب سالارِ اعلیٰ و جرنیل اکرم لاہوری مدظلہٗ، اور خوگرِ استقامت سید غلام رسول شاہ بخاری مدظلہٗ سمیت سینکڑوں نوجوانوں کا گرفتار ہو کر پولیس گردی، ظلم و تشدد کا نشانہ بننا اور سالہا سال گمنام عقوبت خانوں کی نذر ہو جانا، جیل میں قید تنہائی سمیت مصائب و آلام کے ایک طویل سلسلہ کا سامنا کرنا اور پھر ظالمانہ عدالتوں سے انسانیت سوز سزاؤں کا سنایا جانا، غازی حق نواز شیخ شہید رحمہ اللہ اور حافظ شفیق الرحمن شہید رحمہ اللہ جیسے عظیم نوجوانوں کو تختہ دار پر چڑھا دیا جانا وغیرہ یہ سب ان قربانیوں کی صرف ایک جھلک اور نمونہ ہے ورنہ یہاں تو جیلوں سے نکال نکال کر جعلی پولیس مقابلوں میں مجاہدین ''لشکر جھنگوی'' کو شہید کیا جانا ایک معمول بن چکا تھا۔

حافظ ثناء اللہ شہید رحمہ اللہ جیسے کئی نوجوان مجاہدین کی نعشیں اس حالت میں بھی ملیں کہ جن کی آنکھیں نکال دی گئی تھیں اور جسم ڈرل مشینوں سے سوراخ شدہ پایا گیا تھا، جن کے ہاتھوں میں کیل گاڑھ دیئے گئے تھے اور انگلیوں کے ناخن کھینچ لیے گئے تھے۔ ان تمام تر مظالم کے باوجود مجاہدین ''لشکر جھنگوی'' کے عزم و حوصلہ میں ذرہ برابر کمی نہ لائی جا سکی بلکہ مجاہدین کی ہمت میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا، چنانچہ اسلام کے لبادے میں چھپے ہوئے دین کے لٹیرے اور راہزن اپنے منطقی انجام کو پہنچتے رہے بالآخر آج وہ مرحلہ آن پہنچا ہے کہ اللہ رب العزت کے فضل و کرم، صحابہ کرامؓ کی کرامت، شہداءِ ناموسِ صحابہؓ کی قربانیوں، اسیران ناموسِ صحابہؓ کی استقامت اور غازیان ناموسِ صحابہؓ کی محنتوں کی بدولت، دشمن زخمی

سانپ کی طرح تڑپ رہا ہے اور بھاگ رہا ہے اور اب یہ جنگ فیصلہ کن مراحل میں داخل ہو چکی ہے، اب ضرورت اس بات کی ہے کہ پہلے کی طرح ایک مرتبہ پھر نئے عزم، ولولے، جوش و جذبے کے ساتھ ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا جائے اور بھاگتے ہوئے دشمن کے خلاف منظم ہو کر فیصلہ کن اقدامات اٹھائے جائیں، اب اس گرتی ہوئی دیوار کو صرف ایک دھکے کی ضرورت ہے اور یہی وہ مرحلہ ہے کہ جس میں زیادہ جانفشانی کی ضرورت ہے ورنہ ماضی کے ادوار کی طرح کہیں دشمن کو پھر بچنے اور پنپنے کا موقع مل سکتا ہے۔

امتِ مسلمہ کے تمام طبقات سے دردمندانہ اپیل......!!

ہم تمام مسلمانانِ پاکستان سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ خدارا، خدارا! کم علمی، کم فہمی، خود غرضی یا تن آسانی جیسی مذموم چیزوں میں مبتلا ہو کر مجاہدین ''لشکر جھنگوی'' پر طعن، الزامات و اعتراضات یا کفر کے خلاف مداہنت جیسی برائیوں کو اپنے دل میں جگہ نہ بنانے دیں، اس موقع پر مجاہدین کی حوصلہ شکنی سے باز رہیں۔ کہ کہیں قابو میں آیا ہوا، بوکھلایا ہوا، صدیوں پرانا خطرناک اور سازشی دین دشمن پھر بچ جانے اور دوبارہ سے پنپ جانے میں کامیاب نہ ہو جائے۔ بلکہ آیئے مجاہدین ''لشکر جھنگوی'' کا دست و بازو بن کر اس فیصلہ کن مرحلہ میں دشمن کے خلاف آخری اقدامات اٹھانے میں ہمارا ساتھ دیجئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آلؓ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجؓ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کی عزت و ناموس اور دین کے تحفظ کا فریضہ ادا ہو جائے۔

نوٹ:...... یاد رکھیے اس مرحلہ میں اب ذرا سی غفلت، سستی، مداہنت اور عدم توجہی ہمیشہ ہمیشہ کے پچھتاوے کا سبب بھی بن سکتی ہے، کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ:

☆...... لمحوں نے خطاء کی............☆............ صدیوں نے سزا پائی......☆

Scanned by CamScanner

گردوپیش کے بدلتے ہوئے حالات......اور شیعت کا خطرہ!!

آج کے دور میں ہم اپنے گردوپیش کے بدلتے ہوئے حالات پر نظر دوڑائیں تو ہمیں اس وقت امت مسلمہ کے لیے سب سے بڑا خطرہ شیعت کے سوا اور کوئی دین دشمن نظر نہیں آئے گا، ایران کے بعد عراق اور شام میں باقاعدہ خالصتاً شیعہ حکومتیں قائم ہیں اور روز بروز مستحکم ہورہی ہیں، یمن، بحرین اور لبنان میں مختلف مواقع پر شیعہ اپنی قوت کا مظاہرہ کر کے وہاں حکومت بنانے کے لیے کوشاں ہیں، افغانستان اور پاکستان میں دہشت گردی اور غنڈہ گردی کی کارروائیاں کر کے اور نام نہاد حکمرانوں پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے شیعی انقلاب کے لیے راستہ ہموار کر رہے ہیں۔

گردوپیش میں شیعت کا یہ منظم جال کیا کسی خطرے کی گھنٹی نہیں ہے؟

کیا شیعوں کا حکومت اور طاقت میں آجانا اسلام اور مسلمانوں کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے......؟

ایران سے لے کر شام تک شیعہ حکومتوں کا عمل میں آجانا، یمن،، بحرین اور لبنان میں طاقت کا مظاہرہ کرنا کیا معمول کی بات ہے......؟

یہ اور اسطرح کے دیگر سوالات وخدشات کی حقیقت اور تہہ تک پہنچنے کے لیے مذہب شیعہ کے عقائد اور اصول کی روشنی میں چند باتوں کا جان لینا انتہائی ضروری ہے، یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لینی چاہیے کہ مذہب شیعہ کی تعلیمات، عقائد ونظریات کے مطابق مسلمانوں کے مرکز "حرمین شریفین" پر قبضہ کرنا شیعوں کے لیے فرض اور لازم ہے، چنانچہ مذہب شیعہ کی معتبر اور بنیادی اصول کی کتابوں میں "بارہویں امام" کے ظہور کا عنوان قائم کر کے اس کے تحت جو عقائد ونظریات بیان کیے گئے ہیں ان میں سے چند پیش کیے جاتے ہیں۔

مجلسی کفریات:

مذہب شیعہ کی معتبر کتاب "حق الیقین" جو باقر مجلسی ملعون کی تصنیف ہے میں لکھا ہے کہ!

"وقتیکہ قائم علیہ السلام ظاہر می شود، پیش از کفار ابتداء بہ سنیان خواھد کرد باعلمای ایشان و ایشانرا خواھد کشت"

ترجمہ: جب قائم (بارہواں امام) ظاہر ہوگا تو کفار سے پہلے سنیوں سے جنگ کی ابتداء کریگا، اور سنیوں کے علماء اور سنی عوام کو قتل کردے گا" (حق الیقین ص ۵۲۷)

اسی طرح باقر مجلسی ملعون کی ایک اور تصنیف بحار الانوار میں یہ بھی لکھا ہے کہ!

"چون قائم علیہ السلام قیام میکند امر تازہ و احکام میآورد تازہ"

ترجمہ: "جب قائم (بارہواں امام) آئیگا تو نئی شریعت اور نئے احکامات لائے گا"۔

(بحار الانوار جلد نمبر ۱۳ ص ۵۹۷ باب علامات ظہور)

نوٹ: بحار الانوار کے اسی صفحہ پر یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ بارہواں امام حضرت داؤد علیہ السلام کی شریعت نافذ کرے گا۔

بحار الانوار میں ملعون باقر مجلسی مزید تفصیل کے ساتھ لکھتا ہے کہ!

"درقتیکہ قائم علیہ السلام قیام میکند ایں آیہ را تلاوت میفر ماید "ففررت منکم لما خفتکم فوھب لی ربی حکما وجعلنی من المرسلین" یعنی از شما گریختم در وقتیکہ از شماتر سیدم پس پروردگار من شریعتی ونبوی بمن عطا فرمود۔ (بحار الانوار ص ۵۵۰ ناشر کتابفروشی اسلامیہ تہران ایران طبع ۱۳۲۰ھ)

نیز یہی مجلسی ملعون اسی بات کو ان الفاظ میں بھی لکھتا ہے کہ!

"چون قائم ما اھلبیت ظھور میکند این آیہ را تلاوت میفر ماید "ففررت منکم لما خفتکم فوھب لی ربی حکما" یعنی در وقتی کہ از شما ھا فرار نمودم پس پروردگار من نبوت وپیغمبری عطا فرمود، پس از ھلاکت نفس خود ترسیدم فرار کردم وقتی کہ خدای تعالیٰ بمن اذن داد وکار مرا اصلاح نمود ظھور کردم و بنزد شما آمدم"

(بحار الانوار جلد سیز دھم باب علامات ظھور قائم ص ۶۴۴ طبع ایران)

مذکورہ بالا دونوں روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ!

''جب ہمارا قائم (بارہواں امام) ظاہر ہوگا تو اس وقت وہ یہ آیت تلاوت کر رہا ہوگا''

"ففررت منکم لما خفتکم فوهب لی ربی حکما و جعلنی من المرسلین"

''یعنی جس وقت میں تم لوگوں سے بھاگ کر غائب ہو گیا تھا تو اس وقت پروردگار نے مجھے نبوت اور پیغمبری عطا فرما دی تھی، بس میں تو اپنی جان کی ہلاکت کے ڈر سے بھاگ کر چھپ گیا تھا، پھر جس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے اجازت دی اور میرا کام درست کر دیا تو میں ظاہر ہو کر تم لوگوں کے پاس آ گیا''

ملا باقر مجلسی لعنتی کی مذکورہ بالا عبارات سے شیعہ نظریہ تقیہ کے تھیلے سے باہر آ گیا کہ بارہواں امام نئی شریعت اور نبوت کا اعلان کرے گا۔ (العیاذ باللہ) یعنی شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساقط کر دے گا، بلکہ شیعہ عقیدہ اور نظریہ کے مطابق تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بارہویں امام کے ہاتھ پر بیعت کر دیں گے (نعوذ باللہ) چنانچہ یہی مجلسی لعنتی اپنی کتاب حق الیقین میں لکھتا ہے کہ!

"چون قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیرون آید، خداوراياری کند بملائکه و اول کسیکه با او بیعت کند محمد باشد و بعداز آن علی"

ترجمہ: ''جب قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بارہواں امام) باہر آئے گا تو خدا اس کی مدد کرے گا فرشتوں کے ذریعے اور اس کے ہاتھ پر سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کریں گے پھر علیؓ بیعت کریں گے'' (معاذ اللہ)

(حق الیقین ص۳۴۰ باب در اثبات رجعت، طبع کتابفروشی علیہ اسلامیہ تہران وایران)

نیز باقر مجلسی ملعون مزید لکھتا ہے کہ:

"چون قائم ماظاهر شود عائیشه راز نده کندتا براوحد بزند"

ترجمہ: ''جب ہمارا قائم (بارہواں امام) ظاہر ہوگا تو عائشہؓ کو زندہ کرے گا اور ان کو کوڑے (حد) لگائے گا'' (العیاذ باللہ) (حق الیقین ص۳۴۰ باب در اثبات رجعت)

اب ہم اسی مضمون کی ایک تفصیلی عبارت کا ترجمہ پیش کرتے ہیں جو امت مسلمہ کے سامنے ''حب علیؓ'' ''حب اہل بیتؓ'' اور ''حسینیت'' کے سنہرے خول اور دلفریب پردے

میں چھپے غلیظ ترین مذہب شیعہ کے نظریئے اور منصوبے کو آشکار کرنے کے لیے کافی ہوگا، ان شاء اللہ۔

چنانچہ مذہب شیعہ کا چوٹی کا مجتہد باقر مجلسی حق الیقین میں رقمطراز ہے:

''صاحب الامر (بارہواں امام) مکہ معظمہ کے بعد مدینہ جائے گا...... حکم دے گا کہ دونوں (ابوبکرؓ وعمرؓ) کو ان کی قبروں سے باہر نکالا جائے...... ان کا کفن اتار کر ان کی لاشوں کو ایک بالکل سوکھے درخت پر لٹکا دیا جائے...... وہ سوکھا درخت جس پر لاشیں لٹکائی جائیں گی ایک دم سرسبز ہو جائے گا...... اور جب یہ خبر مشہور ہو گی تو لوگ...... دیکھنے کے شوق میں دور دور سے مدینہ آ جائیں گے۔ اس کے بعد صاحب الامر (بارہویں امام) کہے گا ان دونوں (ابوبکرؓ وعمرؓ) سے بیزاری (لاتعلقی) کا اظہار کرو ورنہ تم پر ابھی خدا کا عذاب آئیگا۔ وہ لوگ جواب دیں گے ہم ان کی بجائے تم سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور ان لوگوں سے بھی جو تم پر ایمان لائے اور جنہوں نے تمہارے کہنے سے ان بزرگوں کو قبروں سے نکال کر ان کے ساتھ توہین کا معاملہ کیا۔ ان لوگوں کا جواب سن کر امام مہدی (بارہویں امام) کالی آندھی کو حکم دیں گے کہ ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دے، پھر بارہویں امام حکم دے گا کہ ان دونوں (ابوبکرؓ وعمرؓ) کی لاشوں کو درخت سے اتارا جائے، پھر ان دونوں کو قدرت الٰہی سے زندہ کرے گا اور حکم دیں گے کہ تمام مخلوق جمع ہو، پھر یہ ہوگا کہ دنیا کے آغاز سے اس کے ختم ہونے تک جو بھی خون ناحق کیا گیا ہوگا، کسی عورت کے ساتھ جہاں کہیں بھی زنا کیا گیا ہوگا، جو سود یا حرام مال کھایا گیا ہوگا اور جو ظلم و ستم امام غائب کے ظہور تک دنیا میں کیا گیا ہوگا، ان سب کو ان دونوں کے سامنے گنایا جائے گا...... وہ دونوں...... (ابوبکرؓ وعمرؓ) اقرار کریں گے کہ اگر پہلے ہی دن خلیفۂ برحق یعنی حضرت علیؓ کا حق وہ غصب نہ کرتے تو ان گناہوں میں سے کوئی بھی نہ ہوتا، اس کے بعد صاحب الامر (بارہویں امام) حکم دے گا کہ جو لوگ موجود ہیں وہ ان دونوں سے قصاص لیں، اور ان دونوں کو سزا دی جائے...... پھر صاحب الامر (بارہویں امام) حکم دے گا کہ ان دونوں کو درخت پر لٹکا دیا جائے اور آگ کو

Scanned by CamScanner

حکم دے گا کہ ان دونوں کو درخت سمیت جلا کر راکھ کر دے اور ہواؤں کو حکم دے گا کہ ان کی راکھ کو دریاؤں پر چھڑک دے......اس طریقہ سے دن رات میں ان دونوں کو ہزار بار موت دی جائے گی اور زندہ کیا جائے گا، اس کے بعد خدا جہاں چاہے گا ان کو لے جائے گا اور عذاب دیتا رہے گا"۔(نقلِ کفر، کفر نباشد)

(حق الیقین ص ۱۴۵، بحوالہ ایرانی انقلاب ص ۲۱۴ تا ص ۲۱۹)

(تحقیق المتین اردو ترجمہ حق الیقین، ص ۴۶۴)

(ترجمہ بحار الانوار جلد سیزدھم ص ۵۷۶)

(حق الیقین (عربی) ص ۳۲۱)

(بصائر الدرجات ص ۸۱)

امت مسلمہ کے غیور فرزندو!

مذکورہ بالا چند حوالہ جات مذہب شیعہ کی انتہائی معتبر ترین کتابوں سے بطور نمونہ پیش کیے گئے ہیں جن سے پوری دنیائے شیعت کے ناپاک عزائم، ارادوں، اور منصوبوں کا راز فاش اور عیاں ہو رہا ہے، ان عقائد شیعہ کے مطابق قیامت سے پہلے مُردوں کو قبروں سے نکال کر زندہ کرنا اور حساب و کتاب سزا جزاء کا ہونا اور پھر خاص طور پر روضہ رسول ﷺ میں نبی کریم ﷺ کے پہلو میں آرام فرما حضرات شیخین حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو قبروں سے نکالنا، درخت پر لٹکانا، دنیا میں ہونے والے کفر، ظلم، فساد اور گناہوں کا الزام ان پر عائد کر کے انہیں درخت پر پھانسی دینا اور پھر آگ کے ذریعہ ان کو جلا کر راکھ کرنا، اور پھر دن رات میں ہزار مرتبہ زندہ کرنا، پھانسی دینا اور آگ میں جلا دینا، (نعوذ باللہ) اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی زوجہ طیبہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو ان کی قبر سے نکال کر انہیں کوڑے مارنا۔(نعوذ باللہ)

ننگے بارہویں امام کے ہاتھ پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرانا، پھر حضرت علیؓ کا بھی بیعت کرنا۔(العیاذ باللہ)

☆ شریعت محمدی ﷺ کو ساقط کر کے نئی شریعت اور نئے احکامات کو نافذ کرنا۔(نعوذ باللہ)

☆ بارہویں امام کا دعویٰ نبوت کرنا۔(استغفر اللہ)

☆ اور یہ کہ کفار سے پہلے سنیوں سے جنگ کرنا اور سنیوں کے علماء کو اور سنی عوام کو قتل کرنا وغیرہ۔

قارئین محترم! یہ وہ نظریہ اور منصوبہ ہے جو دنیائے شیعت کا خواب ہے، ظاہر بات ہے کہ حرمین شریفین پر قبضہ کیے بغیر یہ منصوبے مکمل نہیں ہو سکتے، لہٰذا شیعوں کی اولین ترجیح بیت اللہ اور روضہ رسول ﷺ پر قبضہ کرنا ہے تا کہ اپنے ان خوابوں کو تعبیر کا عملی جامہ پہنا سکیں۔

Scanned by CamScanner

چنانچہ خمینی ملعون نے ایران میں برسر اقتدار آنے کے بعد "نائب امام" کا نظریہ پیش کیا اور خود بارہویں امام کا نائب بن کر مذکورہ بالا مذہبی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا باقاعدہ آغاز کیا، اور سب سے پہلے سنی علماء اور سنی عوام کو تشدد اور گولیوں کا نشانہ بنایا، ایران اور ایران سے باہر دہشت گردانہ کارروائیاں کر کے لاتعداد مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔ (جس کی تفصیل اہلسنت پر مظالم کے عنوان سے آئندہ صفحات پر آرہی ہے) چونکہ خمینی ملعون فرانس میں جلاوطنی اور روپوشی کے دوران باقاعدہ طور پر "حرمین شریفین" پر قبضہ کرنے کا کئی مرتبہ اعلان کر چکا تھا، خمینی ملعون کے ایک خطاب کا اقتباس ہم یہاں پیش کرتے ہیں جو کہ "خطاب بہ نوجواناں" کے نام سے ایک پمفلٹ کی صورت میں چھپا ہوا موجود ہے۔

خمینی کہتا ہے:

"دنیا کی اسلامی اور غیر اسلامی طاقتوں میں ہماری قوت اس وقت تک تسلیم نہیں ہو سکتی، جب تک مکہ اور مدینہ پر ہمارا قبضہ نہیں ہو جاتا، کیونکہ یہ علاقہ مہبط وحی اور مرکز اسلام ہے، اس لیے اس پر ہمارا غلبہ اور تسلط ضروری ہے"۔ (خطاب بہ نوجوانان 1966ء بمقام فرانس)

خمینی ملعون نائب امام کی حیثیت سے اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے مزید کہتا ہے کہ:

"میں جب فاتح بن کر مکہ اور مدینہ میں داخل ہوں گا، تو سب سے پہلے میرا کام یہ ہوگا کہ میں، حضور علیہ السلام کے روضے میں پڑے ہوئے دو بتوں ابوبکر و عمر کو نکال کر باہر پھینک دونگا" (خطاب بہ نوجوانان بمقام فرانس ۱۹۶۶ء)

خمینی ملعون نے برسر اقتدار آنے کے بعد اپنے ان اعلانات کے مطابق "حرمین شریفین" پر قبضہ کرنے کی کئی ناکام کوششیں عملی طور پر کیں، جیسا کہ اکتوبر 1981ء میں حج کے موقع پر ایران کے سرکاری دہشت گردوں "پاسداران انقلاب ایران" کے گماشتوں نے مکہ مکرمہ میں کئی دن تک شورش برپا کیے رکھی، خون خرابا اور فساد مچایا، پھر 1987ء میں حج کے موقع پر ایک مرتبہ پھر پاسداران انقلاب ایران کے دہشت گردوں نے مکہ مکرمہ میں

تخریب کاری کا بہت بڑا پروگرام بنایا اور مکہ کے مواصلاتی نظام پر قبضہ کر کے لعنۃ اللہ خمینی کو بحیثیت محافظ حرمین شریفین کے اعلان کرنا بھی اس منصوبے کا حصہ تھا لیکن سعودی حکومت کی بروقت کارروائی سے ان کا یہ ناپاک منصوبہ خاک میں مل گیا، اور اس طرح اس مقدس سرزمین کو خمینی ملعون کے قبضے سے نجات مل گئی۔

لیکن خمینی ملعون اپنے ارادوں سے باز نہ آیا، چنانچہ سعودی عرب کے شیعوں کو کئی قسم کی ترغیبات دے کر "حرمین شریفین" پر قبضہ کرنے کے لیے اکسانا شروع کر دیا، اپریل 1988ء میں سعودی عرب کے مشرقی صوبے جہاں شیعوں کی اکثریت ہے میں ایک بڑا بم دھماکہ کرایا گیا، اس واقعہ میں ملوث دہشت گرد بعد میں گرفتار ہوئے تو انہوں نے ایران کے ساتھ اپنا تعلق اور رابطہ تسلیم کیا اور کہا کہ ایران نے ان کو سعودی عرب کی اقتصادی تنصیبات کو تباہ کرنے، مکہ میں خوف و ہراس پھیلانے، امن و امان اور سلامتی کو تہہ و بالا کرنے کے لیے تربیت دی اور اسلحہ فراہم کیا تھا۔

ان گرفتار دہشت گردوں نے یہ انکشاف بھی کیا کہ خرطوم اور پورٹ سوڈان میں دہشت گردی کے تربیتی مراکز ہیں جن میں ایرانی پاسداران انقلاب، پاکستان سمیت خطے کے کئی شیعہ دہشت گردوں کو تربیت دیتے ہیں۔

خمینی ملعون نے کئی ناکام کوششیں کیں اور بیت اللہ پر قبضہ کرنے کے لیے حرم شریف اور مکہ مکرمہ میں خون خرابہ کیا اور عراق پر ایران کا حملہ بھی بیت اللہ شریف پر قبضے کا حصہ تھا، لیکن خمینی ملعون اس میں بھی ناکام رہا۔

اہلسنت علماء اور عوام پر مظالم، اور قتل عام......!

مذہب شیعہ کی غلیظ تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے خمینی ملعون نے نہ صرف ایران بلکہ اسلامی ممالک میں سنی علماء اور عوام کو قتل اور تشدد کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ ظلم شام، ایران اور اب شیعہ حکومت قائم ہو جانے کے بعد عراق میں روا رکھا گیا، خمینی ملعون اور اس کے پرستاروں نے اپنے اپنے ممالک میں اہل سنت کے ممتاز

Scanned by CamScanner

علماء،زعماء اور مسلمانوں کے لاتعداد کارکنوں پر مظالم کے جو پہاڑ توڑے وہ بوسنیا کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم اور کشمیر پر ہونے والی ستم کشی سے کسی بھی طرح کم نہیں ہیں۔

زاہدان،اصفہان،تہران،بندر عباس میں اہل سنت علماء کی بڑی تعداد کو قتل کر کے ان کے نام لیواؤں کو سالہا سال سے جیلوں میں بند رکھا ہوا ہے اور ان کے مکانات کو مسمار کر دیا گیا ہے۔ خمینی کے ایرانی انقلاب کے بعد شیعت کو ایران کا سرکاری مذہب قرار دینے اور سنیوں پر ہونے والے مظالم کیخلاف سنی اکثریتی علاقوں، کردستان، بلوچستان، تالش، کرمان شاہ کے کچھ حصے،خوزستان،خراسان فارس اور جنوب مغربی آذربائیجان میں آواز بلند کی گئی، لیکن شنوائی اور دادرسی کی بجائے طاقت کا طاغوتی طریق کار اپنایا گیا اور سنی آبادیوں کو سنگین ظلم و ستم کا نشانہ بنا کران کی آواز کو بے دردی سے دبا دیا گیا۔

شیعہ حکومت اور خمینی ملعون کے غیظ وغضب کا پہلا نشانہ سنی اکثریتی صوبہ ''کردستان'' بنا جہاں ان پر انقلاب دشمنی کا الزام لگا کر نیپام بم برسائے گئے اور ہزاروں مردوں،عورتوں اور بچوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا،اور لاتعداد عورتوں کی عصمت دری کی گئی۔

اسی طرح سنی صوبہ ''بلوچستان'' کی آبادی کو بھی ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت دہشت گردی اور ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا،ان کو انقلاب مخالف قرار دیا گیا اور یہ اعلان بھی کیا گیا کہ ایران کے دشمن مشرق میں آزاد بلوچستان کے لیے منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور اس منصوبے کا سربراہ جنرل اسماعیل استردم پاکستان میں پناہ گزین ہے،ان الزامات پر سنی علماء اور عوام کا خون بے دردی کے ساتھ بے تحاشہ بہایا گیا اور آبادیاں مسمار کر دی گئیں۔

شیعہ خونی انقلاب کے بعد ایران میں سنیوں کے دو اہم راہنما علامہ عبدالعزیز ملا زادہ اور علامہ احمد مفتی زادہ تھے،علامہ احمد مفتی زادہ صاحب کو تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے جیل کی کوٹھڑی میں نظر بند کر دیا گیا،کئی سال جیل میں گزارنے کے بعد جیل سے انکا جنازہ ہی باہر نکل سکا۔

علامہ عبدالعزیز ملا زادہ کے بیٹے حافظ علی اکبر ملا زادہ صاحب کا ایک مضمون جولندن کے پندرہ روزہ جریدے میں شائع ہوا تھا کہ ایران کے مطابق سنی مسلمانوں کی حالت زار کچھ اس طرح سے ہے......

''ایران کے موجودہ شیعہ حکمران، سنی مردوں کا قتل عام کرنے، انہیں جبراً شیعہ مذہب اختیار کرنے، سنی نوجوانوں کو نقل وطن کرنے پر مجبور کرنے کے ایک سہ جہتی دس سالہ منصوبے پر عمل پیرا ہیں،اور اندیشہ ہے کہ اس طرح اپنے مردوں اور نوجوانوں سے محروم ہو کر لاوارث بیوہ عورتیں اور یتیم بچے عملی طور پر شیعہ حکومت کے رحم وکرم پر ہوں گے، ایران کی شیعہ حکومت میں آج ریاست یا انتظامیہ کا کوئی عہدہ دار سنی نہیں ملے گا،حد تو یہ ہے کہ سنی علاقوں میں متعین قاضی، جج اور اسکولوں وغیرہ میں استاد بھی سارے شیعہ ہیں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ شیعہ عقائد کا پرچار اور اسلامی اقدار،شعائر اور اسلاف وصحابہ کرامؓ کو مسلسل تضحیک اور تبرا کا نشانہ بنایا جا رہا ہے''۔

اسی طرح ایران میں سنیوں کی ایک جماعت ''سازمان مجاہدین اہل سنت'' نے اپنے خطوط کے ذریعہ اقوام متحدہ، رابطہ عالم اسلامی اور موتمر عالم اسلامی کو متوجہ کرتے ہوئے ایران میں سنیوں پر ہونے والے مظالم اور سفاکانہ سلوک اور قتل عام کی جو تفصیلات بتائی ہیں وہ یہ ہیں اس خط کی نقل، پشاور کے انگریزی اخبار روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ میں مورخہ 11 فروری 1992ء کو شائع ہو چکی ہے،انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ:......

''ایران میں سنی اپنے بنیادی انسانی حقوق سے بھی محروم کر دیئے گئے ہیں، گو سنی سرکاری اعداد وشمار کے مطابق ایرانی آبادی کا چوتھا حصہ ہیں، جب کہ غیر سرکاری اعداد وشمار کے مطابق چالیس فیصد ہیں،ایرانی حکومت نے جو کہ انتہائی متعصب شیعوں پر مشتمل ہے 1979ء سے لے کر اب تک سنیوں پر ظلم وستم روا رکھنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے، بلوچستان میں جہاں 99 فیصد سنی آباد ہیں اب تک ہزاروں لوگ یا تو تختہ دار پر لٹکائے جا چکے ہیں یا گولیوں سے بھونے جا چکے ہیں،ان پر الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ انقلاب مخالف

Scanned by CamScanner

ہیں وہابی ہیں، خارجی جاسوس ہیں وغیرہ وغیرہ"۔(بحوالہ کتاب ایران، عزائم و افکار ص ۴۹ تا ۵۲)

عراق:

خمینی ملعون کے منصوبے کو پروان چڑھاتے ہوئے اب عراق میں اہل سنت کی نسل کشی کا بدترین سلسلہ زور و شور سے جاری ہے، چنانچہ 2003ء میں عراق پر امریکی و اتحادی افواج کے حملے کے نتیجے میں شیعہ حکومت کے قیام کے بعد سے لے کر اب تک بدترین مظالم روا رکھتے ہوئے بڑے پیمانے پر اہل سنت کو قتل کیا گیا اور جلاوطنی پر مجبور کیا گیا۔ گاؤں کے گاؤں، علاقوں کے علاقے سنیوں سے خالی کروا لیے گئے۔

افغانستان:

افغانستان میں جہاں شیعہ آبادی سات فیصد (07%) ہے، ایران بڑے پیمانے پر مداخلت کرتے ہوئے ہمیشہ اہل سنت مجاہدین اور عوام کو نقصان پہنچاتا چلا آیا ہے، ماضی قریب میں خالص اسلامی انقلاب (جو طالبان کے ہاتھوں افغانستان میں آیا جس نے دور خلافت راشدہ کی یادیں تازہ کردیں تھیں) کے خلاف سازشوں میں سب سے پیش پیش ایران ہی تھا۔ طالبان کے خلاف شیعوں کو جنگ کے لیے اکسانا، پیسہ اور اسلحہ فراہم کرنا، بلکہ کئی مقامات پر تو خود ایرانی کمانڈوز اور پاسداران انقلاب کے گماشتے سرکاری شیعہ دہشت گرد عملی طور پر شریک جنگ ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ افغانستان میں مجاہدین اہلسنت کو سب سے زیادہ نقصان ایران اور شیعوں کے ہاتھوں ہی اٹھانا پڑا ہے۔

پاکستان:

(جو 98% سنی اکثریتی ملک ہے) میں ایران کی سازشوں کے ذریعے مقامی شیعوں نے شیعی خونی انقلاب کے خواب دیکھنا شروع کیے اور اسی منصوبے کے تحت پاکستان کے سرکردہ اور بااثر علمائے اہلسنت کو چن چن کر دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا جو شیعی انقلاب کے راستے میں رکاوٹ تھے۔ جن میں سے چند اور چیدہ چیدہ شخصیات کے نام یہ ہیں۔

(۱)......امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمہ اللہ۔ (۲)......مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ۔
(۳)......مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمہ اللہ۔ (۴)......مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ۔
(۵)......مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ۔ (۶)......مولانا حبیب اللہ مختار شہیدؒ۔
(۷)......مفتی عبدالسمیع شہید رحمہ اللہ۔ (۸)......مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ۔
(۹)......مولانا عنایت اللہ شہیدؒ۔ (۱۰)......مولانا عبداللہ شہیدؒ لال مسجد اسلام آباد۔
(۱۱)......مفتی اقبال شہید رحمہ اللہ۔ (۱۲)......علامہ شیعب ندیم شہید رحمہ اللہ۔
(۱۳)......مفتی جمیل خان شہید رحمہ اللہ۔ (۱۴)......مولانا سمیع اللہ جھنگوی شہیدؒ۔
(۱۵)......مولانا مختار سیال شہید رحمہ اللہ۔ (۱۶)......قاری سعید الرحمٰن شہیدؒ۔
(۱۷)......مولانا سیف اللہ خالد شہیدؒ۔ (۱۸)......مفتی عتیق الرحمٰن شہید رحمہ اللہ۔
(۱۹)......مولانا غازی عبدالرشید شہیدؒ۔ (۲۰)......مولانا ڈاکٹر ہارون قاسمی شہیدؒ۔

ان علماء کے علاوہ بے شمار علماء، حفاظ، طلباء اور عوام اہلسنت کو شیعہ دہشت گردوں نے گولیوں کا نشانہ بنایا، مساجد میں نمازیوں، اعتکاف میں بیٹھے ہوئے لوگوں، درس قرآن کے اجتماعات، مدارس میں قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائیں بلند کرنے والوں پر بموں، گرنیڈوں اور مہلک ہتھیاروں سے حملے کیے گئے اور لاتعداد مسلمانوں کو خون سے نہلا دیا گیا۔ کوئٹہ میں ایرانی پاسداران انقلاب کے گماشتوں نے 80 کی دہائی میں دن دیہاڑے حملہ کرکے چوالیس پولیس والوں کو گولیوں سے بھون دیا اور پھر بتیس سنیوں کو شہید کردیا، نوجوان سنی لڑکیوں کے پستان کاٹ ڈالے، چنانچہ موقع سے ۲۳۱ ایرانی فوجی گرفتار ہوئے جنہیں فوراً رہا کر کے ایران بھیج دیا گیا۔ اس لڑائی کے موقع سے ایک لاش ایسی بھی ملی جس کی جیب سے ایک کارڈ نکلا جس پر لکھا ہوا تھا:

"سربراہ پاسداران انقلاب ایران" یعنی ایران کی پاسداران انقلاب کا کمانڈر انچیف اس لڑائی میں خود موجود تھا اور ہلاک شدہ تھا"

خمینی ملعون کے اس پروگرام اور منصوبے کو دنیائے شیعت نے دل وجان سے نہ

Scanned by CamScanner

صرف تسلیم کیا بلکہ پوری کوشش کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے اپنے ممالک اور علاقوں میں سنی علماء اور عوام اہلسنت پر عرصہ حیات تنگ کرنا شروع کر دیا اور ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑ ڈالے۔ چنانچہ حافظ الاسد شام کے شیعہ حکمران نے حلب کے مقام پر تیس ہزار سنی علماء کرام کو گرفتار کیا جن میں سے اکثریت کو گولیوں سے بھون دیا گیا اور زندہ بچ جانے والے باقی علماء کا آج تک کوئی سراغ نہ مل سکا، غالب امکان یہی ہے کہ ان کو بھی بعد میں شہید کر دیا گیا ہوگا۔

شام کے علاوہ دیگر ممالک میں بسنے والے سنی علماء اور عوام بھی خمینی ملعون کے ظلم و ستم سے نہ بچ سکے بلکہ درندہ صفت خمینی ملعون نے اسلامی ممالک میں بسنے والے مسلمانوں جو کہ اس کے ناپاک ارادے یعنی حرمین شریفین پر قبضے کے راستے میں رکاوٹ بن سکتے تھے ان کو خاص طور پر نشانہ بنانے اور سعودی عرب کے اردگرد کے تمام علاقوں پر شیعہ حکومتوں کے قیام یا پھر شیعہ کو قوت و طاقت میں لانے کے لیے کئی طرح کے حربے استعمال کیے۔

چنانچہ ایک پاکستانی نذیر احمد جو اپریل 1958ء سے جون 1966ء تک ایران، تہران میں سفارت پاکستان کے کلچرل اٹیچی آفس کا ایک رکن ہونے کی حیثیت سے متعلق رہا ہے اور پھر ستمبر 1974ء سے اگست 1979ء تک حکومت پاکستان کی طرف سے، آر، سی، ڈی کے کلچرل انسٹیٹیوٹ میں بحیثیت ڈپٹی ڈائریکٹر ایران میں متعین رہا ہے اس نے اپنے ذاتی مشاہدات اور مضبوط ثبوت اور گواہیوں اور ایرانی ذرائع ابلاغ کے ریکارڈ پر مشتمل ایک کتاب بنام "ایران افکار و عزائم"، لکھی ہے جو ہر محب وطن پاکستانی بلکہ ہر مسلمان کے لیے ایران سے متعلق رائے قائم کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہے،" نذیر احمد صاحب اپنی اس کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

"خمینی کی خواہش کے مطابق ایران کا منصوبہ ہے کہ وہ اسلامی ملکوں پر مشتمل ایک وسیع خطہ اپنے زیر اثر لائے جس میں خلیج، مشرق وسطی اور شمالی افریقہ کے عرب ممالک، افغانستان، پاکستان اور وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستیں شامل ہوں گی، اس مقصد کے حصول کے

لیے ایران کا وضع کردہ طریقہ کار یہ ہے کہ ان ملکوں میں کسی طرح یا تو شیعہ انقلاب لائے جائیں، یا ایران نواز حکومتیں برسر اقتدار لائی جائیں" (بحوالہ کتاب: ایران افکار و عزائم ص ۳۸)

نذیر احمد صاحب مزید لکھتے ہیں کہ: "مصری ذرائع ابلاغ کے مطابق ایران اس پروگرام پر بھی بھرپور عمل کر رہا ہے، اور اس سلسلے میں کروڑوں ڈالر خرچ کیے جا رہے ہیں، ایران کی کچھ سرکاری تنظیمیں، سیاسی نمائندے اور لبنان میں حزب اللہ کے کارکن اس مہم میں مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں، یہ نمائندے ان تمام ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں، ان کے رابطے ایسے نوجوانوں خصوصاً شیعہ نوجوانوں سے ہیں جو یا تو بے کار ہیں یا کسی وجہ سے اپنی حکومتوں سے بیزار ہیں یا شیعہ تنظیموں کے سرگرم کارکن ہیں، ایسے نوجوانوں کو ایرانی اور بوسنیائی لڑکیوں سے شادی کی ترغیب اور مالی پیشکش کی جاتی ہے اور تخریب کاری کی تربیت کے لیے ایران لایا جاتا ہے، جہاں اس مقصد کے لیے درجنوں تربیتی مراکز کام کر رہے ہیں۔ ان مراکز میں نوجوانوں کے دماغوں میں بٹھایا جاتا ہے کہ ان کے حکمران غیر اسلامی ہیں مغرب کے غلام ہیں یا امریکی اسلام کے پیروکار ہیں۔ تربیت کاروں کے مطابق پروگرام کی تین منزلیں ہیں۔

پہلی منزل:...... مرکزی جگہوں، چوراہوں اور پرہجوم بازاروں میں بموں کے دھماکے کرانا جس سے لوگ بددل ہو جائیں اور یہ ثابت ہو کہ اس ملک میں استحکام اور پائیداری نام کی کوئی چیز نہیں اور امن کا فقدان ہے۔

دوسری منزل:...... ان پولیس والوں، وکیلوں اور ججوں وغیرہ کا قتل ہے جو تخریب کاروں، ان کے ساتھیوں کو گرفتار کرنے، ان کے خلاف وکالت کرنے یا ان کے خلاف فیصلہ دیتے ہیں۔

تیسری منزل:...... حکومت کا تختہ الٹنا اور شیعہ حکومت یا ایران نواز لوگوں کو برسر اقتدار لانا ہے۔

چنانچہ اسکندریہ میں چند گرفتار شدہ مصری تخریب کاروں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے ایران کے شہر مشہد میں تربیت حاصل کی، انہوں نے بتایا کہ وہاں تقریباً پندرہ سو نوجوان

زیرِ تربیت تھے جن کا تعلق مصر، الجزائر، تیونس، سعودی عرب اور پاکستان سے تھا۔

(بحوالہ: ایران افکار وعزائم ص ۳۹)

نذیر احمد صاحب مزید لکھتے ہیں کہ: "لندن کے ایک عربی اخبار "المجلۃ" کے مطابق ایران نے فروری 1980ء میں دنیا بھر سے انقلابیوں کی (جن میں پاکستانی شیعوں کے نمائندے بھی شامل تھے) ایک کانفرنس منعقد کی، اس وقت سے لے کر اب تک اسلامی ملکوں میں انقلابی تحریکوں کی مدد پر چودہ بلین ڈالر خرچ کیے جا چکے ہیں، ایرانی حکومت نے صرف 1990ء میں لبنان، پاکستان، افغانستان اور کئی دوسرے عرب ملکوں میں شیعہ تنظیموں اور دوسری انقلابی تحریکوں کی مدد کے لیے 120 ملین ڈالر مختص کیے۔ اخبار کے مطابق اسلامی ملکوں کی بڑی بڑی پارٹیاں جن میں لبنان میں حزب اللہ، عراق میں "اسلامی انقلاب کی سپریم کونسل" پاکستان میں "تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ، افغانستان میں وحدت پارٹی، سوڈان میں (N.I.F) مصر میں الجہاد اور الجزائر میں (I.S.F) اسلامک سالویشن فرنٹ شامل ہیں"۔

"ایران نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے جنوبی لبنان میں چھ ریڈیو اسٹیشن بھی قائم کیے ہیں، جو 1993ء سے کام کر رہے ہیں۔ (۱) ریڈیو گرین۔ (۲) صدائے امن (۳) صدائے اسلام (۴) ریڈیو قرآن۔ (۵) دعوت ایمان۔ (۶) صدائے العصر۔

"ایران کا پروگرام پورٹ سوڈان میں بھی ایک ریڈیو اسٹیشن قائم کرنا ہے جس کا نام صدائے انقلاب اسلامی ہوگا"۔

"ایران اس خطے کے ملکوں میں نمایاں مقام اور برتری حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو بہترین اسلحے سے بھی لیس کر رہا ہے اسلحہ سازی کے چند کارخانے جو شاہ کے زمانے میں انگلینڈ اور امریکہ کے تعاون سے قائم ہوئے تھے، ان کی وسعت اور پیداوار میں اب کئی گناہ اضافہ ہو چکا ہے، انقلاب کے بعد اسلحہ سازی کے مزید کارخانے شمالی کوریا، چین، آسٹریا، جارجیا اور یوکرائن کے تعاون سے قائم ہو چکے ہیں، ہزاروں کی تعداد میں ایرانی

انقلابی کارکن ان کارخانوں میں دن رات خاموشی سے کام کر رہے ہیں۔

خبروں کے مطابق ایرانی اسلحہ سازی میں بہت آگے نکل چکے ہیں، اور اب ایسا جدید ترین اسلحہ بنایا جا رہا ہے جو اس خطے میں کسی ملک کے پاس نہیں ہے، ایرانی وزراء دوستی کی آڑ میں اسلامی ملکوں کا دورہ کر کے ان کی اسلحہ سازی کی صلاحیت کا اندازہ بھی لگا رہے ہیں، تاکہ اس شعبے میں ان سے کسی طرح بھی پیچھے نہ رہیں۔ اب ایٹمی اسلحہ حاصل کرنے کے لیے بھی سرتوڑ کوششیں ہو رہی ہیں"۔ (بحوالہ کتاب: ایران افکار وعزائم ص ۳۹ و ص ۴۰)

"دوسرے ملکوں میں اپنے مخالفوں سے نمٹنے کے لیے حکومت ایران نے ایک خاص تنظیم "القدس اسکواڈ" قائم کی ہے، قاہرہ (مصر) کے عربی اخبار "الاہرام" مورخہ 08-12-1992 کے مطابق خطہ کے تمام انتہا پسند لیڈروں کے مستقل مراکز ایران میں ہیں، ان کو ایرانی پاسداران انقلاب کی نگرانی میں اسلحہ کے استعمال اور تخریب کاری کی تربیت دی جاتی ہے"۔

"مجاہدین کے لیڈر آقای محدسیاں نے اخبار کو بتایا کہ "القدس اسکواڈ" کے کمانڈوز کا سب سے بڑا تربیتی مرکز تہران کی یونیورسٹی "امام علی" میں واقع ہے، یہ یونیورسٹی تہران کے شمال میں واقع شاہ کے محل سعد آباد پیلس میں قائم کی گئی ہے، اس یونیورسٹی میں مختلف ممالک (جن میں پاکستان بھی شامل ہے) کے نوجوانوں کو اعلیٰ فوجی اور دہشت گردی کی تربیت دی جاتی ہے، اور ان کو ذہنی اور جسمانی طور پر دوسرے ملکوں میں ہر طرح کی تخریب کاری کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ یونیورسٹی کے ذیلی مراکز مشہد، قم اور تبریز میں بھی قائم ہیں، ملک سے باہر یہ مراکز افغانستان، لبنان اور سوڈان میں ہیں، جہاں القدس اسکواڈ کے تربیت یافتہ ایرانی پاسداران تربیت دیتے ہیں"۔

"بغداد کے عربی روزنامہ "الجمہوریہ" مورخہ 04-01-1992 نے انکشاف کیا کہ صدر رفسنجانی نے اپنے سلامتی اور خفیہ ایجنسیوں کے وزیر آقای فلاحیاں اور القدس اسکواڈ کے کمانڈر احمد وحیدی کو حکم دیا ہے کہ وہ دوسرے ملکوں میں ایران کے مخالفین کے قتل کے

Scanned by CamScanner

منصوبوں کو جلد از جلد عملی جامہ پہنائیں''۔ (بحوالہ کتاب: ایران افکار وعزائم ص ۲۰)

خمینی ملعون کے منصوبے کو پروان چڑھاتے ہوئے سعودی عرب کے مشرق میں واقع سات چھوٹی ریاستوں پر مشتمل ''متحدہ عرب امارات'' کے ایک جزیرہ ابوموسیٰ پر مارچ 1992ء کو ایران نے چڑھائی کردی، ایرانی فوجیں جزیرہ ابوموسیٰ میں داخل ہوگئیں اور لوگوں کو نکال دیا اور اہم تنصیبات پر قبضہ کرلیا۔ اگست 1992ء کو ایران نے جزیرہ پر مکمل قبضہ کرلیا۔

شارجہ پولیس کے سربراہ کے بیان کے مطابق ایران نے اب جزیرہ ابوموسیٰ میں اپنا فوجی اڈہ بنالیا ہے جس میں جنگی کشتیاں، فوجی گاڑیاں اور ہیلی کاپٹروں کی بڑی تعداد رکھی گئی ہے'' اس جزیرہ پر ایران کا قبضہ ہوجانے کے بعد اب ایران مشرق کی طرف سے سعودی عرب کے بالکل قریب میں فوجی اڈہ بنانے میں کامیاب ہوگیا۔

اسی طرح سعودی عرب کے مشرق میں موجود بحرین میں شیعوں کی بڑی تعداد ہونے کے باعث ایران نے وہاں اپنی سرگرمیاں تیز کردی تھیں جس کی واضح مثال دسمبر 1981ء میں بحرین کے شہر منامہ میں شیعوں کی ایک سازش پکڑی گئی، جس کے تحت بحرین کے امیر ولی اور وزیر اعظم کو قتل اور ملک کے مواصلاتی نظام پر قبضہ کرنا تھا، ناکامی کے بعد بھی مسلسل ایران نے بحرین کے شیعوں کو وہاں حکومت کے خلاف ابھارا اور نتیجتاً اب وہاں حکومت کے قیام کی بھرپور کوششوں میں سرگرم عمل ہیں۔ یہ یاد رہے کہ بحرین میں شیعہ آبادی ساٹھ فیصد (60%) ہے۔

''حرمین شریفین''

شیعت کے حصار میں:

عقائد مذہب شیعہ اور گردوپیش کے بدلتے ہوئے حالات اور ''نائب امامؑ'' کے نظریے اور ملعون خمینی کے منصوبے سے پچھ آگاہی کے بعد اب اگر ہم شیعت کی موجودہ پوزیشن کا جائزہ لیں تو ''حرمین شریفین'' ہمیں مکمل طور پر شیعت کے حصار اور گھیرے میں نظر آئے گا۔ اور شیعہ ہمیں ''حرمین شریفین'' پر قبضہ کرنے کی پوزیشن بناتا ہوا صاف دکھائی دے گا۔

چنانچہ: حرمین شریفین (سعودی عرب) کے شمال میں عراق واقع ہے، اور عراق کے مشرق میں ایران اور مغرب میں شام واقع ہے، اور تینوں ملک اس وقت عالم اسلام کے مرکز ''حرمین شریفین'' کے لیے بڑا خطرہ ہیں اور ان تینوں ملکوں میں باقاعدہ شیعہ حکومتیں قائم اور مستحکم ہیں۔ اور شام کے مغرب میں لبنان واقع ہے، جہاں شیعہ اپنی قوت کا عملی مظاہرہ دکھا چکے ہیں اور نہ صرف مضبوط پوزیشن میں ہیں بلکہ ایرانی اسلحہ سے لیس ''امل ملیشیا'' اور ''حزب اللہ'' کی صورت میں باقاعدہ اپنی فوج تیار کرچکے ہیں۔ نیز شام کی جنوبی سرحد سعودی عرب سے ملتی ہے، یعنی سعودی عرب ''حرمین شریفین'' کے شمال میں بڑی بڑی شیعہ طاقتیں باہمی روابط کے ساتھ ایک مضبوط حصار ڈالے ہوئے ہیں۔

اسی طرح ''حرمین شریفین'' کے جنوب میں یمن واقع ہے، جہاں شیعہ آبادی پچاس فیصد ہے اور یمن کی تمام سفارتوں اور فوج کے تمام اعلیٰ و ادنیٰ عہدوں پر شیعہ تعینات ہیں، جو تربیت کے لیے ایران، تہران آتے جاتے رہتے ہیں، اور ایران ہی کو اپنی آماجگاہ قرار دیتے ہیں، لہٰذا حرمین شریفین کے جنوب میں بھی شیعہ مضبوط گھیرا ڈالے ہوئے ہیں، اسی طرح ''حرمین شریفین کے مشرق میں بحرین، قطر اور متحدہ عرب امارات واقع ہیں'' چنانچہ بحرین میں شیعہ آبادی ساٹھ فیصد ہے اور شیعہ یہاں بارہا قوت کا مظاہرہ کرچکے ہیں بلکہ

Scanned by CamScanner

اعلان جنگ کر چکے ہیں اور حکومت بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔اسی طرح قطر میں شیعہ آبادی بیس فیصد ہے جو قطر میں بحرین کی طرح حکومت کے خلاف اعلان جنگ کی تیاریوں میں ہے بلکہ بارہا وہاں مسلمانوں پر حملے بھی کر چکے ہیں۔اور متحدہ عرب امارات کے ایک جزیرہ ابوموسیٰ پر 1992ء میں ایران نے قبضہ کر کے وہاں باقاعدہ اپنا فوجی اڈہ بنا لیا ہے، جس میں جنگی کشتیاں، فوجی گاڑیاں، توپیں، ٹینک اور ہیلی کاپٹر تیار حالت میں کھڑے ہیں، جب کہ ایران متحدہ عرب امارات کی دیگر ریاستوں پر بھی نہ صرف اپنا دعویٰ کر چکا ہے بلکہ قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

تو اس طرح ''حرمین شریفین'' کے مشرق میں بھی شیعہ بحرین، قطر، جزیرہ ابوموسیٰ کی صورت میں مضبوط حصار بنائے ہوئے ہے۔''حرمین شریفین'' کے مغرب میں بحر احمر کے بعد ایک طرف مصر واقع ہے جب کہ دوسری جانب سوڈان واقع ہے، مصر میں شیعہ حکومتیں قائم رہ چکی ہیں جس کی وجہ سے وہاں شیعہ اب بھی مضبوط پوزیشن میں ہے اور موجودہ حکومت ایران نواز حکمرانوں کی ہے۔اسی طرح سوڈان میں باقاعدہ ایرانی پاسداران انقلاب کے دہشت گردی کے مراکز قائم ہیں جہاں عسکری طور پر خطے کے شیعوں کو اسلامی ممالک میں شیعی خونی انقلاب لانے اور ''حرمین شریفین'' پر قبضہ کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔

اس طرح ''حرمین شریفین'' چاروں جانب سے شیعوں کے نرغے میں گھرا ہوا ہے اور شیعہ اپنے عقائد اور مذہبی تعلیمات کے مطابق اپنے ناپاک منصوبے پر عمل پیرا ہوتے ہوئے سب سے پہلے سنیوں اور سنی علماء کے قتل سے اس جنگ کی ابتداء بھی کر چکے ہیں۔اور دوسرے مرحلے میں اب عراق، ایران اور شام میں باقاعدہ اپنی مضبوط حکومتیں قائم کر چکے ہیں جب کہ لبنان، بحرین سمیت خطے کے دیگر ممالک میں شیعی خونی انقلاب کے لیے اپنی قوت کے مظاہرے بھی کر چکے ہیں۔

ملتِ مسلمہ کے غیور جوانو! اتنا بڑا خطرہ تمہارے سروں پر منڈلا رہا ہے اور دینی مراکز

یہود و نصاریٰ اور شیعت کے حصار میں آ چکے ہیں، شیعہ عقائد و نظریات تمہارے سامنے تقیہ کے تھیلے سے باہر آ کر عیاں ہو چکے ہیں، شیعہ سنی علماء اور عوام کے قتل عام سے جنگ کی ابتداء بھی کر چکے ہیں۔

مگر افسوس صد افسوس کہ! تم ابھی تک خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہو اور اپنے مفادات کے تحت شیعہ چھوٹا دشمن ہے یا بڑا دشمن ہے کی بحث میں الجھے ہوئے ہو، دشمن تمہارے ایمان پر حملہ آور ہو کر اب تمہارے دینی مراکز کی جانب بڑھ رہا ہے اب بھی وقت ہے ہوشیار ہو جاؤ، بیدار ہو جاؤ، اللہ کا قرآن، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان، حضرت ابوبکر صدیقؓ کا عمل اور صحابہ کرامؓ کا اجماع اور حضرت علیؓ کے فیصلے، اعلانات، اور خطبے سمیت آپ کا اپنے دورِ خلافت میں شیعہ مذہب کے بانی عبداللہ بن سبا اور اس کے ستر پیروکاروں کو آگ میں جلا دینے کا عمل اور امت مسلمہ کے ہر دور کے اساطین امت، ائمہ مجتہدین، محدثین، فقہاء، علماء اور مفتیانِ دین کے فرامین اور فتاویٰ جات تمہیں پکار رہے ہیں جھنجوڑ رہے ہیں کہ دین اسلام کے لیے سب سے زیادہ شرانگیز اور خطرناک اور سب سے زیادہ نقصان دہ راہزنوں کے ٹولے شیعوں کے مکمل علاج کے لیے کمربستہ ہو جاؤ، ورنہ یہ راہزن تمہارے دین، ایمان، کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد اور قرآن سمیت تمہارے دینی مراکز پر حملہ آور ہو کر تمہیں ان تمام نعمتوں سے محروم کر دینگے!...... اٹھو اور سر پر کفن باندھ کر اس عالمی سازش کے خلاف اپنے اپنے علاقوں میں بند باندو۔

ایک فضیلت......ایک وضاحت

احادیث نبویہ ﷺ کے معتبر اور حسین مجموعے "مشکوۃ المصابیح" کے آخر میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے:

"انہ سیکون فی اخر ھٰذہ الامۃ قوم لھم مثل اجر اوّلھم یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقاتلون اھل الفتن، روا ھما البیھقی فی دلائل النبوۃ"

ترجمہ: "نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ وہ زمانہ آنے والا ہے جب اس کے آخری دور میں ایک جماعت پیدا ہوگی، جس کا ثواب اس امت کے ابتدائی دور کے لوگوں کے ثواب کی مانند ہوگا، اس جماعت کے لوگ مخلوق خدا کو (ان) شرعی امور کی تلقین و تبلیغ کریں گے (جن کا وجود دین میں پایا جاتا ہے) اور ان باتوں سے باز رکھنے کی کوشش کریں گے جو خلاف شرع ہیں (جن کا دین سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں) نیز وہ لوگ فتنہ پردازوں (یعنی اسلام سے منحرف ہو جانے والوں، خارجیوں، رافضیوں اور تمام بدعتیوں) سے لڑیں گے، (ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے")۔

(ترجمہ: ماخوذ از مظاہر حق (جدید) شرح اردو مشکوۃ شریف، جلد پنجم ص ۹۱۶)

فائدہ:...... یہ حدیث شریف اس امت کے آخری دور کے لوگوں کی فضیلت کو بیان کر رہی ہے کہ اس امت کے آخری دور میں ایک قوم یعنی ایسے لوگ ہوں گے جن کا ثواب اس امت کے ابتدائی دور کے لوگوں یعنی صحابہ کرامؓ کے ثواب کے برابر ہوگا اس فضیلت کے مستحق لوگوں کی نشانیاں بیان فرماتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہوں گے یعنی لوگوں کو نیکی کا حکم اور ترغیب دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہوں گے اور فتنہ پردازوں کے خلاف قتال کرنے

والے ہوں گے۔ اہل الفتن سے مراد ہر قسم کے تمام باطل فتنے ہیں، جن میں دین سے منحرف ہو جانیوالے مرتدین اور زنادقہ سمیت خوارج اور روافض، یعنی شیعہ اور تمام بدعتی گروہ شامل ہیں۔

الغرض: نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اس امت کے آخری دور میں پیدا ہونے والے وہ لوگ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرائض کو ادا کرنے والے ہوں گے اور فتنہ پرور گروہوں کے خلاف جنگ کرنے والے ہوں گے تو ان لوگوں کا اجر و ثواب اس امت کی ابتدائی دور کے لوگوں یعنی صحابہؓ کے اجر و ثواب کی مانند ہوگا۔

الحمد للہ اس سرزمین پاکستان میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو ادا کرتے ہوئے ہر برائی کو بزور بازو ختم کرنے اور شیعہ جیسے اسلام کے سب سے بڑے دشمن اور سازشی فتنے کے خلاف عملی جہاد و قتال کے فریضے کو ادا کرنے والے مجاہدین "لشکر جھنگوی" بھی اس حدیث میں بیان ہونے والی فضیلت کے مستحق و مصداق ہیں، یقیناً دیگر فتنوں کے خلاف عملاً قتال میں مصروف دیگر مجاہدین بھی اس فضیلت کے مستحق ہیں۔

سبحان اللہ:...... شیعہ کیخلاف لڑی جانیوالی اس مقدس جنگ کی فضیلت، مقام اور مرتبہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

ایک ضروری وضاحت

اس حدیث نبوی ﷺ میں بیان ہونے والی فضیلت سے کسی کے ذہن میں یہ اشکال نہ پیدا ہونا چاہیے کہ اس امت کے آخری دور کے لوگ صحابہ کرامؓ کے برابر ہو سکتے ہیں، یا صحابہ کرامؓ کے مقام اور مرتبہ کو حاصل کر سکتے ہیں......! اس لیے کہ پوری امت مسلمہ کا یہ متفقہ عقیدہ اور نظریہ ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ، انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل اور برتر لوگ ہیں، صحابہ کرامؓ کے بعد پوری امت کے اولیاء، بزرگان دین، تابعین، تبع تابعین تمام لوگ مل کر بھی کسی ایک صحابیؓ کے مقام اور مرتبہ کے برابر نہیں پہنچ سکتے ہیں، کیونکہ مقامِ صحابیت، مقام نبوت کے بعد سب سے اعلیٰ وارفع مقام اور مرتبہ ہے۔

البتہ اس روایت میں بیان ہونے والی فضیلت اور اسی طرح کی دیگر احادیث کا مطلب اور حقیقت سمجھانے کے لیے علماء کرام ایک مثال پیش کرتے ہیں! کہ جس طرح نوکر اور خادم بن کر کسی صاحب مرتبہ کے ساتھ رہنے والا ہر وہ چیز حاصل کرتا ہے جو صاحب مرتبہ کو ملتی ہے، لیکن مقام ومرتبہ میں وہ نوکر اور خادم ہی ہوتا ہے خود صاحب مرتبہ نہیں بن جاتا۔

جیسے کوئی کسی صاحب مرتبہ شخص کی دعوت کرے اور اس کے لیے انواع واقسام کے کھانوں اور اعلیٰ سے اعلیٰ چیزوں کا بندوبست کرے، اچھی سے اچھی گاڑی کا انتظام کر کے صاحب مرتبہ کو اپنے ہاں دعوت کے لیے لینے جائے تو صاحب مرتبہ شخصیت جو اس دعوت کا اصل مقصودی شخص ہے، اس کے ساتھ اس کے دو، چار نوکر اور خادم بھی ساتھ آتے ہیں، تو صاحب مرتبہ شخص کی خدمت اور نوکری کرنے والا بھی اس صاحب مرتبہ کے ساتھ اسی گاڑی میں سوار ہوں گے، اسی مقام میں دعوت میں شریک ہوں گے، وہی اعلیٰ اشیاء استعمال کریں گے اور وہ بھی ان انواع واقسام کے کھانوں سے لطف اندوز ہوں گے جو کہ دراصل صاحب مرتبہ شخصیت کے لیے تیار کیے گئے تھے۔ یہ لوگ نوکر اور خادم نہ بنتے تو اس دعوت میں شریک نہیں ہو سکتے تھے اور نہ ہی دیگر اعزازات حاصل کر سکتے تھے۔ اب اگر اس

دعوت میں شریک ہیں اور صاحب مرتبہ شخصیت کے ساتھ ساتھ ہیں اور تمام اعزازات حاصل کر رہے ہیں۔ تو وہ صرف اور صرف نوکر اور خادم بن کر اگر صاحب مرتبہ کے مقابلے میں آ جائیں تو نہ ہی یہ اس دعوت میں شرکت کر سکتے تھے اور نہ ہی کسی اعزاز کو پا سکتے تھے۔

بالکل اسی طرح اس امت کے لوگ جو اگرچہ بعد میں آئے ہیں لیکن وہ پہلے والوں یعنی صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چل کر ان کے نوکر، خادم، چوکیدار، سپاہی وجان نثار بن کر ان کی عزت وناموس کا تحفظ ودفاع کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ رب العزت ان بعد والوں کو بھی اس خدمت، نوکری اور جان نثاری کی بناء پر ان صحابہ کرامؓ کے اجر وثواب کی مانند حصہ عطاء فرمائیں گے۔ لیکن وہ مقام ومرتبہ جو حضرات صحابہ کرامؓ کو حاصل ہے وہ بعد والوں میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں ہو سکتا، بلکہ اگر کوئی بعد والا مقامِ صحابیت کی برابری کا دعویٰ کرے گا تو وہ نہ صرف ان تمام اعزازات سے محروم ہو جائیگا بلکہ ایمان سے ہی محروم ہو کر جہنمی بن جائے گا۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ! اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو صحابہ کرامؓ کی سچی اتباع، سچی محبت نصیب فرمائے اور ہمیں صحابہ کرامؓ کا نوکر، خادم، جان نثار اور سپاہی بنا کر ہم سے اسی طرح ان کی عزت وناموس کے تحفظ کا کام لے جیسے صحابہ کرامؓ سے رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کا کام لے کر ان کو بلند مرتبہ ومقام عطا فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرامؓ کا نوکر، چوکیدار اور سپاہی بنا کر ان کے کھاتے میں قبول فرما لے۔ آمین۔

امت مسلمہ کے نوجوانو......آخری گذارش:

آؤ صحابہ کرامؓ کے ناموس کے تحفظ اور نظامِ خلافت راشدہ کے نفاذ کے لیے سرگرم عمل لشکر کا حصہ بن کر صحابہ کرامؓ کی نوکری اور چوکیداری کی عظمت اور سعادت کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔

☆۔ ہر غیرت مند مسلمان کو دعوت عام ہے۔ واللہ اعلم۔ از مفتیان "لشکر جھنگوی پاکستان"۔ ☆

☆===========☆،☆===========☆

عہد ساز شخصیت کی شہادت

سالار اعلیٰ لشکر جھنگوی حافظ محمد ریاض بسرا شہید 20 اگست 2001ء سول ہسپتال سرگودھا سے اجمل عرف جمشید عرف چھوٹا شیخ فیصل آبادی کی غداری پر گرفتار ہوئے۔ 9 ماہ تک اٹک قلعہ میں حکومتی ایجنسیوں کی تحویل میں رہے۔
سلام ہے حضرت سالار اعلیٰ کی استقامت کو کہ انہوں نے ظلم وتشدد کا ہر وار سہہ کر تحریک اور کارکنوں کو محفوظ رکھا۔ اور سرکاری ایجنسیاں اپنے تمام تشدد کے حربے آزمانے کے باوجود ان سے ایک لفظ بھی نہ اگلوا سکیں۔ شہادت سے چند روز قبل چوھنگ ٹارچر سیل منتقل کیا۔ پھر جاوید شاہ شیعہ S.P کے ذریعے وہاڑی جعلی پولیس مقابلہ میں ساتھیوں شکیل حمزہ، لیاقت میو اور شہزاد سمیت شہید کر دیا گیا۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعُون۔

حضرت شہید کا معرکۃ الآراء خطاب

الحمدلله و کفیٰ و سلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ۔ امابعد

میرے ہم مشن عظیم مجاھد ساتھیو!

شیعیت نے ہمارے علماء کو بے دردی سے شہید کیا۔ شیعیت نے قرآن پر حملہ کیا، شیعہ نے حدیث کا انکار کیا، شیعیت نے کردار صحابہؓ کو جھٹلایا، اس کے بعد لشکر جھنگوی وجود میں آیا اور شیعیت کے خلاف عملی جہاد کا آغاز کیا جو تا حال جاری ہے اور ان شاء اللہ جب تک شیعت مکمل طور پر اس دنیا سے فنا نہیں ہو جاتی اس وقت تک اس جہاد کا سلسلہ جاری رہے گا۔

میرے بھائیو دوستو! اپنی صفوں کو مضبوط رکھو جس قوم کی صفیں درہم برہم ہو جاتی ہیں، نظم ونسق کا فقدان پیدا ہو جاتا ہے، ڈسپلن ٹوٹ جاتا ہے، وہ قومیں کبھی بھی اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوتیں۔ وہ ہمیشہ ناکام رہی ہیں۔ اپنی صفوں کو مضبوط رکھیں اور اپنے مشن کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں۔

صحابہ کرامؓ وہ تھے جنہوں نے کائنات کی ہر مقدس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں پر نچھاور کر دی، آج ان کا کردار محفوظ نہیں، ان کے کردار کو جھٹلایا جا رہا ہے۔ میرے خیال میں دنیا کا کوئی ایسا ملک نہیں، ایسا کوئی خطہ نہیں جہاں صحابہ کرامؓ کا مقدس خون نہ گرا ہو۔ صحراؤں اور جنگلوں میں ان کی قبریں نہ بنی ہوں، ان کا کردار منوانے کے لیے، ان کی حیثیت تسلیم کرانے کے لیے آپ کو سخت ترین جدوجہد کرنا ہوگی، اور اس راستے میں اللہ رب العزت مجاہدین اسلام کو یہ خوشخبری دے رہے ہیں کہ اگر تمہیں ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے، اگر تم مغلوب ہوتے ہو تب بھی آپ کے لیے اللہ کی رضا ہے، اور اگر آپ فاتح بنتے ہیں تب بھی آپ کے لیے اللہ کی رضا ہے۔

دونوں صورتوں میں اللہ رب العزت کی طرف سے اجر عظیم کا وعدہ ہے۔

میرے بھائیو دوستو! لشکر جھنگوی کے قیام کے بعد ہم پر جو مصیبتیں ٹوٹیں، جو

Scanned by CamScanner

پریشانیاں اور مشکلات آئی ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں، ملکی اخبارات کا آپ مطالعہ کرتے رہتے ہیں آپ کے سامنے وہ ظلم کی داستان ہوگی کہ ہمارے نہتے نوجوانوں کو جعلی پولیس مقابلوں میں شہید کیا گیا۔ ان کے ہاتھ، پاؤں تک کاٹے گئے، ان کے وجود میں ڈرل مشینوں سے سوراخ کیے گئے۔ یہ وہ ظلم ہے جسے الفاظ کی صورت میں یہاں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ظلم کی طویل داستان ہے۔ ایک لمبی کہانی ہے۔ اصحابؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے والوں کو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا تحفظ کرنے والوں کو اس ملک میں بہیمانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا، ان کے ساتھ انتہائی شرمناک سلوک کرتے ہوئے ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر جعلی پولیس مقابلوں میں شہید کردیا گیا۔

وہ شہید ہوتے وقت یہی کہتے تھے، (فزت و ربُّ الکعبه) رب کعبہ کی قسم! ہم تو کامیاب ہو گئے۔

لشکر جھنگویؒ کے پہلے شہید ایک قرآن کے حافظ و قاری "اللہ وسایا شہیدؒ"، جن کو 26 دسمبر 97ء کو ڈیرہ غازی خان کی سرزمین پر زخمی کیا گیا جن کا جرم یہ تھا کہ وہ ایک عرصہ سے قید و بند کی صعوبتیں کاٹنے والے ناجائز مقدمات میں گرفتار، اسیران کو رہا کروانے کی کارروائی میں کمان کر رہے تھے۔ یہ وہ نوجوان ہیں جن کی رہائی کے لیے ہم ایک عرصہ تک چیختے رہے کہ یہ بے گناہ ہیں ان کا جرم صرف اور صرف صحابہؓ کی غلامی ہے، اللہ کا نام بلند کرنا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی بات کرنا ہے۔ ان کو گرفتار کیا گیا۔ مگر جب ان بے گناہوں کو رہا نہ کیا گیا تو لشکر جھنگویؒ نے طاقت کا استعمال کرتے ہوئے اپنے ان جرنیلوں کو رہا کروایا۔ رہائی کے بعد صورتحال کشیدہ ہوگئی اور اس میں قاری اللہ وسایا شہیدؒ زخمی ہو گئے ان کو علاج معالجے کی بنیادی سہولتوں سے محروم رکھا گیا، زخمی حالت میں ان پر تشدد کیا گیا، ان کے وجود کو استریوں سے داغا گیا۔ لیکن وہ مردِ مجاهد اپنے مشن پر چٹان کی طرح مضبوط رہا۔ 21 جنوری کے روز قاری اللہ وسایا شہیدؒ اپنے اللہ کے پاس پہنچ گئے۔ اور شہادت سے چند لمحے قبل انہوں نے ڈاکٹروں کے سامنے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ

آپ نے میرے گھر والوں تک یہ بات پہنچانا ہے کہ میں دنیا سے کامیاب ہو کر رخصت ہو رہا ہوں۔

مجھے سیدنا صدیق اکبرؓ کی خواب میں زیارت ہوئی انہوں نے مجھے دودھ پلایا۔ انہوں نے میری حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس لیے میرے گھر والوں کو کہہ دینا کہ میں دنیا سے کامیاب جا رہا ہوں۔

قاری اللہ وسایا شہیدؒ کی شہادت کے بعد تقریباً 20 ہزار افراد نے ان کے جنازے میں شرکت کی۔ دہشت گردوں کے جنازوں میں کبھی 20 ہزار افراد شریک ہوا کرتے ہیں؟ ان کے جنازوں میں تو 20 افراد شریک نہیں ہوتے وہ جنازہ پڑھوانے کے لیے امام تلاش کرتے ہیں تو امام نہیں ملتا۔

20 ہزار افراد نے ان کے جنازے میں شرکت کی جو کہ دیہات میں ہوا تھا۔ اگر شہر میں ہوتا تو شاید تاریخ کا ایک منفرد جنازہ ہوتا۔

اس کے بعد 25 دسمبر کو لاہور سے گرفتار ہونے والے اصغر مجاہدؒ جو لشکر جھنگویؒ کا انتہائی نیک و صالح کارکن تھا اس کو بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ اس طرح یہ سلسلہ رکنے کے بجائے چلتا رہا، 17 اکتوبر کو رحیم یار خان سے گرفتار ہونے والے عبدالعزیز کشانہؒ کو شہید کیا گیا۔

15 اکتوبر لاہور میں خالدؒ نامی نوجوان کو جعلی پولیس مقابلہ میں شہید کیا گیا۔

24 اکتوبر کو چار نوجوانوں کو لاہور کی سرزمین پر جعلی پولیس مقابلوں میں شہید کیا گیا، اسی طریقے سے 14 جنوری 1999ء کو گجرات سے گرفتار ہونے والے حافظ ظہور الحقؒ اور حافظ عبدالمجیدؒ، قرآن کے ان حافظوں کو شہید کیا گیا اسی طریقے سے یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہا۔

30 جنوری کو پشاور کے نور گلؒ اور پتوکی کے سرفراز احمدؒ اور ارشدؒ کو انتہائی ظالمانہ طریقے سے شہید کیا گیا۔ عنوان میں یہ دیا گیا کہ انہوں نے ملتان میں ایک قاتل کو مارا

Scanned by CamScanner

تھا۔ پولیس ان کو سامان کی برآمدگی کے لیے لیجارہی تھی اور ملتان کے قریب قادر پور راواں میں ان کے ساتھی آئے اور انہوں نے پولیس پر فائرنگ کر دی اور اس کے نتیجے میں یہ ہلاک ہو گئے اور پولیس کے ایک بھی ملازم کو ایک خراش تک نہیں آئی۔ کیا وہ گولیاں چلانے والے اندھے تھے کہ ان کی گولیوں کا نشانہ صرف ان کے ساتھیوں کے وجود بنے۔ اور یہ فرعون درندے محفوظ رہے۔

یاد رکھو! لشکر والوں کے نشانے اتنے خطا نہیں ہیں، لشکر کے نشانے اللہ کے فضل سے صحیح جگہ لگتے ہیں، جب لشکر براہ راست پولیس پر یلغار کا آغاز کرے گا تو ان شاء اللہ تمہیں اپنی قوت کا اندازہ ہو جائے گا۔ تم جھوٹ بولتے ہو، بکواس کرتے ہو۔

پشاور سے چل کر ملتان میں شہادت حاصل کرنے والا نوجوان جب اپنے گھر سے نکلا تو اپنی والدہ سے یہ کہہ کر نکلا تھا کہ کسی وقت بھی میری شہادت کی خبر آپ تک پہنچ سکتی ہے اگر آپ کو میری شہادت کی خبر ملے تو چیخنا نہیں، ماتم نہیں کرنا، واویلا نہیں کرنا بلکہ میری چارپائی کے پاس بیٹھ کر شہادت کی مبارکبادیں وصول کرنا ہیں۔

12 فروری کو لاہور میں ڈیڑھ سال سے گرفتار حافظ مسعود الرحمٰنؒ عرف منا شہید اور محمد اعظم گلؒ جو 9 ماہ سے گرفتار تھا۔ عدالت میں ان کے کیس زیر سماعت تھے۔ بغیر عدالتی کارروائی مکمل کیے ان کو جیل سے نکال کر اوکاڑہ کے نزدیک دیپالپور کی سرزمین پر گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔ یہ وہ حافظ قرآن تھا جو قصور جیل سے رہا ہو رہا تھا تو قاری عتیق الرحمٰنؒ سے ایک عورت نے سوال کیا کہ آپ بھی کسی چور یا ڈکیٹ کو لینے آئے ہیں آپ کی تو داڑھی ہے آپ کا یہاں جیل میں کیا کام؟ انہوں نے جواب دیا:

ہمارا ایک مجاہد ہے جو اللہ کے دین کی خاطر جیل کاٹ رہا ہے آج اس کی رہائی کا دن ہے میں اس کو لینے کے لیے آیا ہوں۔ جونہی حافظ مسعود الرحمٰن شہیدؒ نے جیل سے باہر قدم رکھا اس عورت نے اس نوجوان کے چہرے پر نیکی کے آثار دیکھے تو اس سے رہا نہ گیا وہ کھڑی ہو گئی اور اس کا ماتھا چوما اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور دعائیں دی کہ واقعی بیٹا میرا دل

گواہی دیتا ہے کہ تم کسی غلط کام کے لیے جیل میں نہیں آئے ہو واقعی تم اللہ کے دین کے لیے آئے ہو۔ اللہ تمہیں کامیاب کرے۔ امین۔

محمد اعظم گلؒ اور مسعود الرحمٰنؒ کو 12 فروری کو اوکاڑہ کی سرزمین پر جعلی پولیس مقابلے میں شہید کر دیا گیا۔

یہ وہ ظلم کی داستان ہے جس نے ہمارے حوصلوں کو پست کرنے کی بجائے مزید بلند کیا ہے۔ ہم عنقریب ان حکمرانوں سے اور اس یہودی گروہ سے ٹکرانے والے ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف سازشیں کیں ہیں۔

ہمارے ان معصوم نوجوانوں کو، ہمارے ان محبوب ساتھیوں کو بے دردی کے ساتھ شہید کیا 17 فروری کو مظفر گڑھ کی سرزمین پر توحید خانؒ اور حافظ حبیب اللہ قریشیؒ کو شہید کیا اور میں حلفاً کہتا ہوں کہ یہ نوجوان کسی کافر کو جہنم واصل کرنے کی کارروائی میں ملوث نہیں تھا بغیر کسی جرم کے اس کو شہید کیا گیا۔ اسی طریقے سے ظلم کا یہ سلسلہ مزید جاری تھا۔

5 اپریل سرگودھا کی سرزمین پر میری موجودگی کا ڈرامہ رچا کر دو سنی نوجوانوں کو زندگی سے محروم کر دیا گیا۔ حافظ شہزاد وڑائچؒ اور عزیز الرحمٰن شہیدؒ۔

14 اپریل کو ہمارے چھ جرنیل جعلی پولیس مقابلے میں شہید کیے گئے۔ ملک ثناء اللہؒ جو ایک ماہ سے گرفتار تھا اور ان کے عقوبت خانوں میں، ان کے اذیت ناک سلوک کو برداشت کر رہا تھا، جس سے ان کے ساتھیوں کا پتہ پوچھا کہ تم اپنے ساتھیوں کے بارے میں بتاؤ کہ کون سے ساتھی کہاں ہیں؟ اس نوجوان نے کہا کہ جان دے سکتا ہوں مگر زبان نہیں کھول سکتا ہوں تم میں اگر طاقت ہے تو میری زبان کھلوالو۔

قاری عتیق الرحمٰنؒ وہ شہید ناموسِ صحابہؓ ہے، جو حافظ قرآن تھا، جب اس کی والدہ نے اس سے ملاقات کی اور کچھ دوستوں نے ملاقات کی، انہوں نے ان کے سامنے بیان کیا کہ لشکر جھنگوی کے ساتھیوں سے رابطہ ہو تو ان کو بتا دینا کہ میں نے ایک انچ جگہ کا بھی انکشاف نہیں کیا آپ جہاں چاہیں گھومیں یہ وہ استقامت کے پہاڑ تھے جو رشکِ ملائکہ

Scanned by CamScanner

تھے۔

14 اپریل کو ملک محمد ثناء اللہ شہیدؒ اور قاری عتیق الرحمٰن شہید محمد طارق ورک شہیدؒ، محمد اعجاز تارڑ شہیدؒ، حافظ محمد بشیر شہیدؒ اور ممتاز شہیدؒ کو چنیوٹ کی سرزمین پر بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا۔ ان کا جرم یہ تھا کہ وہ منکرِ ختم نبوۃ کو سبق سکھانا چاہتے تھے کہ تم ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کیسے کرتے ہو۔ اور پولیس سے ان کا آمنا سامنا ہو گیا۔ انہوں نے پولیس پر اس احترام میں گولی نہیں چلائی کہ اگر ہم گولی چلاتے ہیں تو کوئی سنی پولیس والا یا راہگیر ہلاک نہ ہو جائے۔

لیکن یہ غیرت وحمیت سے خالی دل رکھنے والے پولیس کے لوگ تھے جن کو ذرا بھر بھی غیرت نہیں آئی انہوں نے ان مجاہدین کو شہید کر دیا۔

لشکر جھنگویؒ کی اساسی شخصیات

17 اکتوبر 1999ء کو حافظ محمد رمضان شہید رحمہ اللہ اور ماسٹر محمد افضل سعید شہیدؒ جیسے معصوم اور عظیم نوجوانوں کو بھی جعلی پولیس مقابلوں میں شہید کر دیا۔ جو کہ چار سال سے کوٹ لکھپت جیل لاہور میں اسیری کی زندگی گزار رہے تھے اور تمام مقدمات سے بری ہو چکے تھے۔ مگر رہا کرنے کی بجائے خود ساختہ پولیس مقابلے میں شہید کر دیا۔ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے یہ جرنیل جام شہادت نوش فرما گیا۔ یہ لشکر کا قیمتی سرمایہ تھے جن کی لشکر میں ایک اہمیت تھی۔

میرے دوستو! 21 اپریل کو لشکر جھنگویؒ کے صالح نوجوان جس کا تعلق شیخوپورہ سے تھا محمد رفیق ہمکو گوجرانوالہ کی سرزمین پر شہید کر دیا گیا۔

2 جون کو ملتان کی سرزمین پر دو بے گناہ سنی نوجوانوں کو گرفتار کر کے ایک ہفتہ تک بہیمانہ تشدد کرنے کے بعد ان کو ایک انتہائی شرمناک جعلی پولیس مقابلے میں شہید کیا گیا۔ ان میں سے ایک نوجوان محمد جواد موقع پر شہید ہو گیا۔ آپ قدرت کی شان دیکھیں، آپ شان کبریائی کا اندازہ لگائیں کہ اس کے ساتھ جو دوسرا ساتھی تھا پولیس اس پر پسٹل رکھ کر فائر کر رہی ہے مگر جس کو

قدرت نے بچانا ہو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ عاصم، عرفان دو نوجوان تھے جو کہ ابھی تک باہر ہی تھے ان پر بھی سیدھا فائر کیا گیا اور پولیس نے یہ سمجھا کہ یہ دونوں نوجوان اللہ کے ہاں پہنچ گئے ہیں، جب ان کو دو تین گھنٹوں بعد نشتر ہسپتال میں لے جایا گیا ان کو مردہ سمجھ کر مردہ خانے میں ڈال دیا گیا۔ دو تین گھنٹے کے بعد جب وہاں پر صحافی پہنچے تو ایک فوٹو گرافر نے دیکھا کہ ان کی سانسیں چل رہی ہیں۔ انہوں نے احتجاج کیا تو فوری طور پر ایمرجنسی وارڈ میں داخل کیا گیا، ان کا آپریشن ہوا اللہ تعالیٰ نے اسے صحت دی۔ ابھی بھی وہ زیر علاج ہے۔ آپ اس کی صحت یابی کے لیے دعا کریں۔ ڈاکٹر حیران ہیں کہ آج تک ہم نے اس نوعیت کا کیس صحت یاب ہوتا نہیں دیکھا۔ ڈی، سی خانیوال کے دماغ میں گولی لگی اس کا اور عاصم کا کیس ایک ہی نوعیت کا تھا۔ لیکن وہ ڈی، سی، آٹھ دس دن موت وزندگی کی کشمکش میں رہا بالآخر وہ گستاخ صحابہؓ واصل جہنم ہوا۔ لیکن عاصم اللہ کے فضل وکرم سے بڑی تیزی کے ساتھ صحت یاب ہوا۔

15 جون کو انتہائی معصوم صفت نوجوان کاشف جو فیصل آباد کا رہائشی تھا اس کو لاہور کی سرزمین پر اسی طرح ایک شرمناک پولیس مقابلے میں شہید کیا گیا۔

میرے بھائیو دوستو! ان شہداء کی قربانیوں کا تذکرہ کرنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ شہداء کے وارث ہیں، آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ اپنے اندر قوت پیدا کریں، حوصلہ پیدا کریں، ڈسپلن پیدا کریں اور میدان میں نکلیں۔ کفر کا مقابلہ کرنے کے لیے، اپنے شہداء کا انتقام لینے کے لیے، جو قومیں اپنے نوجوانوں کی قربانیوں کو نظر انداز کر دیتی ہیں یاد رکھیں خدا بھی ایسی قوموں کو بھلا دیتا ہے، نظر انداز کر دیتا ہے۔

اٹھیے! اور دشمن کے سامنے اور ان منافقین اور یہودیوں کے ایجنٹ حکمرانوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ۔

اب ہمارے پاس انتقام کے علاوہ کوئی راستہ نہیں۔ ہم نے ظالم وجابر، فاسق وفاجر حکمران

Scanned by CamScanner

کے راستے میں بارود بچھایا اپنے ساتھیوں کا انتقام لینے کے لیے۔ لیکن اللہ تعالی نے اس کی زندگی ابھی باقی رکھی ہے کہ وہ بچ گیا۔ وہ بم وقت سے پہلے پھٹ گیا اگر وہ موقع پر پھٹتا تو "لشکر جھنگوی" کا انتقام شاید 3 جنوری کو پورا ہو جاتا۔

لیکن میرے دوستو! بعض ساتھی پریشان ہو جاتے ہیں کہ یہ بچ کیسے گیا؟ مگر دوستو! موت وزندگی اللہ کے ہاتھ میں وہی اس کا مالک ہے اور اسی کے اختیار میں ہے۔ جب بہاولپور میں قانون و انصاف کا قتل عام کرنے والے ایک بدقماش جج پر اٹیک کرنے کے لیے اس کے راستے میں ایک پلی کے نیچے ہمارے مجاہدین نے ایک دھماکہ کیا اس کی گاڑی تقریباً 12 فٹ تک آسمان کی طرف اچھلی مگر وہ بچ گیا۔ گاڑی بالکل فنا ہوگئی۔ بعض ساتھی شاید یہ بھی سمجھتے ہوں گے کہ جن ساتھیوں نے کوئی کارروائی کی اور اس کے نتیجے میں ٹارگٹ کو کوئی نقصان نہیں ہوا تو یہ ساتھیوں کی سستی ہے۔ نہیں ایسا نہیں ہوتا، الحمد اللہ لشکر کا کوئی بھی مجاہد سست نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ تعالی کے کام ہیں کہ وہ جسے چاہے زندہ رکھے اور جسے چاہے موت دے دے۔ آپ اسی بات سے اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بہت سے ہمارے ایسے ساتھی بھی ہیں جن کو پولیس نے جعلی پولیس مقابلے میں شہید کرنے کی پوری کوشش کی مگر اللہ تعالی نے ان کی زندگی رکھی ہوئی تھی تو وہ بچ گئے جن میں سے ایک کا تذکرہ ابھی گذرا ہے۔ تو کیا اسے آپ پولیس والوں کی سستی کہیں گے۔ نہیں بلکہ اللہ تعالی کا حکم تھا۔

مجھے ایک صحافی نے سوال کیا کہ یہ جج کیسے بچ گیا؟ میں نے کہا کہ ہم موت وزندگی کے مالک نہیں ہیں ہم نے تو اسکے ظلم کے جواب میں اسکے راستے میں بارود بچھایا تھا اور وہ عین وقت پر پھٹا۔ لیکن اللہ نے اس کی زندگی ابھی باقی رکھی تھی۔ وہ بے شک بچ گیا لیکن لشکر جھنگوی کے مجاہدین کا پیغام تو اس تک پہنچ گیا اور جج کو یہ تو پتہ چل گیا کہ آئندہ اگر ہم اس قسم کی کوئی حرکت کریں گے یا اس قسم کی کوئی جسارت کریں گے تو ہمارا انجام بھی وہی ہوگا۔ بے شک نواز شریف بچ

گیا لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ ہر بار بچتا رہے۔ ہم انشاء اللہ کسی اور حملے میں اس کا کام تمام کردیں گے۔ اس فاسق وفاجر اور ظالم وجابر حاکم کو کبھی اپنے شہداء کا خون معاف نہیں کر سکتے۔ اس نے ہمارے ساتھیوں کے ساتھ وہ ظلم کیا ہے، اس نے ہمارے ساتھ وہ بے انصافی کی ہے، سنی ہو کر سنی قوم پر ظلم ڈھائے۔ مجھے ابھی تک مولانا حق نواز جھنگوی رحمہ اللہ کے وہ الفاظ یاد ہیں۔ ہم کسی سفر پر تھے تو مولانا شہید نے فرمایا تھا کہ نواز شریف نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو بہت دکھ دیا ہے مگر مجھے اللہ نے موقع دیا تو میں ضرور انتقام لوں گا۔

نواز شریف نے لشکر جھنگوی کے نوجوانوں کو بے دردی کے ساتھ شہید کروایا۔ ان کو ذبح کروایا، ان کے خون سے ہولی کھیلی ہے۔ یہ ملک کا وزیر اعظم نہیں ہمارا ملزم ہے اور ہم اس ملزم کو اسکے شرمناک انجام تک پہنچا کر دم لیں گے انشاء اللہ۔ اور ساتھ ہی ساتھ ہم دشمنان صحابہؓ کو بھی نہیں بھولے۔ ہماری یہ یلغار کفر کے خلاف ہے جس نے چودہ صدیوں سے اسلام کا سینہ چھلنی کیا ہے۔ اسلام کو گہرے زخم دیے۔

رافضی شاید یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پولیس کے ساتھ الجھ چکے ہیں ان کا تصادم اب پولیس کے ساتھ ہوا کرے گا۔ جو افسران ہمارے مجرم ہیں ان کو ہم نہیں چھوڑ سکتے۔ چاہے وہ ملک کا وزیر اعظم ہو یا کسی صوبے کا وزیر اعلیٰ ہو۔ چاہے وہ کسی صوبے کا آئی۔جی ہو، چاہے وہ کسی صوبے کا چیف سیکرٹری ہو یا ہوم سیکرٹری ہو۔ قاتل اگر ملک کا وزیر اعظم بھی بن جائے تو قتل کا داغ دھل نہیں جاتا۔ قاتل قاتل ہی ہوا کرتا ہے۔ اور قتل کی سزا قتل ہے۔ ہم انشاء اللہ ان سے اپنے شہیدوں کا انتقام لیں گے اور ضرور لیں گے۔ انشاء اللہ ثم انشاء اللہ۔

اور وہ وقت قریب ہے، تم نے شاید لشکر کے نوجوانوں کو اتفاق فونڈری کا بے بس مزدور سمجھ لیا ہے، جن کو تم نے جلتی ہوئی بھٹیوں میں پھینک دیا اور آج تک وہ اونچا سانس نہیں لے سکتے۔ نہ کسی نے ان کے انتقام کی بات کی ہے۔

لشکر جھنگویؒ غیور نوجوانوں کی تنظیم ہے، بہادروں کا گروہ ہے، یہ آندھیوں سے ٹکرانے کا حوصلہ رکھتے ہیں یہ طوفان سے دشمنی مول لینے کا جذبہ رکھتے ہیں، تم کیا چیز ہو، رائیونڈ کے فرعونوں!

تم یاد رکھو لشکر جھنگویؒ کے غیور نوجوان تمہارے گریبانوں تک پہنچیں گے۔ تمہارے اس ظلم کا انتقام لیں گے اور ضرور لیں گے، ان شاء اللہ اور وہ وقت قریب ہے کہ دنیا تمہارے عبرت ناک انجام کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے گی۔

لوگ تاریخ میں تمہارے مظالم کی داستانیں پڑھا کریں گے اور یاد کیا کریں گے کہ انہوں نے لشکر جھنگویؒ سے دشمنی مول لی تھی اور ان کا انجام یہ ہوا۔

ہم اپنا انتقام کبھی نہیں بھولیں گے، میرے دوستو! جذبہ انتقام کو اپنے ذہن میں رکھو، اپنے ساتھیوں کے خون کا بدلہ لینا ہوگا یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے آپ کے ذہن میں ہونا چاہیے کہ جب حضرت عثمانؓ کو سفیر بنا کر رسول رحمت ﷺ نے بھیجا تو ان کے قتل کی افواہ پھیل گئی تو رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو صحابہؓ سے ایک درخت کے نیچے بیعت لی اور فرمایا کہ اے ابوبکرؓ! تیری اسلام میں بڑی عظمت ہے، تیری اسلامی خدمات بڑی نمایاں ہیں میں تجھے بھی عثمانؓ کے انتقام کے لیے قربان کرتا ہوں۔

اے عمرؓ! تیرے آنے سے اسلام کو عزت ملی، کفار کا غرور ٹوٹا، کفار کی طاقت کمزور پڑی مگر میں تجھے بھی عثمانؓ کے انتقام کے لیے قربان کرتا ہوں، علیؓ! تیری بہادری اور جرأت ایک زمانہ تسلیم کرتا ہے، یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے مگر تجھے بھی میں عثمانؓ کے انتقام کے لیے قربان کرتا ہوں۔

1400 صحابہؓ کو میں عثمانؓ کے انتقام کے لیے قربان کر سکتا ہوں، مگر اب عثمانؓ کا انتقام لیے بغیر واپس نہیں جاؤں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے **1400** صحابہؓ سے بیعت لی، جس کا ذکر بیعت رضوان کے نام سے قرآن میں ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی صحابہؓ کو یہ خوشخبری سنا دی کہ جو لوگ اس درخت کے نیچے نبی رحمت ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں میں ان کو رضا کی سند دیتا ہوں، تم خوش ہو جاؤ میں تم سے راضی ہو چکا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کو یہ انداز اتنا پسند آیا کہ اللہ نے کھلے عام اپنی رضامندی کا اعلان کر دیا۔

میرے بھائیو! دوستو! جن کو ناحق شہید کیا گیا، بے جرم قتل کیا گیا ان کے خون کا انتقام لینا یہ نبی رحمت ﷺ کی سنت ہے۔

Scanned by CamScanner

لشکر جھنگویؒ کے مطالبات

☆ شیعہ سنی تنازع کے حل کے لیے سابق چیف جسٹس جناب سید سجاد علی شاہ کی کاوش کو آگے بڑھایا جائے۔

☆ سپریم کورٹ کی زیر نگرانی فل بنچ تشکیل دے کر اصل محرکات کا جائزہ لیا جائے اور مسئلہ کا معقول حل تلاش کیا جائے۔

☆ ہمارے اسیر رہنما ملک محمد اسحاق صاحب اور اکرم لاہوری صاحب کے موقف کی تفصیلی سماعت فرمائی جائے۔

☆ ملک بھر میں شیعیت کی تمام تصنیفات ضبط کر لی جائیں جن میں قرآن حکیم، امہات المومنینؓ اور صحابہ کرامؓ کی توہین و تنقیص کی گئی ہے اور مصنفین کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

☆ اہلسنت کسی کی توہین کا ارتکاب نہیں کرتے، اہل تشیع کو بھی حضرات صحابہ کرامؓ کی توہین و تکفیر کر کے اہلسنت کی دل آزاری سے باز رکھا جائے۔

☆ آئین سازی کر کے خلفاء راشدینؓ و دیگر صحابہ کرامؓ کے گستاخ کی سزا، سزائے موت تجویز کی جائے۔

☆ قرآن مقدس و دین اسلام کے بنیادی عقائد سے انحراف کرنے کی بنیاد پر اہل تشیع کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

☆ اہل تشیع کی دل آزار اور انوکھے طرزِ عبادت کو ان کی عبادت گاہوں تک محدود کیا جائے۔

☆ لشکر جھنگویؒ کے نوجوانوں کو نواز شریف کے دورِ حکومت میں جعلی پولیس مقابلوں میں شہید کرنے کی سازش کو بے نقاب کر کے ذمہ داران کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

☆ اسیرانِ ناموس صحابہؓ کے تمام مقدمات ختم کر کے انہیں فی الفور رہا کیا۔

☆ ملک میں بڑھتی ہوئی ایرانی مداخلت کا سد باب کیا جائے۔

امیر عزیمت مجدد العصر حضرت علامہ

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے فرمایا

لوگ کہتے ہیں کہ کافر کافر کہہ کر تبلیغ کرنے کا کیا انداز ہے؟ یہ انداز میرا نہیں، یہ انداز میرے کسی استاد، پیر اور مرشد کا نہیں، یہ انداز کسی مولوی کا نہیں، یہ انداز کسی تعصب اور ضد پر مبنی نہیں، یہ وہ انداز ہے جو رب نے رسول ﷺ کو سکھایا کہ سامنے کافر کھڑے ہیں، تبلیغ کرو تو کس طرح کرو فرمایا "قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ" (فرما دیجئے اے کافرو! جن کی تم عبادت کرتے ہو ان کی میں عبادت نہیں کروں گا) مولویو، پیرو، مرشدو، میں تمہارا رضا کار ہوں لیکن خدارا ظلم نہ کرو، یا ایہا الکافرون کہہ کر رسول ﷺ نے تبلیغ کی ہے، لا اعبد ما تعبدون ......ہم وہی کچھ کہہ کر ......او شیعو، او کافرو، تمہارا یہ عقیدہ گندہ ہے، یہ گندہ ہے، یہ گندہ ہے، تم اپنی جگہ پر ہم اپنی جگہ پر لکم دینکم ولی دین

تم رسول ﷺ سے زیادہ اچھی خطابت کرتے ہو؟ تم پیغمبر ﷺ سے بڑے داعی ہو؟ مانتا ہوں، ایمان ہے، ادع الیٰ سبیل ربك بالحکمة مانتا ہوں، لیکن جہاں ادع الیٰ سبیل ربك بالحکمة ہے اسی رسول ﷺ کی شریعت میں ہے کہ رسول ﷺ نے بیت اللہ سے مشرکین کے خدا نکال کر ان کی ناک میں نکیل ڈال کر اعلان کیا ہے "جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا" ...... یہ بھول کیوں جاتے ہو؟ دین سمجھنے کے لئے تمام دلائل جمع کرنے پڑیں گے، ادع الیٰ سبیل ربك، پر ایمان ہے یہ حق ہے لیکن یہ بھی تو نظر آتا ہے کہ پیغمبر کسی خدا کی ناک کاٹ رہا ہے، کسی کے کان کاٹ رہا ہے کسی کی ٹانگیں کاٹ رہا ہے اور سب کچھ کرنے کے بعد اعلان کرتا ہے، اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ، جن کے خداؤں کے ناک کاٹے تھے، ان کے جذبات مجروح ہوئے تھے یا نہیں؟ اُدع الیٰ سبیل ربك حق ہے، لیکن جب کفر ضد پر اُتر آئے پھر اس کے جواب میں یلغار ہے، جب کفر ضد پر اتر آئے تو پھر اس کے جواب میں بدر ہے جب کفر ضد پر اتر آئے تو پھر اُحد ہے جب کفر ضد پر اتر آئے تو پھر اس کے خلاف اعلان ہے "اخرجوا اليهود والنصارىٰ من جزيرة العرب ...." (خطاب اوکاڑہ)

Scanned by CamScanner